خلاصہ سیرتِ نبوی ﷺ

خواجہ حسن نظامی

طبع دوم

یہ سیرت نبویؐ چند سال پہلے چھوٹے سائز پر طبع ہوئی تھی جس کے ۰۰ ، صفحے تھے اور دو روپے قیمت تھی گجراتی زبان میں بھی اس کا ترجمہ نظام الدین صاحب قریشی ایڈیٹر اخبار "دین" احمد آباد نے شائع کیا تھا جو خوش اعتقاد مسلمانوں نے بیس ہزار کے قریب خرید کر مفت تقسیم کرایا تھا۔

اس سیرت نبویؐ کا ایک خلاصہ بھی شائع ہوا تھا جو اسی سائز پر تھا جس پر یہ دوسرا ایڈیشن تیار ہوا ہے،

طبع اول تمام ہندوستان میں مقبول ہوئی، والیان ریاست اور لیڈران ملک اور انگریز حکام نے اسکی بہت تعریفیں لکھیں۔ لارڈ اردن وائسرائے ہند اور سر جافرے ڈی مونٹ مورنسی سابق گورنر پنجاب وغیرہ بہت سے انگریز حکام نے بھی اسکی پسندیدگی کی نسبت خطوط بھیجے۔ ہندوستان کے بعض صوبوں کی سرکاری یونیورسٹیوں نے بھی زنانہ اور مردانہ نصاب تعلیم میں شریک کرنے کیلئے کتابیں منگائیں اور خط و کتابت کی مگر کہیں سے داخل نصاب ہونے کی اطلاع نہیں آئی پھر بھی ہندوستان کے سب اعلٰے اور متوسط اور بعد کے درجوں میں یہ کتاب بہت زیادہ پڑھی گئی اور پسند کی گئی۔

پانچ ہزار جلدیں تقسیم ہوئیں

۱۳۵۳ھ کی عید میلاد میں اس کتاب کے پانچ ہزار نسخے ہندوؤں مسلمانوں، سکھوں، پارسیوں اور عیسائیوں میں مفت تقسیم کیے گئے اور پہلا ایڈیشن جو بہت زیادہ تعداد میں چھپا تھا اس طرح ختم ہو گیا اور اس کے بعد خلاصہ بھی شائقین نے ہاتھوں ہاتھ خرید لیا۔ اب یہ دوسرا ایڈیشن شائع کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ ناظرین اسکی ترتیب اور کتابت اور طباعت کی خوبیوں کی قدر فرمائینگے۔ یہ میرے کتابی مشغلہ کی پہلی بسم اللہ ہے۔

"حسین" بن "حسن نظامی"

ملک عرب کا جغرافیہ

عرب ایشیا کا ایک حصہ ہے۔ جس کے شمال میں ملک شام کا صحرا۔ اور بیت المقدس اور بحر مردار اور عقبہ ہے۔ اور جنوب میں خلیج عدن۔ مکلہ اور وادی حضر موت ہے۔ اور شرق میں بحر عرب اور خلیج فارس اور عراق عرب۔ اور غرب میں بحر احمر اور یمن اور جدہ وغیرہ ہیں

مشہور علاقے

عرب میں سب سے زیادہ مشہور حجاز کا علاقہ ہے۔ جس میں مکہ اور مدینہ شہر ہیں۔ اور نجد و یمن وغیرہ ریاستیں بھی بہت مشہور ہیں جدہ اور مخا اور عدن وغیرہ بندرگاہیں بھی شہرہ آفاق ہیں۔

آب و ہوا

عرب کا تمام ملک پہاڑی اور ریگستانی ہے۔ یمن اور نجد کے علاقوں میں کچھ سرسبزی پائی جاتی ہے مگر حجاز بہت زیادہ خشک اور سبزی سے محروم ہے۔ یہاں گرمی بہت زیادہ ہوتی ہے

قومیں

عرب میں ہمیشہ سے آزاد اور خانہ بدوش قبائل آباد ہیں۔ سوائے خاص خاص مقامات کے صحرائی لوگ ایک جگہ نہیں رہتے۔ نقل و حرکت کرتے رہتے ہیں۔ یہ لوگ کمبل کے چھوٹے چھوٹے خیمے بنا کر رہتے ہیں۔

پیداوار

عرب میں گھوڑے اور اونٹ بہت اچھے پیدا ہوتے ہیں۔ گوگل۔ مہندی۔ گوند۔ اُون۔ اور نمک بھی پیدا ہوتا ہے۔ یہ سامان مختلف بندرگاہوں سے دوسرے ملکوں میں تجارت کے لئے جاتا ہے۔ قہوہ بھی یہاں کی پیداوار ہے۔

حجاز کا پہلا شہر

عرب کے علاقہ حجاز میں حضرت ابراہیمؑ نے مکہ کی آبادی قائم کی اور وہاں خدا کی عبادت کے لئے ایک مسجد بنائی جس کا نام کعبہ رکھا۔ اس مسجد کی تعمیر حضرت ابراہیمؑ اور اُنکے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام نے ملکر کی تھی۔

حضرت ابراہیمؑ کا وطن

حضرت ابراہیم علیہ السلام بہت بڑے پیغمبر تھے اور عراق عرب میں رہتے تھے جہاں آجکل بغداد اور بصرہ اور کوفہ وغیرہ آباد ہیں حضرت ابراہیمؑ کے شہر کا نام "اُر" تھا۔ جہاں نمرود کی حکومت تھی۔

حضرت اسمٰعیلؑ کا وطن

حضرت ابراہیمؑ نے اپنی ایک بیوی حضرت ہاجرہ رضؓ اور اُنکے لڑکے حضرت اسمٰعیلؑ کو عراق عرب سے لاکر مکہ میں آباد کر دیا تھا اور حضرت اسمٰعیلؑ اسی جگہ رہنے لگے تھے جہاں حضرت ابراہیمؑ بھی کبھی کبھی عراق سے آیا کرتے تھے۔

حضرت اسمٰعیلؑ کی قربانی

وہ مشہور واقعہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیلؑ کی قربانی کا حکم دیا گیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے اسمٰعیلؑ کی رضامندی سے قربانی پر آمادہ ہوگئے۔ اور آخر خدا نے بیٹے کی قربانی معاف کر دی۔ اسی کعبہ کے مقام پر پیش آیا تھا۔ اور مسلمانوں میں قربانی کا رواج اُسی وقت سے ہے۔

حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد

آخر حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد بڑھی اور مکہ سے نکل نکل کر عرب ملک میں پھیل گئی لیکن اولاد کی ایک جماعت کعبہ کی خدمت کے لئے مکہ میں بھی موجود رہی جو چند صدیوں کے بعد گمراہ ہو کر بُت پرستی کرنے لگی۔ رسول اللہؐ اسی نسل میں پیدا ہوئے تھے۔

مضر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُنیسویں دادا مضر تھے جنکی عقلمندی اور قوت مشاہدہ کے عجیب وغریب قصے تاریخ ابن اثیر اور تاریخ طبری میں لکھے ہوئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مضر صاحب کرامت بزرگ تھے۔

قصیٰ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چھٹے دادا قصیٰ تھے۔ یہ بڑے ولی اللہ اور بزرگ مانے جاتے تھے۔ انہوں نے اپنے خاندان کا جتھا باندھ دیا تھا اور اُسکا نام قریش رکھا تھا۔ اور اسوقت سے رسول اللہؐ کے خاندان کو قریش کہنے لگے تھے۔

عبد مناف

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چوتھے دادا عبد مناف تھے۔ ان کے دو لڑکے جوڑواں پیدا ہوئے تھے جنکو تلوار سے جدا کیا گیا تھا۔ ایک لڑکے کا نام ہاشم تھا اور دوسرے کا اُمیّہ۔ ہاشم کے پڑوتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔

ہاشمی فرزند

ہاشم کے بیٹے عبد المطّلب ہوئے اور عبد المطّلب کے بیٹے عبد اللہ ہوئے۔ اور عبد اللہ کا حضرت آمنہ سے عقد ہوا۔ اور اُن سے محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے۔

ہاشم کی وفات

ہاشم کی شادی مدینہ منوّرہ میں ہوئی تھی اور ہاشم کے بیٹے عبد المطلب مدینہ میں پیدا ہوئے تھے۔ ہاشم پچیس ۲۵ برس کی عمر میں بیت المقدس کے راستہ میں غزّہ مقام پر انتقال کر گئے اور عبد المطلب نے اپنے نانا کے ہاں پرورش پائی۔

عبدالمطلب کی جانشینی

ہاشم کی وفات کے بعد اُن کے بیٹے عبدالمطلب مدینہ سے مکّہ میں آئے اور اپنے باپ ہاشم کی جگہ کعبہ کے متولّی ہوئے۔ اور اُنہوں نے اپنے باپ سے زیادہ کعبہ کی خدمت سے ناموری حاصل کی۔

اُمیّہ کی اولاد

اُمیّہ کا بیٹا حرب۔ اسکا بیٹا ابوسفیان۔ اُسکے بیٹے معاویہ۔ اُن کا بیٹا یزید۔

اُمیّہ کی اور بھی بہت سی اولاد تھی وہ سب نہایت عقلمند اور سیاست دان تھے اور بنی ہاشم کی ہمیشہ مخالفت کرتے رہتے تھے۔ رسول اللہؐ کو بھی اسی خاندان نے ہمیشہ ستایا۔

حضرت عبداللہ کی قربانی

خدا نے عبدالمطلب کو دس بیٹے دیئے اور وہ جوان ہوگئے تو اُنہوں نے قربانی کیلئے قرعہ ڈالا اور عبداللہ کا نام قرعہ میں نکلا۔ عبدالمطلب نے عبداللہ کو پچھاڑا اور چھری گلے پر چلانی چاہی مگر خاندان کے سب لوگ دوڑے اور اُنہوں نے عبدالمطلب کو روک دیا۔

حضرت آمنہؓ سے شادی

حضرت عبداللہ بہت خوبصورت تھے اور بہت عورتیں اُن سے نکاح کرنا چاہتی تھیں مگر حضرت آمنہ سے حضرت عبداللہ کا نکاح ہوا اور وہ مکّہ میں حضرت آمنہ کے ساتھ زندگی بسر کرنے لگے۔

حضرت آمنہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ کا نام آمنہ تھا۔ وہ وہب کی لڑکی تھیں جو عبد مناف کے بیٹے تھے۔ گویا رسول اللہ ؐ کی ہم جد تھیں۔ حضرت آمنہ بہت نیک اور خاموش رہنے والی بیوی تھیں۔ اُنکو کپڑے اور زیور کی حرص بالکل نہیں تھی۔

بیوہ ہوگئیں

حضرت آمنہ کی شادی کو چند مہینے گزرے تھے اور یہ حاملہ ہوگئی تھیں کہ ان کے خاوند حضرت عبداللہ اپنے والد عبدالمطلب کے ساتھ شام کے سفر میں گئے اور وہاں راستہ میں مدینہ کے مقام پر حضرت عبداللہ کا انتقال ہوگیا اور وہ اُسی جگہ دفن کئے گئے۔

اخلاقی حالت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کے وقت عرب قوموں کی اخلاقی حالت بہت خراب تھی۔ شراب خواری۔ زناکاری۔ بُت پرستی جوئے بازی عام طور سے سب قبائل میں پھیلی ہوئی تھی۔

قریش کا حال

مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان قبیلہ قریش کا بھی یہی حال تھا۔ ان میں بھی اکثر بُت پرستی اور بداخلاقیوں میں مبتلا تھے۔ سوائے بنی ہاشم کے کہ ان میں یہ خرابیاں بہت کم تھیں۔

پیدائش کا سال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۹ ربیع الاول پیر کے دن صبح صادق کے وقت مطابق ۲۰ اپریل ۵۷۱ء میں پیدا ہوئے۔ نوشیرواں بادشاہ کا جلوسی سنہ ۴۲ تھا اور اسی سال کعبہ پر اصحاب فیل نے حملہ کیا تھا۔

پیدائش کی حالت

حضرت آمنہ رضؓ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے تو اُن کے دونوں ہاتھ اس طرح آگے کو بڑھے ہوئے تھے گویا وہ دعا مانگ رہے ہیں اور اُن کی آنکھیں آسمان کی طرف اُٹھی ہوئی تھیں۔

محمدؐ نام رکھا

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے تو آپ کے دادا عبدالمطلب گھر میں آئے اور اپنے یتیم پوتے کو گود میں لیکر پیار کیا اور محمدؐ نام رکھا اور حضرت آمنہ رضؓ سے خواب کا حال سُنکر بہت خوش ہوئے۔

رسولُ اللہؐ کی صحت

حضرت آمنہ رضؓ اور سب عورتیں بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت ہی خوبصورت تھے اور پیدائش کے بعد جو شخص اُنکو دیکھتا یہی کہتا۔ یہ بچہ تو کئی مہینہ کا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ جسمانی صحت بہت ہی اچھی تھی۔

عَرَبْ کا دستور

خاندان قریش اور اکثر عرب قبائل کا دستور تھا کہ وہ اپنے بچّوں کو پیدا ہوتے ہی دودھ پینے کے لئے کسی دوسرے گاؤں اور قبیلہ میں بھیجدیتے تھے۔ چنانچہ رسول اللہ صلعم پیدا ہوئے تو اُنکی والدہ اور دادا نے بھی یہی ارادہ کیا۔

حلیمہؓ سَعْدِیَہ

قبیلۂ سعد کی ایک خاتون جنکا نام حلیمہ رضؓ تھا دیہات کی دوسری عورتوں کے ساتھ مکّہ میں آئیں تاکہ دودھ پلانے کے لئے اُن کو بچّے مل جائیں۔ دودھ پلائی کے عوض اُن کو معقول معاوضہ بھی ملتا تھا۔

یتیم کو کسی نے نہ لیا

دیہات کی عورتوں نے بڑے بڑے سرداروں کے بچّوں کو دودھ پلانے کے واسطے لیا مگر رسول اللہ صلعم چونکہ یتیم تھے اسواسطے انکو کسی عورت نے نہ لیا۔ اور حضرت آمنہ رضؓ یہ حالت دیکھکر رونے لگیں اور اُنکو اپنے مرحوم شوہر یاد آگئے۔

حلیمہؓ کی سعادت

آخر حلیمہ سعدیہؓ نے اس یتیم بچہ کو دودھ پلانے کے لئے لے لیا۔ اس سے پہلے آپ کی والدہ نے دودھ پلایا تھا اور ابولہب کی لونڈی ثویبہ بھی کچھ عرصہ آپ کو دودھ پلاتی رہی تھی۔ آخر حلیمہؓ آپ کو اپنے گاؤں میں لے گئیں۔

کس قبیلہ میں دُودھ پیا

عرب میں ہوازن ایک بہت مشہور قبیلہ تھا جسکی فصاحت و بلاغت سب عرب قبیلے مانتے تھے حلیمہ سعدیہؓ اسی قبیلہ میں تھیں اور رسول اللہؐ نے اس قبیلہ کا دودھ بھی پیا اور عربی فصاحت و بلاغت بھی اسی قبیلہ کی سیکھی۔ آپ اپنی دائی حلیمہؓ سے بہت محبت کرتے تھے۔

بکریاں چرائیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی دائی حلیمہؓ کے گھر میں پرورش پائی اور جب چار سال کے ہوئے تو حلیمہؓ کے بچوں کے ساتھ جنگل میں بکریاں چرانے جانے لگے۔ اور یہاں بہت دن آپ نے بکریاں چرائیں۔

والدہ کے پاس

دائی حلیمہؓ رسول اللہؐ کو اپنے ساتھ لے کر مکہ میں آئیں اور انہوں نے حضرت آمنہ رضؓ سے کہا کہ تمہارے بچہ کو کچھ اوپری خلل ہوگیا ہے ۔ یہ کہتا ہے پہاڑ کے پتھر اسکو سلام کرتے ہیں اور ایک دن دو آدمیوں نے اسکا پیٹ چاک کر دیا اور یہ پھر فوراً اچھا ہوگیا۔

والدہ کا جواب

حضرت آمنہ رضؓ نے حلیمہ رضؓ سے کہا کہ اس بچہ پر اوپری سایہ نہیں ہے اور اس کے بعد انہوں نے حمل اور پیدائش کے زمانہ کی سب عجیب باتیں بیان کیں اور کہا تم فکر نہ کرو یہ بچہ تو شروع ہی سے ایسا ہے۔

مکہ میں رہنے لگے

آخر حضرت آمنہ رضؓ نے اپنے بچہ کو حلیمہ رضؓ سے لے لیا اور رسول اللہؐ اپنی والدہ کے پاس مکہ میں رہنے لگے اور یہاں بھی اُنکی عجیب و غریب باتوں کا چرچا ہونے لگا۔ اور حضرت آمنہ رضؓ نے مدینہ جانے کی تیاری کی جہاں اُن کے شوہر کا مزار تھا۔

باپ کی قبر

حضرت آمنہؓ اپنے یتیم لڑکے کو لیکر مدینہ شریف گئیں اور اپنے شوہر کے مزار کی زیارت کی رسول اللہؐ بھی پانچ برس کی عمر میں اُنکے ساتھ تھے - اور جب باپ کی قبر پر پہنچے تو انہوں نے اپنی والدہ سے اپنے باپ کے بہت سے حالات پوچھے -

ماں کی جُدائی

مدینہ سے مکہ آتے ہوئے راستہ میں حضرت آمنہ رضؓ بیمار ہوگئیں اور مقام ابوا میں اُن کا انتقال ہوگیا اور اسی جگہ اُن کا مزار بنایا گیا - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُمّ ایمن وغیرہ عورتوں کے ساتھ مکہ میں آئے -

دادا کی گود میں

مکہ میں آئے تو حضرت عبد المطلب نے رسول اللہؐ کو گود میں لے لیا اور خوب روئے اور کہا - افسوس! تیرے ماں باپ دونوں مر گئے مگر نہ گھبرا جبتک میں ہوں تجھے کوئی تکلیف نہیں ہوگی -

دادا کی وفات

چند روز کے بعد عبدالمطلب بھی بیمار ہوئے اور انہوں نے اپنے سب بیٹوں کو جمع کرکے دریافت کیا کہ میرے یتیم پوتے کی سرپرستی کون کرنی چاہتا ہے۔ سب بیٹوں نے اس خدمت کو حاصل کرنا چاہا مگر عبدالمطلب نے ابوطالب کی سرپرستی منظور کی۔

ابوطالب کے زیر سایہ

دادا کی وفات کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چچا حضرت ابوطالب کی سرپرستی میں پرورش پانے لگے۔ ابوطالب ماں باپ سے زیادہ محبت رسول اللہؐ سے کرتے تھے کیونکہ وہی ایک سگے چچا تھے۔ باقی سب سوتیلے تھے۔

عمر کا حساب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چار برس کی عمر تک حلیمہؓ کے پاس رہے اور دو سال والدہ کے پاس رہے اور ایک سال دادا کے پاس رہے۔ اور آٹھ سال کی عمر میں چچا کے پاس آگئے۔

ملک شام کا پہلا سفر

رسول اللہ ص بچپن میں نہ عام بچوں کے سے کھیل کھیلتے تھے، نہ شوخی شرارت کرتے تھے، نہ کسی قسم کی ضد کرتے تھے۔ جب آپ کے چچا ملک شام جانے لگے تو رسول اللہ ص نے ضد کی اور کہا میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گا۔

چچا کی شفقت

ابوطالب نے کہا ابھی تم بچہ ہو۔ سفر بہت بڑا ہے اور مشکل ہے۔ تم سے سفر کی تکلیف برداشت نہ ہوگی۔ رسول اللہ ص نے فرمایا۔ میں نو برس کا ہوں اور میں کسی تکلیف سے نہیں ڈرتا مجھے ساتھ لیجئے۔ ابوطالب نے قبول کرلیا اور حضرتؐ کو ساتھ لے گئے۔

بکریاں چراتے تھے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچپن میں بھی اور جوان ہونے کے بعد بھی عرب کے دستور کے موافق جنگل میں بکریاں چرانے جایا کرتے تھے۔ صبح سے شام تک جنگل میں رہتے تھے اور رات کو اپنے چچا کے گھر میں آکر سو جاتے تھے۔

بُری صُحبت سے احتیاط

رسول اللہؐ مکّہ کے بدچلن نوجوانوں کی صحبت میں کبھی نہیں بیٹھے۔ ہمیشہ سب سے الگ رہے اور آپ کی راست بیانی اور نیک چلنی کا چرچا ہر شخص کی زبان پر رہنے لگا کیونکہ بچپن سے جوانی تک آپ کا چال چلن سب کو معلوم تھا۔

امین کا خطاب

بچپن اور جوانی کے زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سچائی اور نیکی کو دیکھ کر سب مکّہ والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو امین کہکر پکارتے تھے یعنی امانت دار آدمی۔ اور آپ کی بڑی عزت کرتے تھے۔

بیوی خدیجہؓ

مکّہ میں ایک بیوہ خاتون رہتی تھیں جنکا بہت بڑا تجارتی کاربار تھا اور اُن کے ملازم اُن کی طرف سے ملک شام وغیرہ میں تجارت کرنے جایا کرتے تھے۔ اور یہ نہایت نیک اور عقلمند بیوی تھیں۔

ملازمت

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قوم نے امین کا خطاب دیا اور جگہ جگہ اُن کی نیکی اور سچائی مشہور ہوئی تو بیوی خدیجہ رضؓ نے درخواست کی کہ آپ سفر شام کے لئے نوکری کر لیجے۔ اور رسول اللہؐ نے اس درخواست کو قبول کر لیا۔

کئی سال تجارت کی

رسول اللہؐ کئی سال تک حضرت خدیجہ رضؓ کی طرف سے شام اور یمن اور خلیج فارس اور بحرین وغیرہ ملکوں میں تجارت کرنے جاتے رہے اور ہمیشہ نہایت دیانت اور عقلمندی اور کامیابی کیساتھ تجارت کی اور بہت اچھا نفع حاصل کر کے واپس آئے۔

نکاح کا پیغام

جب حضرت خدیجہ رضؓ نے رسول اللہؐ کی تجارتی قابلیت کو دیکھا تو انہوں نے درخواست کی کہ میں آپ سے نکاح کرنا چاہتی ہوں۔ رسول اللہؐ نے اس درخواست کی اطلاع اپنے چچا حضرت ابوطالب کو دے دی۔

حضرت خدیجہؓ

جب حضرت ابو طالب نے رشتہ قبول کر لیا تو حضرت خدیجہؓ نے اپنے قرابتداروں کو جمع کرکے اطلاع دی کہ میں ایک ایسے شخص سے نکاح کرنا چاہتی ہوں جو ایک بڑے سردار کا پوتا ہے اور جو ہر شخص کی نظر میں سچّا اور امین ہے، یہ سُنکر سب نے حضرت خدیجہؓ کے ارادہ کی تائید کی۔

نکاح ہو گیا

آخر حضرت ابو طالب اور سب بڑے بڑے سردار رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ساتھ لیکر حضرت خدیجہ رضؓ کے مکان پر گئے اور وہاں حضرت صلعم کا نکاح ہوا۔ اور نکاح کے بعد حضرت اسی مکان میں رہنے لگے جہاں حضرت خدیجہؓ رہتی تھیں اور وہ بہت اچھّا گھر تھا۔

مکّہ میں تجارت

نکاح ہونیکے بعد رسول اللہ صلعم پھر کبھی تجارت کیلئے مکّہ سے باہر نہیں گئے لیکن جب آپ کے خاندان کے لوگ تجارت کیلئے شام اور ایران جاتے تو آپ بھی حضرت خدیجہ رضؓ کا تجارتی سامان انکے ساتھ تجارت کیلئے بھیجدیا کرتے تھے اور مکّہ میں مقامی تجارت بھی کرتے رہتے تھے۔

غور کی عادت

رسول اللہؐ نکاح ہونے کے بعد بھی عام لوگوں سے اکثر علیحدہ رہتے تھے اور سوائے تجارتی گفتگو کے کسی سے زیادہ میل جول نہیں بڑھاتے تھے آپکی عادت ہوگئی تھی کہ جب کسی چیز کو دیکھتے تو دیر تک کھڑے ہوئے سوچتے رہتے تھے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ آپ پر اس چیز کا بہت اثر ہوا ہے اور آپ اس پر غور کر رہے ہیں۔

کُفّار کا حج

اسلام سے پہلے بھی عرب قومیں ہر سال کعبہ کا حج کرنے آیا کرتی تھیں اور مختلف قبیلوں کے عورت مرد کثرت سے حج کرنے کے لئے آتے تھے اور مکہ میں ایک بڑا بازار بھی لگتا تھا۔ یہ سب قومیں عرب نسل سے تھیں مگر سب بت پرستی کرتی تھیں اور حج کے موقعہ پر بھی بُتوں کی پوجا ہوتی تھی۔

ابُو طالِب کی مہمان نوازی

بنی ہاشم کعبہ کے متولّی تھے اور حج کی سب رسمیں انہی کے اہتمام سے ہوتی تھیں اور حضرت ابوطالب اپنے بزرگوں کے دستور کے موافق کعبہ کے حاجیوں کی مہمانداری بھی کرتے تھے اور اس میں ہر سال اُنکا بہت خرچ ہوتا تھا۔ خاندان والے بھی ابوطالب کی مدد کرتے تھے۔

چچا کے ساتھ میزبانی

رسول اللہ ؐ بھی اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ حج کے مہمانوں کی خاطر مدارات میں رات دن مصروف رہتے تھے اور حضرت کو مختلف قبائل کی عادتوں اور خصلتوں کے دیکھنے اور سمجھنے کا خوب موقعہ ملتا تھا اور قبائل کی عجیب و غریب حرکتیں دیکھکر آپ پر بہت گہرا اثر ہوتا تھا۔

کافر حاجیوں کے خیمے

رسول اللہ ؐ حج کے دنوں میں جب کافر حاجیوں کی خاطر مدارات سے فارغ ہو جاتے تو اُنکے خیموں میں بھی دورہ کرتے تھے اور پوچھتے تھے کہ کسی کو کوئی ضرورت ہو یا تکلیف ہو تو مجھ سے کہے اور حاجی لوگ کہتے تھے ابو طالب کے بھائی کا بیٹا بہت ہی اچھا مہماں نواز ہے۔

ایک اندھی عورت

ایکدن رسول اللہ ؐ بازار میں جا رہے تھے۔ انہوں نے دیکھا ایک اندھی عورت ٹھوکر کھا کر گری۔ اور بازار کے لوگ ہنسنے لگے۔ آپکو رونا آگیا اور آپ نے اس عورت کو اٹھایا اور اُسکا ہاتھ پکڑ کر اُس کے گھر تک پہنچا دیا۔ پھر روز اُسکے گھر پکا ہوا کھانا خود لے کر جاتے تھے۔

ایک مزدور عورت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا ایک مزدور عورت لکڑیاں سر پر رکھے ہوئے بازار میں جا رہی ہے اور بازار والے اسے چھیڑ رہے ہیں۔ آپ نے اُن کو ڈانٹا اور فرمایا۔ تم کو شرم نہیں آتی۔ تم اُس کی مدد نہیں کرتے بلکہ اُس کو ستاتے ہو۔

عورت کو نہ مارو

بازار میں ایک شخص اپنی بیوی کو مار رہا تھا اور بہت لوگ کھڑے ہوئے تماشہ دیکھ رہے تھے۔ رسول اللہ صلعم نے زور سے فرمایا۔ عورت کو نہ مارو اور بازاروں میں اُسکو رسوا نہ کرو۔ عورت کو مارنا بہادروں کا کام نہیں ہے اور تم سب بہادر رہو۔

غلاموں سے ہمدردی

رسول اللہ صلعم کو لونڈی غلاموں سے بہت ہمدردی تھی وہ اپنے گھر کے لونڈی غلاموں کے ساتھ حقیقی اولاد کا سا برتاؤ کرتے تھے اور دوسروں کے لونڈی غلاموں کے ساتھ بھی بہت ہمدردی فرماتے تھے اور جب کسی لونڈی غلام کو تکلیف میں دیکھتے تو اسکی مدد کو تیار ہو جاتے تھے۔

ایک غلام کی چکی پیسی

آپؐ نے دیکھا ایک غلام چکی سے آٹا پیس رہا ہے اور رو رہا ہے۔ آپ اس کے پاس گئے تو معلوم ہوا کہ وہ بیمار ہے مگر آقا کے ظلم کے سبب آٹا پیس رہا ہے۔ رسول اللہؐ بیٹھ گئے اور اسکو ہٹا کر خود اُسکا آٹا پیس دیا اور فرمایا تجھے جب کبھی ضرورت ہو مجھے اپنا آٹا پیسنے کے لئے بُلا لیا کیجو۔

عیسائی غلام آزاد کر دیا

بیوی خدیجہ رضؓ کے پاس ایک عیسائی غلام بھی تھا۔ ایک دن اُس غلام نے رسول اللہؐ سے کہا۔ آپ دوسروں کے غلاموں کی مدد کرتے ہیں۔ میری آزادی میں بھی میری مدد کیجئے۔

رسول اللہؐ نے بیوی خدیجہ رضؓ سے سفارش کر کے اُس غلام کو آزاد کرا دیا۔ اور وہ عیسائی دُعائیں دیتا ہوا اپنے ملک کو چلا گیا۔

محمدؐ تیرے پاس ہے

ابوسُفیان کا ایک غلام بیمار ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سُنا کہ وہ بیمار غلام کئی دن سے اکیلا پڑا ہے اور کوئی شخص اُس کی خبر نہیں لیتا تو آپ رات کو اس کے پاس تشریف لے گئے اور ساری رات اسکے پاس بیٹھے رہے۔ بار بار اُس سے فرماتے تھے "گھبرامت! محمدؐ تیرے پاس ہے"۔

ایک مظلوم لونڈی کی فریاد

بنی اُمیّہ کا ایک امیر اپنی لونڈی کو مار رہا تھا۔ لونڈی فریاد! فریاد!! کہکر چیخی۔ رسول اللہؐ اُس کے گھر میں تشریف لیگئے اور اس امیر کو ظلم سے منع کیا۔ اس امیر نے کہا تم میری لونڈی کے معاملہ میں دخل نہ دو۔ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ میں ایک عورت کے معاملہ میں ضرور دخل دوں گا۔

رات بھر نہیں سوئے

لونڈی کا واقعہ دن کو ہوا تھا۔ آپ رات کو گھر میں گئے تو ساری رات نہیں سوئے۔ باربار فرماتے تھے کیا انجام ہوگا اُس قوم کا جو کمزور عورتوں پر ظلم کرتی ہے؛ کاش! میں اسکی مدد کرسکتا اور کاش! بنی اُمیّہ اتنے ظالم نہ ہوتے اور عورتوں پر رحم کرتے۔

لونڈی خرید کر آزاد کردی

بیوی خدیجہؓ نے رسول اللہؐ کی تکلیف دیکھی تو عرض کی۔ آپ بے آرام نہ ہوں صبح میں اُس لونڈی کو خرید کر آزاد کردونگی۔ رسول اللہؐ یہ سنکر خوش ہوئے۔ چنانچہ صبح کو حضرت بی بی خدیجہؓ نے بڑی قیمت دے کر لونڈی خریدی اور اس کو آزاد کردیا۔

لونڈی غلام حیوان ہیں

ایک دن ابوسفیان نے رسول اللہؐ سے کہا۔ تم لونڈی اور غلاموں کی حمایت کر کے ان کی عادت بگاڑتے ہو وہ ہمارے لئے اونٹوں اور گھوڑوں کی طرح ایک قسم کے حیوان ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا لیکن وہ انسان بھی ہیں اور تم بھی انسان ہو۔

ایک بوڑھا غلام

رسول اللہؐ نے دیکھا ایک بوڑھا غلام باغ میں پانی دے رہا ہے۔ کنویں سے پانی نکالتا ہے تو اُس کے ہاتھ کانپتے ہیں۔ رسول اللہؐ اسکے پاس گئے اور ڈول لیکر خود پانی نکالنے لگے اور باغ کو سیراب کر دیا پھر فرمایا کبھی تم کو اگر میری مدد کی ضرورت ہو تو مجھے خبر دینا۔

ایک بچہ غلام

رسول اللہؐ نے ایک بچہ کو دیکھا جو سردی میں کانپتا ہوا جا رہا تھا اور کوئی گرم کپڑا اُسکے پاس نہ تھا۔ آپؐ اُسکے پاس گئے اور حال پوچھا۔ بچہ نے کہا۔ میں ایک یتیم غلام ہوں اور میرا آقا مجھ پر بہت ظلم کرتا ہے۔ رسول اللہؐ یہ سُن کر رونے لگے اور بچہ کو تسلی دی۔

غلام کا بوجھ اُٹھالیا

دوسرے دن رسول اللہؐ نے دیکھا وہی بچہ بہت بھاری بوجھ اٹھائے ہوئے جارہا ہے اور اُسکی گردن بوجھ سے مڑی جاتی ہے۔ آپنے اُس بچہ کا بوجھ اُٹھاکر اپنے کندھے پر رکھ لیا اور جہاں اُسکو جانا تھا وہاں تک پہنچادیا پھر فرمایا:" اے بچے! محمدؐ کو ہمیشہ اپنی تکلیف میں یاد کرلیاکر۔"

رات بھر بیمار غلام کے پاس رہے

رسول اللہؐ کو معلوم ہوا کہ کسی یہودی کا غلام بہت بیمار ہے۔ آپ اُسکو دیکھنے گئے تو اندھیرا بہت تھا۔ اور وہ غلام کپڑا اوڑھے لیٹا تھا۔ رسول اللہؐ کی آواز سُنی تو اُس نے کہا: "کیا میرے آقا نے کسی غلام کو میری مدد کے لئے بھیجا ہے؟" رسول اللہؐ نے فرمایا:" ہاں! میں تیری مدد کیلئے بھیجا گیا ہوں۔" اور رات بھر اُس بیمار کے پاس بیٹھے رہے۔

تو غلاموں کا آقا ہوگا

صبح ہوئی تو یہودی کے غلام نے رسول اللہؐ کو اپنے پاس بیٹھے ہوئے دیکھکر پہچانا اور گھبرا کر بولا:" اے عرب سردار! تو غلاموں کا آقا ہوگا کہ تو نے رات بھر مجھ غلام کی خدمت کی۔ میں تو یہ سمجھتا تھا کہ میرے یہودی آقا نے کسی غلام کو بھیجا ہے۔

میری قوم گناہ کی غلامی سے آزاد ہو

رسول اللہؐ نے فرمایا۔ مجکو تیری دعا سے خوشی ہوئی مگر تو یہ دعا کر کہ میری قوم گناہو کی غلامی سے آزاد ہو۔ جس کے غم نے مجھے پریشان کر رکھا ہے۔ یہودی کے غلام نے کہا جس قوم میں تجھ جیسے لوگ موجود ہیں وہ ہر تکلیف سے آزاد ہو جائے گی۔

بیوی خدیجہؓ کی علالت

اس سال حضرت خدیجہ رضؓ بہت بیمار ہوگئی تھیں۔ ان کی بیماری کے زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات دن اُن کے پاس رہتے تھے اور پوری خدمت کرتے تھے۔ بیوی خدیجہ رضؓ کہتی تھیں آپ زیادہ نہ جاگئے۔ بیمار ہو جائیں گے مگر حضرتؐ فرماتے تھے۔ شوہر اپنی بیوی کا اور بیوی اپنے شوہر کی رفیق ہے۔ تم میرے جاگنے کا خیال نہ کرو۔

ابو طالبؓ کی بیماری

رسول اللہؐ کے چچا حضرت ابو طالب بہت بیمار ہو گئے۔ اُنکو ذات الجنب (نمونیہ) کی بیماری تھی۔ اس زمانہ میں دواؤں کا زیادہ رواج نہ تھا مگر حضرت ابو طالب کے علاج کے لئے ایک عیسائی طبیب کو طائف سے بلایا گیا جس نے آٹھ دن تک علاج کیا۔

رسول اللہؐ کی تیمارداری

چچا کی بیماری میں بھی رسول اللہؐ نے بہت محنت سے تیمارداری کی بخار کی غفلت میں ابوطالب پکارتے یَا مُحَمَّدُ تو رسول اللہؐ دوڑ کر ہاتھ پکڑ لیتے اور فرماتے لَبَّیْکَ یَا عَمِّیْ (حاضر ہوں میں میرے چچا) ابوطالب آنکھ کھولکر فرماتے ۔ "تیرا چچا تیری نیکی اور سعادت مندی ہمیشہ یاد رکھے گا!"

حضرت علیؓ کی پیدائش

اسی ساتویں سال حضرت ابوطالب کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا علیؓ نام رکھا گیا اور اُس کی پیدائش کی بہت خوشی منائی گئی ۔ تمام بنی ہاشم میں اس بچہ کی ولادت سے خوشی کا چرچا تھا اور رسول اللہؐ بھی بہت مسرور نظر آتے تھے ۔

مجھے یہ بھائی بہت پیارا ہے

رسول اللہؐ حضرت ابوطالب کے ہاں گئے اور علیؓ کو گود میں اُٹھا کر پیار کیا ۔ آنکھیں اور رخسار چومے پھر فرمایا مجھے یہ چچازاد بھائی بہت ہی پیارا ہے ۔ میرا کوئی سگا بھائی نہیں ہے مگر میں اسکو سگا بھائی سمجھونگا ۔ ابوطالب کہتے ۔ ہاں ! یہ تیرا بھائی ہے ۔

ایک[1] ہاشمی کا قرضہ

ایک روز رسول اللہؐ نے بازار میں دیکھا کہ کوئی یہودی ایک ہاشمی پر سختی کر رہا ہے کہ میرا قرضہ جلدی ادا کر۔ رسول اللہؐ اپنے گھر میں گئے اور قرضہ کا روپیہ ہاشمی کی طرف سے یہودی کو ادا کر دیا۔ پھر اُس ہاشمی سے فرمایا۔ اتنا قرض نہ لو جو ادا نہ ہو سکے اور غیر قوم کے سامنے شرمندگی ہو۔

بیمار اُونٹ کی مدد

رسول اللہؐ نے دیکھا ایک شخص اونٹ کو لئے جا رہا ہے جو بیمار ہے اور اُس پر بہت زیادہ بوجھ لدا ہوا ہے۔ رسول اللہؐ اُس شخص کے پاس گئے اور فرمایا" تو اپنے اونٹ پر رحم کر۔ یہ بوڑھا ہے اور بیمار ہے"۔ اُونٹ والے نے کہا میں اپنے بچوں کو کیونکر پالوں اگر اونٹ کی بیماری کا خیال کروں۔

ایک پیاسی بکری کو پانی پلایا

رسول اللہؐ نے دیکھا ایک شخص گوشت کے لئے بکری کو ذبح کرنا چاہتا ہے مگر بکری شاید پیاسی تھی اس لئے پانی کی طرف بے قرار ہو کر جانا چاہتی تھی اور ذبح کرنے والا اُسکو اپنی طرف کھینچتا تھا۔ رسول اللہؐ فوراً پانی لیکر بکری کے پاس گئے اور اُسکو پانی پلایا اور پھر فرمایا کہ ذبح سے پہلے جانور کی بھوک پیاس کو دیکھ لیا کرو۔

بچّے والی بکری کو بچالیا

ایک جگہ آپ نے دیکھا کہ کوئی شخص بکری کو ذبح کرنا چاہتا ہے اور قریب ہی اُس بکری کے دو بچے کھڑے چیخ رہے ہیں۔ رسول اللہؐ اُس شخص کے پاس گئے اور وہ بکری بچوں سمیت خرید لی۔ پھر فرمایا۔ تو کبھی بچوں والی بکری کو ذبح نہ کیجو۔ یہ بہت بے رحمی کی بات ہے۔

ایک یتیم بچّہ

رسول اللہؐ نے ایک یتیم بچہ کو دیکھا۔ ننگے سر ننگے پاؤں روتا ہوا جا رہا تھا۔ آپ بے قرار ہو گئے اور اُس بچہ کو گود میں اُٹھالیا۔ معلوم ہوا ماں باپ مر گئے ہیں اور دو وقت سے بھوکا ہے۔ آپ اُسکو اپنے گھر لے گئے اور کئی دن تک اپنے گھر پر اُسکو رکھا۔ اسکے بعد بچہ کے رشتہ دار اُسکو لے گئے۔

چھوٹے پرندوں کا شکار

ایک روز آپ نے اپنے دوست حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سے فرمایا۔ مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے جب کوئی شخص چھوٹے چھوٹے پرندوں کا شکار کرتا ہے۔ بڑا شکار کئی آدمیوں کا پیٹ بھر سکتا ہے مگر چھوٹے جانوروں کا شکار جانیں بہت لیتا ہے اور پیٹ کم بھرتا ہے۔

مُعاملہ کی صَفائی

قیس بن سائب مخزومی کا بیان ہے کہ رسول اللہؐ پیغمبری سے پہلے تجارت کے معاملات میں بھی بہت ہی سچے اور ایماندار تھے اور اپنے شریکوں کے ساتھ تو اُنکا برتاؤ بہت ہی اچھا تھا اور کبھی اُنکے کسی شریک کو اُن سے شکایت نہیں ہوئی۔ اور میں یہ بات ذاتی تجربہ سے کہتا ہوں۔

تجارت کا طریقہ

پیغمبری سے پہلے جب رسول اللہؐ تجارت کرتے تھے تو اپنے گاہک کو بتا دیتے تھے کہ جو چیز تم خرید رہے ہو اس میں فلاں فلاں خوبیاں ہیں اور فلاں فلاں بُرائیاں ہیں اور ان بُرائیوں کا علاج اس طرح سے ہو سکتا ہے۔ گاہک اس صاف بیانی سے بہت خوش ہوتے تھے اور آپ کی طرف رغبت سے آتے تھے۔

غارِ حرا

مکّہ کے قریب پہاڑ میں ایک غار تھا جسکو حرا کہتے تھے۔ رسول اللہؐ کے دادا عبدالمطلب اکثر اس غار میں بیٹھ کر خدا کی عبادت کیا کرتے تھے۔ اب رسول اللہؐ نے بھی اس غار میں جا کر بیٹھنا شروع کیا۔ کھانا اپنے ساتھ لیجاتے تھے اور غار کے اندر گھنٹوں تنہا بیٹھے رہتے تھے۔

میں کسی کو بُرا نہیں کہتا

پیغمبری سے پہلے ایک دن رسول اللہؐ نے فرمایا۔ میں کسی دین کو بُرا نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ مجھے معلوم ہی نہیں ہے کہ عیسائی اور یہودی اور مجوسی دین میں کیا خوبی ہے اور کیا بُرائی ہے مگر میرا دل جس چیز کو تلاش کرتا ہے وہ ان دینوں میں معلوم نہیں ہوتی۔

نیزہ بازی

مکہ میں قبیلہ قریش اکثر گھوڑ دوڑ اور نیزہ بازی کے دنگل قائم کیا کرتا تھا اور ان دنگلوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی شریک ہوتے تھے۔ آپ خود بھی نیزہ بازی کرتے تھے اور دوڑنے کی شرطوں میں بھی حصہ لیتے تھے مگر ان شرطوں میں روپے پیسے کی بازیاں نہیں ہوتی تھیں۔

دوڑنے کی شرط

ایک دفعہ پہاڑ کی وادی میں انسانی دوڑ کی شرط ہوئی۔ دو دو آدمی ملکر دوڑتے تھے اور جو شخص دوڑ میں آگے بڑھ جاتا تھا اسکی خوب واہ واہ ہوتی تھی۔ رسول اللہؐ بھی اس دوڑ میں شریک ہوئے اور تین چار خاندانوں کے مشہور دوڑنے والوں سے دوڑ میں آگے بڑھ گئے۔

تین دن ایک جگہ ٹھہرے رہے

رسول اللہ ؐ کی تجارت میں ایک شخص شریک تھے - ایکدن انہوں نے رسول اللہ ؐ سے کہا - آپ یہاں ٹھہریئے میں ابھی آتا ہوں - یہ کہکر وہ چلے گئے - اور رسول اللہ ؐ تین رات دن ؐ وہاں ٹھہرے رہے - اور جب تین روز کے بعد وہ شخص آئے تو اُنھوں نے مُعافی چاہی کہ میں بھول گیا تھا -

آدمی وُہی ہے جو وعدہ پورا کرے

رسول اللہ ؐ نے فرمایا میں نے ٹھہرنے کا وعدہ کیا تھا اس لئے کہیں نہیں گیا - اور میں آدمی اُسی کو سمجھتا ہوں جو اپنے وعدہ کو پورا کرے مگر تم بھی بے گناہ ہو کیونکہ تم بھول گئے تھے - اگر حافظہ خراب ہو تو نہ وعدہ کرو - نہ وعدہ لو -

وہ میرا پڑوسی ہے

رسول اللہ ؐ نے بازار میں ایک شخص کو دیکھا کہ دو آدمی اُسکو مار رہے ہیں - رسول اللہ ؐ فوراً پٹنے والے کی مدد کے لئے آگے بڑھے - مارنے والوں نے کہا ہٹو ! تم اس جھگڑے میں دخل نہ دو - فرمایا - وہ میرا پڑوسی ہے میں ضرور اُس کی مدد کروں گا -

خدمتِ خلق

رسول اللہؐ بہت زیادہ خدمتِ خلق میں مصروف رہتے تھے۔ تجارت کا کام بہت تھوڑی دیر کرتے تھے۔ اس کے بعد غریبوں، محتاجوں کے گھروں پر جاتے اور انکا حال پوچھتے اور جہاں تک ہو سکتا اُن کی مدد کرتے۔ لاوارث عورتوں اور بچوں کی امداد کا آپؐ کو بہت خیال رہتا تھا۔

دونوں کندھوں پر بوجھ

روزانہ گھروالے دیکھتے تھے کہ رسول اللہؐ بازار میں جا رہے ہیں اور اُن کے دونوں کندھوں پر بوجھ رکھا ہوا ہے۔ یہ اُن کمزور اور محتاج عورتوں کا سامان ہوتا تھا جو خود بازار جا کر اپنی ضرورت کی چیزیں نہیں خرید سکتی تھیں۔ اسواسطے رسول اللہؐ ضرورت کا سامان خرید کر اُن کے گھروں میں پہنچا دیتے تھے۔

میں ہاشم کا پڑوتا ہوں

ایک دن ابوسفیان نے رسول اللہؐ سے کہا۔ تم کمینوں اور کم درجہ کے لوگوں کا بوجھ اپنے کندھے پر اٹھا کر لیجاتے ہو تم نے ہمارے خاندان کی عزت اور شان کو بٹہ لگا دیا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا" میں ہاشم کا پڑوتا ہوں جو سب امیر و غریب کی خدمت کرتے تھے اور غریبوں کو حقیر نہیں سمجھتے تھے۔

نبوّت کے آثار

اب رسول اللہؐ کی عمر پورے چالیسؐ سال کی ہوگئی تھی اور آپؐ بہت زیادہ غارِ حرا میں جا کر بیٹھا کرتے تھے اور سوائے خدمتِ خلق کے لوگوں سے ملنا جلنا بھی آپ نے بہت کم کر دیا تھا اور آپؐ کو روزانہ عجیب و غریب خواب بھی نظر آتے تھے اور غیبی آوازیں بھی آتی تھیں ۔

غارِ حرا میں پہلی وحی

پہلی وحی کا ترجمہ جو عربی زبان میں تھی یہ ہے اے محمدؐ! پڑھ اُس خدا کا نام جس نے ہر چیز پیدا کی جس نے آدمی کو گوشت کے لوتھڑے سے پیدا کیا پڑھ! تیرا خدا بڑا ہے ۔ وہ جس نے آدمی کو قلم کے ذریعہ علم سکھایا ۔ وہ جس نے انسان کو وہ باتیں سکھائیں جو اُسے معلوم نہ تھیں ۔

مجھے اُڑھاؤ مجھے اُڑھاؤ

جب پہلی وحی نازل ہوئی تو حضرتؐ غارِ حرا سے گھر میں آئے اور اپنی بیوی حضرت خدیجہؓ سے فرمایا مجھے کپڑا اُڑھاؤ مجھے کپڑا اُڑھاؤ ۔ حضرت خدیجہؓ نے کپڑا اُڑھا دیا ۔ اس کے بعد رسول اللہؐ نے وحی کا سارا حال حضرت خدیجہؓ سے بیان کیا اور فرمایا خدا نے مجھے اپنا پیغمبر بنایا ہے ۔ تم مجھ پر ایمان لاؤ اور مسلمان ہو جاؤ ۔

پہلی مُسلمان عورت

حضرت خدیجہ رضؓ نے یہ بات سُنتے ہی جواب یا یہ میں ایمان لائی اور میں نے قبول کیا اور میں نے مان لیا کہ خدا ایک ہے اور محمدؐ اُس کے رسول ہیں " اسلام کا یہ پہلا پیغام سب سے پہلے ایک عورت نے قبول کیا جو رسول اللہؐ کے ہر راز سے واقف بھی تھیں۔ اس لئے انکا ایمان پکا اور سچا ایمان تھا۔

دُوسرا مُسلمان ایک بچہ

رسول اللہؐ کپڑا اوڑھے ہوئے لیٹے تھے کہ ابوطالب کے بیٹے حضرت علیؓ رسول اللہؐ کے گھر میں آگئے اور رسول اللہؐ نے اُن سے بھی فرمایا کہ مجھے خدا نے اپنا رسولؐ بنایا ہے تم بھی ایمان لاؤ۔ حضرت علیؓ بھی فوراً کلمہ پڑھکر مسلمان ہو گئے۔ اور بچوں میں سب سے پہلے مُسلمان حضرت علیؓ تھے۔

تیسرے مُسلمان ایک دوست

تھوڑی دیر کے بعد رسول اللہؐ گھر سے باہر تشریف لائے اور انکو حضرت ابوبکر صدیق رضؓ راستہ میں ملے جو رسول اللہؐ کے پُرانے دوست تھے اور رسول اللہؐ نے اُن سے بھی یہ بات کہی اور اُنھوں نے بھی فوراً کلمہ پڑھ لیا۔ اور یہ بڑی عمر کے مردوں میں پہلے مسلمان تھے۔

چوتھے مُسلمان ایک غلام

اس کے بعد رسول اللہ صلعم کے آزاد کردہ غلام زید رضؓ نے اسلام قبول کیا جنکو رسول اللہؐ نے اپنا منھ بولا بیٹا بنا لیا تھا۔ گویا پہلی وحی کے دن چار آدمیوں نے اسلام قبول کیا جس میں ایک عورت اور ایک بچّہ اور ایک غلام اور ایک بڑی عمر کے آدمی تھے۔

خفیہ تبلیغ

شروع شروع میں رسول اللہ صلعم نے اسلام کی تبلیغ کرنے میں بہت احتیاط کی کیونکہ ایک دم مخالفت کا جوش پیدا ہو جانے کا اندیشہ تھا۔ اس خفیہ تبلیغ سے حضرت ارقم رضؓ اور سعید بن زید رضؓ اور عبداللہ ابن مسعود رضؓ اور عثمان بن مظعون رضؓ اور عبیدہ رضؓ اور صہیب رضؓ رومی مُسلمان ہو گئے۔

پہلا حملہ

ایک برس تک رسول اللہ صلعم چھپکے چھپکے اشاعت اسلام کی کوشش کرتے رہے اور جب مسلمانوں کی گنتی چالیس سے زیادہ ہو گئی تو ایک دن رسول اللہ صلعم نے کعبہ کے اندر جا کر خدا کی توحید کا اعلان کیا۔ یہ اعلان سُنکر چاروں طرف سے مُنکر آپ ٹوٹ پڑے اور آپکو مارنا شروع کیا۔ یہ دین اسلام کے ظہور کے بعد پہلا حملہ تھا جو رسول اللہؐ پر ہوا

پہلا خون

جب رسول اللہؐ پر حملہ ہوا تو حضرت حارث بن ابی ہالہ رضؓ اپنے گھر میں تھے انہوں نے آواز سنی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کے لئے دوڑے ہوئے آئے اور منکروں کے حملہ کو روکنے کی کوشش کی منکروں نے رسول اللہؐ کو چھوڑ دیا اور حضرت حارث رضؓ کے اتنی تلواریں ماریں کہ وہ شہید ہو گئے۔

بنی اُمیّہ کی عداوت

چونکہ رسول اللہؐ حضرت ہاشم کی اولاد میں تھے اس واسطے حضرت ہاشم کے بھائی اُمیّہ کی اولاد جو بنی اُمیّہ کہلاتی تھی۔ رسول اللہؐ کی دشمنی میں سب سے آگے تھی اور اس خاندان کے بڑے بڑے سردار ابوسفیان اور عتبہ بن ربیعہ تھے۔ بنی اُمیّہ کو اس بات کا رشک تھا کہ ہاشم کی اولاد میں پیغمبری کیوں آگئی۔

رسولُ اللہؐ کے مددگار

ان بہت سے دشمنوں کے مقابلہ میں رسول اللہؐ کا ایک بھی مددگار نہ تھا اور سوائے رسول اللہؐ کے چچا حضرت ابوطالب کے اور کوئی چچا اور رشتہ دار رسول اللہ کی مدد کرنے کی جرأت نہیں کرسکتا تھا کیونکہ دشمن سب مکّہ کے بڑے بڑے سردار تھے اور ان کے مقابلہ میں کھڑا ہونا آسان نہ تھا۔

حضرت ابوطالب کی ہمت

مگر آفریں ہے حضرت ابوطالب کو کہ انہوں نے کسی دشمن کی پروا نہیں کی اور اسکے باوجود کہ انہوں نے رسول اللہؐ کا دین اسلام اختیار نہیں کیا تھا لیکن سب دشمنوں کے مقابلہ میں رسول اللہؐ کی حمایت کرتے رہتے تھے اور اپنے بیٹے حضرت علیؓ کو رسول اللہؐ کی مدد کے لئے وقف کر دیا تھا۔

منکروں کی شورش

ایکدن مکہ کے سب بڑے بڑے منکر سردار رسول اللہؐ کے چچا ابوطالب کے پاس آئے اور اُن سے کہا کہ تمہارا بھتیجہ ہمارے خداؤں کی توہین کرتا ہے اُسکو روکو ورنہ ہم اُسکو اور اُسکے حمایتیوں کو مار ڈالیں گے اور یا اُس کی طرف سے تم ہم سب سے لڑو۔

چچا خود آئے

حضرت ابوطالب منکروں کی یہ دھمکی سنکر رسول اللہؐ کے پاس آئے اور کہا پیارے بھتیجے! میرے اوپر اتنا بوجھ نہ ڈال جو مجھ سے اُٹھ نہ سکے۔ اور اسکے بعد سب دشمنوں کی باتیں سنائیں۔ رسول اللہؐ نے اپنے بڑے حمایتی ابوطالب کی یہ تقریر سُنی تو اُنکو بہت رنج ہوا اور فرمایا آپ میرا فکر نہ کیجے۔

مضبوط جواب

پھر فرمایا۔ خدا کی قسم اگر مکہ کے منکر لوگ میرے ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے ہاتھ پر چاند رکھ دیں۔ تب بھی میں اپنی بات سے پیچھے نہیں ہٹوں گا۔ یا تو خدا دین اسلام کو آگے بڑھائے گا یا میں خود اسپر مٹ جاؤں گا۔ ابوطالب نے رسول اللہؐ کی یہ مستعدی دیکھی تو ان پر بہت اثر ہوا۔

تو اپنے کام کو جاری رکھ

حضرت ابوطالب نے رسول اللہؐ کی بات سنکر کہا بیٹا! تو اپنے کام کو جاری رکھ اور دشمنوں کا کچھ بھی فکر نہ کر۔ جبتک میں زندہ ہوں مکہ کے دشمن تیرا بال بیکا نہیں کر سکیں گے۔ چنانچہ ابوطالب نے جیسا کہا تھا آخر تک ویسی حمایت رسول اللہؐ اور مسلمانوں کی کرتے رہے۔

ظلم کی برداشت

جب سے رسول اللہؐ نے پیغمبری کا دعوے کیا تھا اسوقت سے آپپر اور اُن لوگوں پر جو مسلمان ہو گئے تھے منکر لوگ بڑے بڑے ظلم کرتے تھے جنکا ذکر آگے درج کیا گیا ہے۔ اور یہ دو سال بہت ہی سختی کے تھے مگر رسول اللہؐ نے اور مسلمانوں نے ان تمام مظالم کو برداشت کیا اور کسی پر ہاتھ نہ اُٹھایا۔

خبابؓ بن ارت پر ظلم

یہ قبیلہ تمیم کے تھے۔ کسی لڑائی میں غلام بنائے گئے تھے۔ جب اسلام کے شروع میں مسلمان ہوئے تو اُس وقت صرف چھ سات آدمی مسلمان ہوئے تھے۔ ابوجہل اور اُمیہ بن خلف ان پر بہت ظلم کرتے تھے۔ جلتی ریت پر لٹاتے اور ایک آدمی ان کی چھاتی پر پاؤں رکھ کر کھڑا ہو جاتا یہاں تک کہ ان کی پیٹھ کی چربی نکل آتی تھی۔

حضرت بلالؓ پر ظلم

یہ اُمیہ بن خلف کافر کے حبشی غلام تھے۔ اُمیہ ٹھیک دوپہر کے وقت انکو جلتی ریت پر لٹا دیتا تھا اور پتھر سینہ پر رکھ دیتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ محمدؐ اور اُس کے خدا کا انکار کرو۔ مگر وہ کہتے اَللّٰہُ اَحَدٌ وَّ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلٌ۔ اللہ ایک ہے اور محمدؐ رسول ہیں۔

عمارؓ پر ظلم

حضرت عمارؓ بن یاسر یمن کے رہنے والے تھے اور ان کے والد اور والدہ بھی مسلمان ہو گئے تھے۔ اور کافران تینوں کو اتنا مارتے تھے کہ یہ تینوں بے ہوش ہو جاتے تھے مگر اسلام سے انکار نہ کرتے تھے۔ حضرت عمار اُس وقت مسلمان ہوئے تھے کہ دنیا میں صرف تیں مسلمان تھے۔

سمیہؓ اور یاسرؓ کی شہادت

آخر ایک دن عرب کے فرعون ابوجہل نے حضرت عمارؓ کی والدہ سمیہؓ سے کہا کہ تم اسلام ترک کر دو جب وہ نہ مانیں تو ان کے ایک برچھی ماری جس کے صدمہ سے وہ شہید ہو گئیں اور اسی طرح حضرت عمارؓ کے والد یاسر کو بھی مارتے مارتے شہید کر دیا مگر وہ اسلام سے نہ پھرے۔

صہیبؓ پر ظلم

یہ بھی ایک غلام تھے اور صہیبؓ رومی کے نام سے مشہور تھے حضرت عمار بن یاسرؓ کے ساتھ اسلام قبول کیا۔ کافر ان کو بھی اس قدر مارتے تھے کہ یہ بے ہوش ہو جاتے تھے اور آخر ان کا سارا مال و اسباب چھین کر انکو نکال دیا گیا اور یہ ہجرت کر کے چلے گئے مگر اسلام کو ترک نہ کیا۔

ابوفکیہہؓ پر ظلم

یہ بھی صفوان بن امیہ کے غلام تھے اور حضرت بلالؓ کے ساتھ مسلمان ہوئے تھے۔ امیہ نے سنا تو اس نے اس زور سے اُن کا گلا گھونٹا کہ لوگ سمجھے کہ ابوفکیہہ مر گئے۔ مگر خدا نے ان کی جان بچائی مگر ان کی زبان گلا گھٹنے سے باہر نکل پڑی تھی اور بہت دن اُنکی تکلیف رہی۔ یہ بھی اسلام پر ثابت قدم رہے۔

لبینہ پر ظلم

یہ حضرت عمرؓ کی لونڈی تھیں مسلمان ہونے سے پہلے حضرت عمرؓ انکو مارتے مارتے تھک جاتے تو کہتے اب میں تھک گیا ہوں دم لیلوں تو پھر مارونگا۔ لبینہ کہتیں مگر میں تو مار کھانے سے نہیں تھکی میں تو برابر کہتی رہوں گی کہ اللہ ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کے رسول ہیں۔

زنیرہ پر ظلم

یہ بھی ایک لونڈی تھیں اور حضرت عمرؓ ان پر بھی بہت ظلم کرتے تھے اور ایکدن ابوجہل نے انکو اسقدر مارا کہ دونوں آنکھیں پھوٹ گئیں۔ اسوقت زنیرہ نے نہایت جوش کے ساتھ کہا۔ خدا کا شکر ہے کہ اب میں دُنیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی دشمن کو نہ دیکھ سکوں گی۔

نہدیہ اور اُمّ عُبیس پر ظلم

یہ دونوں بھی لونڈیاں تھیں اور اب مسلمان ہوگئی تھیں جب کافر ان کے کوڑے مارتے تو آسمان کو دیکھکر کہتیں۔ تونے رحم کیا اور اپنا پیغمبر بھیجا جو لونڈی غلاموں کو آزادی دلانے کیلئے آیا ہے۔ اور ہم پر یہ آخری ظلم ہو رہا ہے۔ اس کے بعد دنیا کے سب لونڈی غلام آزاد ہو جائیں گے اسواسطے ہم اس تکلیف کو خوشی خوشی برداشت کرتے ہیں۔

حضرت ابوبکرؓ کا جوش اسلام

حضرت ابوبکرؓ مسلمان مظلوموں کی ہمیشہ مدد کرتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے حضرت بلالؓ اور عامر بن فہیرہ اور لبینہ اور زنیرہ اور نہدیہ اور اُمّ عبیس کو بڑی بڑی قیمتیں دے کر خریدا اور پھر آزاد کردیا اور اُن کے اس احسان نے دُنیا کے ہر انسان کو اُن کا شیفتہ بنا دیا۔

حضرت عثمانؓ پر ظلم

رسول اللہؐ کے تیسرے خلیفہ حضرت عثمانؓ جب مسلمان ہوئے تو اُن کے سگے چچا نے اُن کو رسی سے باندھ دیا اور اتنا مارا کہ وہ بے ہوش ہوگئے۔ جب ہوش آیا تو حضرت عثمانؓ سے چچا نے کہا۔ بول! محمدؐ کی نسبت کیا کہتا ہے؟۔ حضرت عثمانؓ نے کہا وہ سچے ہیں اور سچ اُنہی کے پاس ہے۔ چچا نے پھر مارا۔

حضرت ابوذرؓ پر ظلم

حضرت ابوذرؓ بھی بڑے صحابی تھے۔ روایت ہے کہ وہ پہلے مسلمانوں میں ہیں۔ ان سے پہلے صرف چھ آدمی مسلمان ہوئے تھے۔ انہوں نے اسلام قبول کیا تو کعبہ میں جاکر اپنے اسلام کا اعلان بھی کیا۔ کفار نے ان کو مارتے مارتے بے دم کردیا مگر ان کے ایمان اور اعتقاد میں فرق نہیں آیا۔

55608

حضرت زبیرؓ پر ظلم

حضرت زبیرؓ کی نسبت روایت ہے کہ وہ پانچویں نمبر کے مسلمان تھے یعنی ان سے پہلے صرف چار آدمی مسلمان ہوئے تھے۔ انکو بھی انکے چچا نے ایک بوریہ میں لپیٹ کر باندھ دیا اور پھر ناک میں دھواں دینا شروع کیا اور کہا کہ اسلام کو ترک کردو ورنہ جان سے مار ڈالوں گا۔ مگر انہوں نے اسلام نہ چھوڑا۔

حضرت سعید بن زیدؓ پر ظلم

یہ حضرت عمرؓ کے چچازاد بھائی تھے۔ انکے والد رسول اللہؐ کے خاص دوستوں سے تھے اور پیغمبری کے ظہور سے پہلے بت پرستی چھوڑ دی تھی اسواسطے ان کے لڑکے سعیدؓ نے بہت جلدی اسلام قبول کرلیا۔ حضرت عمرؓ نے سُنا تو انکو رسیوں سے باندھ دیا اور جتنا ظلم ہوسکتا تھا حضرت سعیدؓ پر کیا مگر وہ اسلام سے نہ پھرے۔

حضرت سعد بن وقاصؓ پر ظلم

حضرت سعدؓ شروع کے مسلمانوں سے تھے اور یہ وہی ہیں جن کے ہاتھ پر ایران فتح ہوا جب یہ مسلمان ہوئے تو ان کے قبیلہ بنو اسد نے ان پر بہت ظلم کئے اور کوئی بے رحمی اور جفا اور سفاکی باقی نہ رکھی۔ مگر یہ برابر اسلام پر قائم رہے یہاں تک کہ خدا نے ان کو فاتح ایران بنادیا۔

ایک عیسائی مؤرخ کی رائے

ان واقعات کی نسبت ایک عیسائی مؤرخ نے اپالوجی گاڈ فری ہیگنس میں لکھا ہے کہ محمدؐ نے اپنے پیروی کرنیوالوں میں اسلام کا ایسا نشہ پیدا کر دیا تھا جو حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں میں بالکل نہ تھا کیونکہ جب حضرت عیسیٰؑ کو سولی پر لے گئے تو اُنکے پیرو بھاگ گئے مگر محمدؐ کے پیرو اُن پر قربان ہو گئے۔

رسول اللہ کا استقلال

رسول اللہؐ تین برس تک تبلیغ اسلام کرتے رہے مگر سوائے دو چار امیر اور بڑے آدمیوں کے اور باقی جتنے مسلمان ہوئے وہ سب بہت غریب تھے یا لونڈی غلام تھے اور چونکہ اُنکا کوئی پشت پناہ اور حامی مددگار نہ تھا اسواسطے مکہ کے کافر اُن پر خوب جی کھول کر ظلم کرتے تھے۔

رسول اللہ پر ظلم

گزشتہ تین سالوں میں بھی رسول اللہؐ کو گالیاں دیجاتی تھیں اور اُنکے راستہ میں کانٹے بچھائے جاتے تھے اور طرح طرح سے انکا مذاق اُڑایا جاتا تھا۔ اب نبوت کے چوتھے سال میں کافروں کی سختیاں بہت بڑھ گئیں مگر رسول اللہؐ ہر ظلم اور سختی کو برداشت کرتے تھے اور اُف نہ کرتے تھے نہ کسی پر ہاتھ اُٹھاتے تھے۔

تم صبر کرو

جب مکہ کے کافر مسلمانوں پر سختیاں اور ظلم کرتے تھے تو مسلمان رسول اللہ ؐ کے پاس حاضر ہو کر سب حال بیان کرتے تھے تو رسول اللہ ؐ فرماتے تھے۔ تم صبر کرو اور کسی پر ہاتھ نہ اُٹھاؤ اور ہر ظلم کو سہہ لو اور برداشت کر لو۔ وہ وقت قریب ہے کہ یہ سب ظلم کرنے والے اسلام قبول کر لیں گے۔

حضرت عبداللہؓ ابن مسعود پر ظلم

جو لوگ مسلمان ہوئے تھے وہ حرم کعبہ میں جا سکتے تھے مگر کوئی شخص بلند آواز سے قرآن نہیں پڑھ سکتا تھا۔ اس سال حضرت عبداللہ ابن مسعود رضؓ مسلمان ہوئے تو انہوں نے کعبہ میں جا کر مقام ابراہیمؑ کے پاس سورۂ رحمٰن بلند آواز سے پڑھنی شروع کی۔ کافر مارنے کے لئے ٹوٹ پڑے۔ مگر انہوں نے سورۃ پوری کر کے چھوڑی۔ اگرچہ لہولہان ہو گئے۔

ہجرت کا حکم

آخر اللہ تعالےٰ نے وحی کے ذریعہ رسول اللہ ؐ کو اجازت دے دی کہ مظلوم مسلمان ملک حبش میں ہجرت کر کے چلے جائیں جہاں نجاشی نام کا ایک عیسائی بادشاہ حکومت کرتا تھا اور اُسکے عدل و انصاف کی بہت شہرت تھی۔ چنانچہ رسول اللہ ؐ نے مسلمانوں کو جمع کر کے خدا کا حکم سُنا دیا۔

رسول اللہ کی بیٹی اور داماد

خدا کے حکم کے بموجب گیارہ مرد اور چار عورتیں ہجرت کے لئے تیار ہو گئے جن میں حضرت عثمانؓ اور اُن کی بیوی حضرت رُقیہؓ بھی تھیں جو رسول اللہؐ کی بیٹی تھیں۔ یہ قافلہ چُپ چاپ حبشہ کی طرف مکہ چھوڑ کر چلا گیا اور رسول اللہؐ نے خود ان سب کو اپنے پاس بلا کر رخصت کیا اور ہر ایک کو تسلی دی۔

حبش کا امن

جب یہ مہاجرین مکہ سے ہجرت کر کے حبش میں گئے تو وہاں بہت امن اور آرام سے رہنے لگے اور انہوں نے وہاں تجارت شروع کر دی۔ یہ خبر مکہ کے کافروں کو پہنچی اور انہوں نے ارادہ کیا کہ حبش کے بادشاہ نجاشی کے پاس ایک سفارت بھیجی جائے کہ ہمارے مجرموں کو اپنے ملک سے نکال دو یا ہمارے حوالہ کر دو۔

کفار کی سفارت

مکہ کے کافروں نے عبداللہ بن ربیعہ اور عمرو بن عاص (فاتح مصر) کو سفیر بنایا اور نجاشی کے لئے تحفے دے کر ملک حبش کو روانہ کیا۔ ان کے ساتھ نجاشی کے درباریوں کے لئے بھی تحائف تھے تاکہ وہ نجاشی کو آمادہ کر کے مسلمانوں کو ملک حبش سے نکلوا دیں۔ یہ سفارت بہت کروفر سے حبشہ کی طرف روانہ ہوئی۔

نجاشی کا دربار

نجاشی بہت نیک دل اور عقلمند عیسائی بادشاہ تھا جب اس کے سامنے مکہ کے کافروں کی سفارت پیش ہوئی تو اُسنے کہا کہ میں اپنی پناہ میں آئے ہوئے لوگوں کو تمہارے حوالہ نہیں کرونگا جبتک کہ میں خود اُن لوگوں سے ملاقات نہ کروں جنکو تم اپنا مجرم سمجھتے ہو اور اُن کو پکڑ کر لے جانا چاہتے ہو۔

مُسلمان بُلائے گئے۔

دوسرے دن نجاشی کے دربار میں سب مسلمان بُلائے گئے اور حضرت علیؓ کے بھائی حضرت جعفرؓ نے مُسلمانوں کی طرف سے نجاشی سے گفتگو کی۔ نجاشی نے کہا تم نے کونسا دین ایجاد کیا ہے جو عیسائیت اور بت پرستی دونوں کے خلاف ہے۔ اور جس کی وجہ سے تمہاری قوم کے لوگ میرے پاس آئے ہیں۔

حضرت جعفرؓ کی تقریر

حضرت جعفرؓ نے کہا اے بادشاہ ہم جاہل تھے۔ بُت پوجتے تھے۔ ہمسایوں کو ستاتے تھے۔ مُردار کھاتے تھے بدکاریاں کرتے تھے۔ بھائی پر بھائی ظلم کرتا تھا۔ یہانتک کہ ہم میں ایک شخص پیدا ہوا جس نے ہمکو ان سب برائیوں سے بچانے کی کوشش کی اور اُسپر خدا نے ایک کتاب نازل کی اور اسکو اپنا پیغمبر بنایا۔

قرآن سُناؤ

نجاشی نے کہا۔ جو کتاب تمہارے پیغمبر پر اُتری ہے وہ اگر تمہیں یاد ہو تو مجھے پڑھ کر سناؤ۔ حضرت جعفرؓ نے سورۂ مریم کی چند آیتیں پڑھیں۔ نجاشی کو وجد آگیا اور اسکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ پھر اُس نے کہا۔ خدا کی قسم یہ کلام اور انجیل دونوں ایک ہی ہیں اور دونوں میں ایک ہی چراغ کی روشنی معلوم ہوتی ہے۔

تُمہارا پیغمبر کیا حُکم دیتا ہے

پھر نجاشی نے سوال کیا کہ تمہارا پیغمبر تمہیں کیا حکم دیتا ہے۔ حضرت جعفرؓ نے کہا یہ کہ ہم پتھر دل کو پوجنا چھوڑ دیں۔ سچ بولیں۔ خونریزی نہ کریں۔ یتیموں کا مال نہ کھائیں۔ ہمسایوں کو آرام دیں۔ نیک عورتوں کو بدنام نہ کریں۔ نماز پڑھیں۔ روزے رکھیں۔ زکوٰۃ دیں۔ اسی وجہ سے ہماری قوم ہماری دشمن ہو گئی ہے۔

سفیر واپس جائیں

نجاشی نے حضرت جعفرؓ کی تقریر سُنکر کہا۔ تم کون ہو؟ حضرت جعفرؓ نے کہا میں رسول اللہؐ کا چچا زاد بھائی ہوں۔ نجاشی نے کہا تم سب میرے مُلک میں آرام سے رہو۔ میں تم کو تمہارے دشمنوں کے حوالہ نہیں کرونگا۔ اور کفار کے سفیروں سے کہا واپس جاؤ یہ مسلمان تمہارے حوالہ نہیں ہو سکتے۔

عمرو بن عاص رضؓ کی حکمت

نجاشی کے فیصلہ سے کفار مایوس ہوئے تو عمرو بن عاصؓ نے پھر ایک چال چلی اور نجاشی سے جا کر کہا کہ یہ مسلمان حضرت عیسےٰ کو خدا کا بیٹا نہیں مانتے اور اُنکی توہین کرتے ہیں۔ نجاشی یہ بات سنکر جوش میں آگیا اور اُس نے کہا کہ اُن مسلمانوں کو پھر میرے پاس بلاؤ۔ اگر یہ حضرت عیسےٰ کی توہین کرتے ہیں تو میں انکو سزا دوں گا۔

دُوسرا دربار

مسلمان نجاشی کے دربار میں پھر بُلائے گئے اور نجاشی نے حضرت جعفرؓ سے مخاطب ہو کر کہا کہ تم لوگ عیسےٰ ابن مریمؑ کی نسبت کیا اعتقاد رکھتے ہو حضرت جعفرؓ نے کہا ہمارے پیغمبرؐ نے بتایا ہے کہ عیسےٰ خدا کے بندے اور پیغمبر اور کلمۃ اللہ تھے۔ نجاشی نے کہا۔ ٹھیک ہے وہ ایسے ہی تھے۔ تم سچے ہو۔

درباریوں سے خطاب

درباریوں کو مخاطب کر کے نجاشی نے کہا مسلمان عیسےٰؑ کو خدا کا بندہ اور پیغمبر اور خدا کا کلمہ مانتے ہیں اور یہ بالکل ٹھیک عقیدہ ہے۔ ہم جو اُنکو خدا کا بیٹا مانتے ہیں اُسکا مطلب صرف یہ ہے کہ خدا کو حضرت عیسےٰ سے ایسی ہی محبت تھی جیسی باپ کو اولاد سے ہوتی ہے اسواسطے میں مسلمانوں کو اُنکے دشمنوں کے حوالہ نہ کروں گا۔

سفیر مکہ میں آئے

جب کافروں کے سفیر حبشہ سے ناکام واپس ہو کر مکہ میں آئے تو انہوں نے ساری کیفیت بیان کی۔ ابوسفیان اور ابوجہل نے کہا۔ ابوطالب کا بیٹا جعفر رضؓ بڑا جادوگر ہے۔ اُس نے نجاشی پر جادو کر دیا ورنہ مسلمان ضرور ہمارے حوالے کر دیئے جاتے اور ہم اُن کو قتل کر ڈالتے ۔

حضرت حمزہ رضؓ

حضرت حمزہ رضؓ رسول اللہؐ کے سگے چچا تھے اور دودھ بھائی بھی تھے کیونکہ انہوں نے بھی ابولہب کی لونڈی ثوبیہ کا دودھ پیا تھا۔ وہ بڑے بہادر اور شکاری آدمی تھے۔ اکثر دن بھر شکار میں رہتے تھے۔ شام کو شکار سے آتے تو کعبہ کے حرم میں جاتے اور طواف کرتے ۔

ابوجہل کی گستاخی

ایک روز رسول اللہؐ صبح کے وقت کعبہ میں آئے اور خدا کی عبادت کرنی چاہی تو ابوجہل نے آپؐ پر حملہ کیا اور آپکو بہت تکلیف دی۔ حضرت حمزہ رضؓ کی لونڈی اپنے دروازہ میں سے یہ تماشا دیکھ رہی تھی۔ جب شام کو حضرت حمزہ رضؓ شکار سے واپس آئے تو اُس نے سارا قصہ اپنے آقا سے بیان کیا کہ تمہارے بھتیجے محمدؐ پر آج اتنا ظلم کیا گیا ۔

حمزہؓ کو غصہ آگیا

حضرت حمزہ رضؓ نے رسول اللہؐ کی تکلیف کا حال سُنا تو اُن کو غصہ آگیا اور وہ تیر کمان ہاتھ میں لئے ہوئے کعبہ کے حرم میں آئے اور آتے ہی ابوجہل کے کمان ماری اور کہا کہ تو نے محمدؐ کو ایذا دی ۔ کیا تو یہ خیال کرتا ہے کہ بنی ہاشم مرگئے ہیں؟ سے سُن کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں۔

حمزہؓ کا قبولِ اسلام

ابوجہل سے حضرت حمزہ ؓ نے کہا تھا کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں مگر اُس وقت اُنھوں نے جوش میں یہ بات کہدی تھی۔ درحقیقت مُسلمان نہیں ہوئے تھے مگر جب ابوجہل کو سزا دیکر گھر میں آئے تو بہت دیر سوچتے رہے۔ آخر رسول اللہؐ کے پاس چلے گئے اور کہا۔ بھتیجے، میں تمہارا دین قبول کرتا ہوں مجھے مسلمان کرلو۔ رسول اللہؐ نے اُنکو گلے لگالیا اور مُسلمان کیا۔

حمزہؓ کے اسلام کی دُھوم

حضرت حمزہؓ کے مسلمان ہوجانے کی خبر مشہور ہوئی تو کافروں میں تہلکہ مچگیا اور مسلمانوں کو اس خبر سے بہت خوشی ہوئی کیونکہ ایک بہادر اور بڑے سردار کے اسلام قبول کرنے سے ان سب کو قوت ہوگئی تھی۔ رسول اللہؐ کو بھی اپنے چچا اور اپنے دودھ بھائی کے قبولِ اسلام سے بہت مسرت تھی۔

حضرت عمرؓ

۲۷ برس کے بہادر سردار تھے۔ اور رسول اللہؐ کے بڑے دشمن تھے اور مسلمانوں پر ہمیشہ ظلم کرتے تھے۔ ایک دن رسول اللہؐ نے خدا سے دعا کی کہ یا اللہ! ابوجہل یا عمرؓ کو اسلام قبول کرنے کی توفیق دے۔ خدا نے یہ دعا قبول کر لی اور حضرت عمرؓ کے قبول اسلام کا یہ سامان قدرت نے پیدا کر دیا۔

رسول اللہؐ کے قتل کا ارادہ

ایک دن حضرت عمرؓ نے ارادہ کیا کہ رسول اللہؐ کو قتل کر دینا چاہیئے اور وہ تلوار لیکر گھر سے چلے۔ راستہ میں ایک دوست سے یہ ارادہ بیان کیا انہوں نے کہا پہلے اپنی بہن اور بہنوئی کی خبر تو لو وہ دونوں بھی مسلمان ہوگئے ہیں۔ رسول اللہؐ کا ارادہ بعد میں کرنا۔ اُن کا قتل آسان نہیں ہے۔

بہن کو مارا

یہ سُنکر حضرت عمرؓ سیدھے اپنی بہن کے مکان پر گئے اُسوقت وہ دونوں میاں بیوی قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے۔ انکی آہٹ سنکر قرآن کے ورق چھپا دیئے۔ انہوں نے اندر آتے ہی بہنوئی کو مارنا شروع کیا بہن نے خاوند کو بچانے کی کوشش کی تو انکو بھی مارا یہانتک کہ بہن خون میں خون ہوگئیں۔

دل پر بجلی گری

حضرت عمرؓ بہن اور بہنوئی پر ظلم کر چکے اور بہن لہولہان ہو گئیں تو حضرت عمرؓ کے دل پر یکایک ایک بجلی سی گری اور انہوں نے کہا جو تم پڑھ رہے تھے وہ مجھے بھی سناؤ۔ بہن نے لکھا ہوا قرآن سامنے رکھدیا۔ اسکو پڑھکر انکے دل پر ایسا اثر ہوا کہ فوراً کلمہ پڑھ لیا اور رسول اللہؐ کی خدمت میں جانے کے لئے کھڑے ہو گئے۔

قاتل مقتول ہو کر چلا

رسول اللہؐ حضرت ارقمؓ صحابی کے مکان میں بیٹھے رہتے تھے اور وہیں پوشیدہ طور سے مسلمان آپکی خدمت میں آیا کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ اس مکان کے دروازہ پر پہنچے اور دستک دی۔ ہاتھ میں تلوار تھی اسلئے اصحاب رسولؐ کو اندیشہ ہوا کہ بُرے ارادہ سے نہ آئے ہوں مگر حضرت امیر حمزہؓ نے کہا آنے دو میرے پاس بھی تلوار ہے۔

دروازہ کھل گیا

آخر وہ حضرت عمرؓ جو رسول اللہؐ کے قتل کا ارادہ کر کے گھر سے چلے تھے غیب کی بجلی سے مقتول ہو کر رسول اللہؐ کے سامنے پہنچے۔ رسول اللہؐ کھڑے ہو گئے اور اُنکا دامن پکڑ کے فرمایا۔ کس ارادہ سے آیا ہے؟۔ حضرت عمرؓ کانپ رہے تھے۔ اسی حالت میں ادب سے عرض کیا کہ مسلمان ہونے آیا ہوں۔

رسول اللہ کا نعرہ

رسول اللہؐ نے حضرت عمرؓ کا یہ فقرہ سنکر کہ مسلمان ہونے آیا ہوں تکبیر کا نعرہ لگایا اور رسول اللہؐ کے ساتھ ہی تمام اصحابؓ نے بھی تکبیر بلند کی جس سے مکہ کی تمام پہاڑیاں گونج اٹھیں۔ اسکے بعد رسول اللہؐ نے حضرت عمرؓ کو مسلمان کیا اسوقت تک صرف چالیس پچاس کے قریب مسلمان ہوئے تھے۔

کعبہ میں جاکر نماز پڑھی

حضرت عمرؓ نے مسلمان ہوتے ہی رسول اللہؐ سے عرض کی کہ اب چھپکر نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ چلیے کعبہ میں چلکر نماز پڑھیے۔ یہ کہکر تلوار کھینچ لی اور رسول اللہؐ کے آگے آگے کعبہ میں گئے۔ کہتے جاتے تھے۔ عمرؓ مسلمان ہو گیا ہے اب جو رسول اللہؐ کی مخالفت کریگا یہ تلوار اسکا سر اڑا دیگی۔ اسکے بعد سب نے کعبہ میں نماز پڑھی۔

محاصرہ کی تجویز

حضرت امیر حمزہؓ اور حضرت عمرؓ کے مسلمان ہوجانے اور نجاشی بادشاہ حبش کی حمایت کرنے سے مکہ کے کافروں کو بہت غصہ آیا اور انہوں نے رسول اللہؐ کے خلاف ایک بڑی سازش کرنی شروع کی اور اس سازش میں یہ قرار پایا۔ کہ رسول اللہؐ اور انکے خاندان کو ایک جگہ قید کر دیا جائے تاکہ وہ اور کسی کو مسلمان نہ کرسکیں۔

بائی کاٹ

کافروں نے خاص جلسہ کرکے فیصلہ کیا کہ کوئی شخص خاندان بنی ہاشم سے قرابت نہ کرے اور نہ اُن کے ہاتھ کچھ بیچے نہ اُن سے کچھ خریدے۔ نہ اُس خاندان کو کھانے پینے اور پہننے کا کوئی سامان دیا جائے جب تک یہ خاندان محمدؐ کو قتل کے لئے ہمارے حوالہ نہ کردے۔

عہدنامہ لکھا گیا

آخر کافروں کی طرف سے منصور بن عکرمہ نے ایک عہدنامہ لکھا جس میں یہ سب شرطیں تھیں جنکا اوپر ذکر کیا گیا اور پھر اُس عہدنامہ کو کعبہ کے دروازہ پر لٹکا دیا گیا تاکہ سب لوگوں کو اس عہدنامہ کا علم ہوجائے۔ چنانچہ رسول اللہؐ اور سب مسلمانوں اور بنی ہاشم کو بھی اس عہدنامہ کی خبر ہوگئی۔

بنی ہاشم کا مشورہ

رسول اللہؐ کے چچا حضرت ابوطالب نے اپنے خاندان کو جمع کرکے مشورہ کیا تو سوائے ابولہب کے سب بنی ہاشم نے رائے دی کہ اگرچہ ہم نے محمدؐ کا دین قبول نہیں کیا ہے لیکن یہ نہیں ہوسکتا کہ اپنے خاندان کے ایک آدمی کو دشمنوں کے حوالہ کردیا جائے کہ وہ اُسکو مارڈالیں۔ حضرت ابوطالب نے اس رائے کو پسند کیا۔

حضرت حمزہؓ کی تقریر

رسول اللہؐ کے چچا حضرت حمزہؓ نے کھڑے ہو کر کہا - اگرچہ میں مسلمان ہو گیا ہوں لیکن مسلمان نہ بھی ہوتا تب بھی میں بنی امیہ کی اس شرارت کا مقابلہ کرتا جو انہوں نے میرے خاندان بنی ہاشم کے خلاف کی ہے - میں جانتا ہوں کہ بنی اُمیہ کا شریر ابو سُفیان اس تجویز کا سرغنہ ہے اور ابوجہل بھی اس کا بانی ہے -

ابو لہب کی تقریر

رسول اللہؐ کے دشمن چچا ابولہب نے کہا بے شک بنی اُمیہ ہمارے دشمن ہیں اور یہ بھی ٹھیک ہے کہ ابو سفیان اس تجویز کا سرغنہ ہے - لیکن تم لوگ محمدؐ کو کیوں نہیں روکتے کہ وہ پیغمبری کا دعوٰی چھوڑ دے اور بتوں کو بُرا نہ کہے تاکہ سارا خاندان ایک آدمی کی وجہ سے مصیبت میں نہ پڑے - مگر سب لوگوں نے ابولہب کی مخالفت کی -

حضرت ابو طالب کی تقریر

حضرت ابو طالب نے فرمایا محمدؐ میرا بیٹا ہے اور میرا دوسرا بیٹا علیؓ بھی اسکے ساتھ ہے اور بھائی حمزہؓ بھی اُسکے ساتھ ہے - بیٹے اور دوسرے بنی ہاشم نے محمدؐ کے دین کو قبول نہیں کیا لیکن اگر یہ دین ہمارے دادا ابراہیمؑ کا دین ہے تو ہمیں اُس کو قبول کر لینا چاہئے اور یہ نہ ہو تب بھی ہم محمدؐ کو نہیں چھوڑ سکتے -

ابوطالب کا درہ

آخر حضرت ابوطالب رسول اللہؐ اور سب بنی ہاشم کو لیکر شعب ابوطالب میں چلے گئے جو پہاڑ کا ایک درہ تھا اور بنی ہاشم کی موروثی جگہ تھی۔ اور مکّہ کے کافروں نے چاروں طرف سے اس درہ کا محاصرہ کرلیا تاکہ رسول اللہؐ اور بنی ہاشم کو کھانے پینے کی کوئی چیز نہ پہنچ سکے۔

تین برس کا محاصرہ

رسول اللہؐ اور سب بنی ہاشم اس درہ میں تین برس تک قید رہے اور تین سال تک کھانے پینے کی کوئی چیز درہ کے اندر نہ جاسکی۔ حضرت ابوطالب نے کھانے پینے کا جو سامان درہ کے اندر جمع کرلیا تھا وہی تین برس تک کام دیتا رہا مگر آخر میں رسول اللہؐ اور بنی ہاشم کو بڑی مصیبت کا سامنا ہوا۔

بچّے بھوکے روتے تھے

محاصرہ کی قید میں جب کھانے کو کچھ بھی باقی نہ رہا تو درختوں کی پتیاں اور طلح گھاس کی پتیاں کھا کھا کر زندگی بسر کرتے تھے اور سوکھے ہوئے چمڑے پانی میں اُبال کر کھاتے تھے اور بچّے بھوک سے تمام رات روتے تھے۔ عورتیں اور مرد اور بچّے سب ہی اس مصیبت میں مبتلا تھے۔

صورتیں پہچانی مشکل تھیں

محاصرہ کی قید میں رسول اللہؐ اور بنی ہاشم بھوک کے صدمے اُٹھاتے اُٹھاتے اتنے کمزور ہو گئے تھے کہ کسی کی صورت نہیں پہچانی جاتی تھی مگر ایک آدمی بھی ایسا نہ تھا جس نے اس تکلیف سے عاجز ہو کر کفار کی اطاعت کا ارادہ کیا ہو۔ سب ہی اپنی بات پر قائم تھے۔

حضرت ابُو طالِب کا جوش

ایک رات حضرت ابوطالب نے اپنے خاندان کی عورتوں اور مردوں کے سامنے کہا کہ ہماری قید کو تین سال ہو گئے ہیں۔ ہمارا کھانا پانی اور ہر چیز بند کر دی گئی ہے اور اب ہم سب کے مرنے کا وقت قریب آ گیا ہے۔ تو کیا تم میں کوئی آدمی ایسا ہے جو تین سال کے بعد محمدؐ کو دشمنوں کے حوالہ کرنا چاہتا ہو؟

بنی ہاشم کی مردانگی

ناتوان اور کمزور بنی ہاشم نے جواب دیا ہم سب طرح کی تکلیف برداشت کر سکتے ہیں مگر بچوں کا رونا ہم سے برداشت نہیں ہوتا۔ اب موت قریب آ گئی ہے اور وہ ہماری اس تکلیف کو ختم کر دے گی مگر ہم میں سے ایک آدمی بھی ایسا نہیں ہے جو تکلیف سے گھبرا کر محمدؐ کو دشمنوں کے حوالہ کر دے۔

ابوسفیان کی خوشی

جس طرح ابوسفیان کے پوتے یزید کی فوج کربلا کے میدان میں رسول اللہؐ کے نواسہ حضرت امام حسینؑ کے بچّوں کے رونے کی آوازوں سے خوش ہوتی تھی جبکہ وہ بھوک پیاس سے روتے تھے۔ اسی طرح ابوسفیان بھی بنی ہاشم کے بچوں کے رونے کی آوازیں سُنکر خوش ہوتا تھا اور کہتا تھا کہ اب یہ سب مر جائیں گے۔

رسول اللہؐ کے بچّوں کا صبر

اس تین برس کی قید میں رسول اللہؐ کی بیوی حضرت خدیجہ رضؓ اور اُن کے بچّوں کو بھی بہت تکلیف ہوئی مگر انہوں نے کبھی بے صبری ظاہر نہیں کی حضرت فاطمہ رضؓ نو سال کی تھیں مگر وہ بھی اپنے ماں باپ کے ساتھ نہایت صبر سے بھوک پیاس کو برداشت کر رہی تھیں اور کبھی روٹی کے لئے ضد نہ کرتی تھیں۔

رسول اللہؐ کی مشغولی

تین سال کے اس محاصرہ میں رسول اللہؐ روزانہ مسلمانوں کو جمع کرکے جو سب آپ کے ساتھ درہ میں قید تھے۔ اسلام کی تعلیم دیتے رہتے تھے اور رات دن آپکی مجلس ہوتی رہتی تھی اور قرآن مجید بھی نازل ہوتا رہتا تھا اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے رسول اللہؐ کو صبر کی تاکید کیجاتی تھی کہ آسانی کا وقت قریب ہے۔ گھبراؤ نہیں۔

ظلم کا قلعہ ٹوٹ گیا

تین سال کے بعد ظلم کا یہ قلعہ خود بخود ٹوٹ گیا اور کافروں میں جو لوگ رحم دل تھے انہوں نے بڑے بڑے سرداروں سے کہا کہ یہ ظلم حد سے بڑھ گیا ہے کہ بنی ہاشم بھوک پیاس سے مرنے کے قریب ہو گئے ہیں اور اُن کے بچے رات دن روتے ہیں اس واسطے اس قید کو توڑ دینا چاہیے۔

چند رحمدل کافر

آخر عبدالمطلب کے نواسہ زبیر اور ایک دوسرے سردار ہشام ملکر مطعم بن عدی کے پاس گئے اور بختری اور ابن ہشام اور زمعہ بن اسود نے بھی ساتھ دیا۔ اور زبیر نے اہل مکہ کو مخاطب کر کے بنی ہاشم کی حمایت میں ایک دردناک تقریر کی اور کہا کہ عہدنامہ کو چاک کر دینا چاہیے۔ ابوجہل نے جواب دیا کس کی مجال ہے جو عہدنامہ کو ہاتھ لگائے۔

عہدنامہ چاک کر دیا

ابوجہل کی بات سنکر مطعم بن عدی نے کہا۔ دیکھو! میں چاک کرتا ہوں۔ اس کے بعد انہوں نے آگے بڑھکر کعبہ کے دروازہ سے عہدنامہ کو اُتار لیا اور اُسکو پھاڑ کر پھینکدیا۔ ابوجہل اور ابوسفیان دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے اور کچھ نہ کرسکے کیونکہ مطعم کے ساتھ بہت سے سردار تھے۔

بنی ہاشم کو قید سے نکالا

عہدنامہ چاک کر کے رحمدل کفار ہتھیار باندھ باندھ کر بنی ہاشم کے پاس گئے اور ان سب کو قید سے نکال کر لائے اور بنی ہاشم اپنے اپنے گھروں میں آکر آباد ہوئے اور تین برس کا بائیکاٹ سنہ ۱۰ نبوی میں ختم ہو گیا۔ جو سنہ ۷ نبوی میں شروع ہوا تھا۔

تین برس کی تفصیل

محاصرہ کے ان تین سالوں میں جو کچھ ہوا اُس کا مجمل ذکر اوپر بیان کر دیا گیا ہے مگر اتنا اور بیان کیا جاتا ہے کہ بعض روایات یہ ہیں کہ معراج بھی اسی محاصرہ کے زمانہ میں ہوئی تھی۔ مگر تحقیق یہ ہے کہ معراج سنہ ۱۱ نبوی کے شروع یا سنہ ۱۰ نبوی کے آخر میں ہوئی تھی اور پانچ وقت کی نمازیں بھی معراج ہی کے وقت فرض ہوئی تھیں۔

سات سے نو تک

جب یہ معلوم ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبوت کے ساتویں سال میں شعب ابوطالب میں محصور ہوئے تھے اور یہ محاصرہ تین سال رہا یعنی سنہ ۷ نبوی اور سنہ ۸ نبوی اور سنہ ۹ نبوی محاصرہ میں گزرا تو اب سیرت نبویؐ کا تذکرہ سنہ ۱۰ نبوی سے شروع ہوتا ہے جو یہ ہے۔

معراج

عربی زبان میں معراج عروج اور بلند ہونے کو کہتے ہیں۔ اُردو میں بھی ترقی اور عروج کا مطلب ادا کرنا ہو تو معراج کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محاصرہ کی تکلیف اُٹھا چکے تو خدا نے اُن کو اپنی ملاقات کے لئے آسمان پر بُلایا۔ اسی کو معراج کہتے ہیں۔

ایک بُڑھیا کی مدد

جب رات کو معراج ہوئی اس کی صبح کو بہت اندھیرے سے رسول اللہ ؐ کعبہ میں نماز کیلئے گئے تو راستہ میں ایک بُڑھیا عورت ملی جو روتی ہوئی جارہی تھی۔ آپؐ نے رونے کی وجہ پوچھی اُسنے کہا میں ایک یہودی کا آٹا پیستی ہوں۔ بخار کے سبب دیر ہوگئی وہ مجکو ماریگا اس ڈر سے روتی ہوں۔

بُڑھیا کا بوجھ اُٹھالیا

رسول اللہ ؐ نے بُڑھیا کا بوجھ اپنے کندھے پر رکھ لیا اور فرمایا تو نہ رو۔ میں یہودی سے تیری سفارش کرنے چلتا ہوں جب رسول اللہ ؐ یہودی کے پاس گئے تو اُس سے کہا یہ عورت بیمار ہوگئی تھی۔ اسپر سختی نہ کر۔ یہ غریب ہے اور عورت ہے۔ اسکے بدلہ میں سزا کے لئے حاضر ہوں۔

کیا تم آسمان پر گئے تھے؟

یہودی نے حیران ہو کر رسول اللہؐ کی باتیں سنیں پھر کہا کیا تم آج رات کو آسمان پر گئے تھے اور خدا سے ملے تھے؟ رسول اللہؐ نے فرمایا "ہاں! مگر تجھکو کیونکر معلوم ہوا۔ میں نے تو اب تک کسی سے نہیں کہا" یہودی مسلمان ہو گیا اور کلمہ پڑھکر کہا۔ میری آسمانی کتاب میں یہ لکھا ہے کہ آخری زمانہ کا پیغمبر معراج سے آ کر ایک بڑھیا کی مدد کرے گا۔

کعبہ میں ابوجہل ملا

یہودی مسلمان ہو گیا اور اُس نے بڑھیا کی خطا معاف کر دی تو رسول اللہؐ کعبہ میں آئے اور نماز پڑھی۔ وہاں ابوجہل ملا اور اُس نے ہنسکر کہا۔ کہو محمدؐ! آج رات کو بھی کوئی وحی آئی؟ رسول اللہؐ نے معراج کا حال بیان کیا تو ابوجہل بہت ہنسا اور کہا تم جھوٹے ہو اور یہ بات عقل کے خلاف ہے۔

حضرت ابوبکرؓ ملے

ابوجہل سیدھا حضرت ابوبکرؓ کے پاس گیا اور کہا۔ تمہارا دوست محمدؐ دیوانہ ہو گیا ہے۔ کہتا ہے میں بیت المقدس گیا پھر ساتوں آسمانوں پر گیا پھر عرش پر گیا۔ خدا سے ملا۔ جنت دوزخ دیکھی اور فوراً گھر میں آ گیا اور بستر گرم تھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا وہ جو کچھ کہتے ہیں ٹھیک ہے۔ میں اُنکو سچا سمجھتا ہوں۔

حضرت ابوطالب کی بیماری

اسی سال حضرت ابوطالب بہت سخت بیمار ہوئے۔ رسول اللہؐ اور حضرت علیؓ رات دن خدمت کرتے تھے۔ اور رسول اللہؐ کی بیوی حضرت خدیجہ رضؓ بھی خدمت کرتی تھیں۔ اور حضرت ابوطالب ان کی خدمت سے بہت خوش ہوتے تھے اور دعائیں دیتے تھے۔

حضرت ابوطالب کی وفات

بیماری حد سے بڑھ گئی۔ سب سردار جمع ہو گئے تو ابوجہل وغیرہ سردار بھی آئے۔ رسول اللہؐ نے چچا سے کہا۔ کلمہ پڑھ لیجئے۔ ابوجہل نے مخالفت کی مگر حضرت ابوطالب کے ہونٹ ہلے حضرت عباسؓ نے کان لگا کر سنا اور کہا اے محمدؐ! میرے بھائی وہی پڑھ رہے ہیں جو تم نے کہا تھا حضرت عباسؓ اسوقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔

ابھی اور آزمایا جائے گا

رسول اللہؐ کو اپنے پالنے والے اور حمایت کرنیوالے چچا کی وفات کا بہت صدمہ ہوا۔ اور آپ رونے لگے تو خدا نے وحی بھیجی کہ اے محمدؐ! ابھی تو اور آزمایش ہونے والی ہے۔ صبر کر اور امتحان میں پورا رہ تاکہ میری رضا تجھ کو حاصل ہو۔

حضرت خدیجہؓ کی بیماری

حضرت ابوطالب کی وفات کے بعد حضرت خدیجہ رضؓ بھی بیمار ہوئیں اور رسول اللہؐ نے اپنی محرمِ راز خدمتگزار بیوی کے علاج اور تیمارداری میں بہت محنت کی۔ حضرت خدیجہ رضؓ کی لڑکیاں اور لڑکا ہند اور غلام بھی رات دن خدمت میں مصروف رہتے تھے مگر وقت آچکا تھا کچھ فائدہ نہ ہوا۔

چل بسیں

آخر حضرت خدیجہ رضؓ دُنیا سے رخصت ہوئیں۔ رسول اللہؐ کو بہت صدمہ ہوا اور آپ نے خود قبر میں اُتر کر ان کو دفن کیا۔ ان کی عمر ۶۵ سال کی تھی۔ مقام حجون میں دفن ہوئیں۔

رسول اللہؐ کو چچا اور رفیق زندگی بیوی کے مرنے سے بہت صدمہ ہوا۔

طائف میں تبلیغ

ان غمناک واقعات کے بعد رسول اللہؐ مکہ سے طائف میں گئے اور وہاں کے سرداروں کو اسلام کی تبلیغ کی مگر انھوں نے بہت بُرا سلوک کیا اور بہت سخت جواب دیئے اور طائف کے بدمعاش اور شریر لڑکے پتھر مارنے لگے اور آپ وہاں سے مایوس ہو کر چلے آئے۔

حج میں تبلیغ

نبوت کے بعد رسول اللہ ؐ ہر سال حج کے موقعہ پر قبائل عرب کو اسلام کی تبلیغ کرتے تھے۔ صرف تین سال جبکہ آپ محاصرہ میں تھے یہ تبلیغ نہیں ہو سکی تھی۔ اب کے حج کا موسم آیا تو آپ نے پھر تمام قبائل عرب کے پاس جا کر تبلیغ کی مگر کسی نے اسلام قبول نہ کیا بلکہ ہنسی مذاق کرتے رہے۔

قبائل کی رائے

جب رسول اللہ ؐ قبائل عرب کے پاس جا کر اسلام کی تبلیغ کرتے تھے اور انکو قرآن سناتے تھے تو سب کہتے تھے کہ یہ عجیب کلام ہے اور یہ انسانی کلام نہیں معلوم ہوتا مگر مسلمان ہونیسے انکار کردیتے تھے اور کہتے تھے کہ باپ دادا کا دین اتنی جلدی چھوڑ دینا آسان نہیں ہے۔

رسول اللہ ؐ پر ظلم

حضرت ابو طالب کی وفات ہو جانے کے بعد کافر سرداروں نے رسول اللہ ؐ کو بھرستانا شروع کیا۔ ابولہب اور اسکی بیوی راستہ میں کانٹے بچھاتے اور دوسرے کافروں کے ساتھ ملکر نماز کی ہنسی اڑاتے۔ سجدہ میں آپکی پیٹھ پر اونٹ کی اوجھڑی لا کر ڈالدیتے تھے۔ گلے میں چادر ڈالکر گلا گھونٹتے تھے۔

جادو سے ڈرتے تھے

مکہ کے کافروں کا خیال تھا کہ رسول اللہؐ کو جادو آتا ہے اسواسطے جب وہ آپ پر کوئی ظلم کرتے تو آپکا منھ بند کر دیتے تھے۔ اس ڈر سے کہ حضرتؐ انپر جادو نہ کردیں۔ جب رسول اللہؐ زور سے قرآن پڑھتے تو کافر کانوں میں انگلیاں دے لیتے اور خوب غل مچاتے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ قرآن ہی جادو ہے۔

عقبہ کی شرارت

ایک روز رسول اللہؐ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ کافر نے ابوجہل کے کہنے سے اونٹ کی اوجھڑی آپکی گردن پر لاکر ڈال دی اور پھر سب ملکر قہقہے لگانے لگے۔ رسول اللہؐ کی بیٹی حضرت فاطمہؓ جو اسوقت گیارہ سال کی تھیں گھر سے باہر آئیں اور اوجھڑی کو آپ کے اوپر سے اُتارا۔

گیارہویں سال کی مصروفیت

نبوت کا گیارہواں سال اسی تبلیغ اور وعظ میں گزرا اور ہر طرح کی سختیاں اور زیادتیاں رسول اللہؐ اور مسلمانوں نے برداشت کیں مگر اپنے کام سے باز نہ آئے۔ کفار میں اسلام کا اثر بہت تھوڑا ہوتا تھا مہینہ میں دو تین آدمیوں سے زیادہ اسلام قبول نہ کرتے تھے اور اسلام قبول کرنیوالے بھی عموماً غریب اور کمزور لوگ ہوتے تھے۔

یثرب کا قافلہ

اس سال مدینہ کے باشندوں کا ایک قافلہ حج کرنے آیا۔ مدینہ کا اصلی نام یثرب تھا۔ جب رسول اللہؐ ہجرت کرکے اس شہر میں گئے تو اس کا نام مدینہ مشہور ہوگیا۔ اس سال بھی رسول اللہؐ حسب عادت سب قبائل کے پاس اسلام کی تبلیغ کیلئے جاتے تھے اور اسی سلسلہ میں یثرب والوں کے پاس بھی گئے۔

مدینہ والوں کو معلوم تھا

مدینہ میں دو قبیلے آباد تھے۔ ایک کا نام اوس تھا اور دوسرے کا نام خزرج اور ان دونوں میں بہت عداوت تھی اور یہ دونوں یہودیوں سے سنتے رہتے تھے کہ آخری زمانہ کا پیغمبر آنے والا ہے اور جب پیغمبر آئیگا تو یہودی کہتے تھے کہ ہم تم سب کو مغلوب کرلیں گے کیونکہ وہ ہماری حمایت کرے گا۔

اسلام قبول کرلیا

مدینہ والوں نے ایک تو یہودیوں کے اندیشہ سے دوسرے کچھ مسلمانوں کی ترغیب سے اور تیسرے قرآن مجید سُنکر فیصلہ کرلیا کہ محمد اللہ کے رسولؐ ہیں اور ہم کو مسلمان ہو جانا چاہیئے۔ چنانچہ اُن میں سے اکثر مسلمان ہوگئے اور رسول اللہؐ سے عرض کی کہ ایک آدمی ہمارے شہر میں بھیجئے جو ہم سب کو اسلام کی تعلیم دے۔

مصعب بن عمیرؓ

رسول اللہؐ نے حضرت ہاشم کے پوتے مصعب بن عمیر رضؓ کو جو بہت اچھے واعظ اور اچھے قاری مسلمان تھے مدینہ بھیجا۔ اور وہاں اُن کی تقریروں کا ایسا اثر ہوا کہ سوائے چند لوگوں کے باقی سب مدینہ والے مسلمان ہو گئے اور انہیں اسلام کی ایسی زندگی نظر آنے لگی جسکو دیکھکر ہر ایک کو مسلمان ہونے کی ترغیب ہوتی تھی۔

بہتّر آدمی

اس سال حج کے موقعہ پر بہتّر آدمی مدینہ سے آئے اور انہوں نے منےٰ کے مقام عقبہ میں رسول اللہؐ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ اسوقت رسول اللہؐ کے ساتھ انکے چچا حضرت عباسؓ بھی تھے جو اگرچہ مسلمان نہیں ہوئے تھے لیکن انہوں نے مدینہ والوں سے کہا کہ تم بیعت کرنیسے پہلے اچھی طرح سمجھ لو کہ رسول اللہؐ کے ہزاروں دشمن ہیں۔

ہم تلواروں کی گود میں پلے ہیں

مدینہ والوں نے حضرت عباسؓ کو جواب دیا ہم تلواروں کی گود میں پلے ہیں آپ اطمینان رکھئے۔ اگر رسول اللہؐ ہمارے شہر میں آجائینگے تو ہم اُنکی حمایت میں اپنا سب کچھ قربان کردینگے اور ہم تمام دُنیا کا مقابلہ کرسکیں گے کیونکہ خدا اور اُس کے رسولؐ کی قوت ہمارے ساتھ ہوگی۔

تمہارا خون میرا خون

مدینہ کے ایک شخص نے کہا۔ یا رسول اللہؐ! ہم یہودیوں اور سب عرب کافروں اور تمام دُنیا کے کافروں کا مقابلہ کرنے کو تیار ہیں لیکن یہ بتائیے کہ جب آپ کی قوت بڑھ جائے گی تو کیا آپ ہم کو چھوڑ کر پھر مکہ میں چلے آئیں گے؟ رسول اللہؐ نے مسکرا کر فرمایا نہیں۔ تمہارا خون میرا خون ہے۔ تم جہاں ہو میں تمہارا ہوں میں ہمیشہ تمہی میں رہونگا

بارہ نقیب

پھر رسول اللہؐ نے مدینہ کے مسلمانوں میں سے بارہ آدمی چُن لئے اور اُنکو اپنا نقیب بنایا کہ تم مدینہ میں جا کر میری طرف سے لوگوں سے بیعت لو اور اُن کو مسلمان کرو چنانچہ ان بارہ نقیبوں نے مدینہ میں جا کر سارے شہر کو مسلمان کر لیا۔ اور اسلام کو مدینہ میں بڑی قوت حاصل ہو گئی۔

کفّار کا جوش

جب مکہ کے کافروں کو معلوم ہوا کہ سب مدینہ والے مسلمان ہو گئے تو اُن کو بہت جوش آیا اور اُن سب نے مِل کر مشورہ کیا کہ اب محمدؐ کو قتل کر ڈالنا چاہئے۔ ہر قبیلہ کا ایک ایک آدمی چُنا جائے اور سب مل کر محمدؐ کو قتل کریں تاکہ محمدؐ کا خاندان ایک قبیلہ سے خون کا بدلہ نہ مانگ سکے

ہجرت کا حکم

کافروں نے جب یہ مشورہ کیا تو اللہ تعالےٰ نے رسول اللہؐ کو وحی کے ذریعہ حکم دیا کہ تم مکہ چھوڑ کر مدینہ چلے جاؤ مگر اپنے بیوی بچوں کو مکہ میں چھوڑ جاؤ۔ اکیلے جاؤ۔ ایک آدمی کو ساتھ لیجاؤ۔ اللہ کا یہ حکم سنکر رسول اللہؐ اپنے دوست حضرت ابوبکرؓ کے پاس گئے اور انکو یہ حکم سنایا اور فرمایا تم میرے ساتھ چلو۔

حضرت ابوبکرؓ کی تیاری

حضرت ابوبکرؓ اس خبر سے بہت خوش ہوئے اور انہوں نے شکریہ ادا کیا کہ رسول اللہؐ نے اپنی رفاقت کے لئے انکا انتخاب کیا۔ حضرت ابوبکرؓ کی بیوی اور لڑکی نے سفر کا ناشتہ تیار کیا اور چپ چاپ تیاریاں کیں تاکہ دشمنوں کو اس سفر کا حال معلوم نہ ہو جائے۔

امانتیں

رسول اللہؐ کو زیادہ فکر ان امانتوں کا تھا جو کفار نے آپکے پاس رکھوائی تھیں کیونکہ کفار ایک طرف تو رسول اللہؐ پر ظلم کرتے تھے اور دوسری طرف اپنی قیمتی امانتیں بھی رسول اللہؐ کے پاس رکھواتے تھے اور کہتے تھے کہ محمدؐ سے بڑھکر ہماری قوم میں کوئی امانت دار آدمی نہیں ہے جسکے پاس ہم امانت رکھوائیں۔

حضرت علیؓ کو حکم

رسول اللہ ؐ نے حضرت ابوبکرؓ سے بات چیت کرنیکے بعد اپنے بھائی حضرت علیؓ کو بلایا اور اُن سے فرمایا مجھے ہجرت کا حکم ہوگیا ہے ۔ میرے پاس لوگوں کی امانتیں ہیں ۔ تم وہ امانتیں اپنے پاس رکھو اور رات کو میرے بستر پر سو جاؤ تاکہ کفار میرے سفر سے واقف نہ ہونے پائیں حضرت علیؓ نے اس حکم کو قبول کرلیا ۔

موت سے نہ ڈرے

حضرت علیؓ کی یہ بہادری ہر شخص مانتا ہے کہ وہ موت سے نہیں ڈرے اور رات کو رسول اللہ ؐ کے بستر پر سو گئے حالانکہ اُنکو معلوم تھا کہ دشمنوں نے رسول اللہ ؐ کے مکان کو گھیر رکھا ہے اور وہ صبح مکان کے اندر گھس کر رسول اللہ ؐ کو قتل کرنا چاہتے ہیں اور اگر میں رسول اللہ ؐ کے بستر پر سوؤنگا تو وہ مجھکو قتل کر ڈالیں گے ۔

ہجرت کی رات

رسول اللہ ؐ سفر کی تیاریاں کر چکے تو شام کو حسب معمول اپنے گھر میں آکر سو گئے ۔ آپ نے دیکھا کہ مکان کے چاروں طرف کافروں نے پہرہ لگا رکھا ہے مگر آپ جانتے تھے کہ کفار رات کے وقت کسی دشمن کے گھر میں گھس کر قتل کرنا معیوب سمجھتے ہیں اس واسطے وہ رات کو حملہ نہیں کریں گے ۔

حضرت علیؓ سے رخصت

جب آدھی رات گزر گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے اور انہوں نے حضرت علیؓ کو جگایا اور اُن کو سینہ سے لگایا اور پیشانی کو چوما۔ پھر فرمایا " میرے پلنگ پر سو جاؤ اور میری چادر اوڑھ لو میں یہاں خدا کو تمہارے ساتھ چھوڑتا ہوں "۔ یہ کہہ کر دروازہ کے باہر آئے۔

رسول اللہؐ کا معجزہ

جب رسول اللہؐ اپنے مکان کے دروازہ پر آئے تو آپؐ نے دیکھا۔ کفار کے بڑے بڑے سردار تلواریں لئے ہوئے بیٹھے ہیں۔ آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور کچھ دیر کافروں کی طرف دیکھتے رہے پھر جھک کر زمین سے دونوں مٹھیوں میں مٹی اُٹھائی اور کافروں کے اوپر ڈال دی اور اطمینان کے ساتھ کافروں کے بیچ سے اندر چلے گئے۔

وہ سو گئے تھے

جن لوگوں کی عقل میں معجزہ کی بات نہیں آتی وہ کہتے ہیں کافر سو گئے تھے۔ لیکن وہ یہاں سونے کے لئے نہیں آئے تھے بلکہ ایک بڑے کام کے لئے آئے تھے اور پوری طرح بیدار تھے مگر خدا نے اپنے رسولؐ کا یہ معجزہ دکھایا کہ وہ دشمنوں کے بیچ میں سے نکل کر چلے گئے اور کوئی اُنکو نہ دیکھ سکا خود کافروں نے کہا ہم جاگ رہے تھے مگر ہم نے اُنکو نہیں دیکھا۔

حضرت علیؓ پر تلواریں

صبح ہوئی تو کافر رسول اللہؐ کے مکان میں گھس گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہؐ چادر اُوڑھے ہوئے سوتے ہیں۔ تلواریں کھینچ لیں اور سب نے ایک دم وار کرنا چاہا کہ حضرت علیؓ نے اپنے چہرہ سے چادر ہٹا کر دیکھا کہ چاروں طرف ننگی تلواریں کھنچی ہوئی ہیں۔ وہ مسکرائے اور انہوں نے پھر چادر اوڑھ لی۔

چادر اُتار لی

کفار نے حضرت علیؓ کا چہرہ دیکھا تو وہ بہت حیران ہوئے اور انہوں نے کہا۔ محمدؐ نے جادو کے زور سے اپنی صورت بدل لی ہے یہ کہکر انہوں نے حضرت علیؓ کی چادر کھینچ لی اور جب دیکھا کہ رسول اللہؐ نہیں ہیں تو انہوں نے بہت غصہ سے کہا۔ بتا! محمدؐ کہاں ہیں؟ حضرت علیؓ نے فرمایا۔ وہ چلے گئے۔

کہاں چلے گئے؟

مکہ والوں نے پوچھا۔ محمدؐ کہاں چلے گئے؟ حضرت علیؓ نے فرمایا۔ جہاں اُنکو جانا چاہیئے تھا۔ کفار نے کہا کہاں جانا چاہیئے تھا؟ حضرت علیؓ نے فرمایا۔ جہاں وہ گئے ہیں۔ اس سے اُنکو بہت غصہ آیا اور انہوں نے حضرت علیؓ کو قتل کرنا چاہا۔ مگر بعض سرداروں نے کہا۔ علیؓ کے قتل کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔

غارِ ثور

رسول اللہؐ حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ روانہ ہو کر غارِ ثور میں تشریف لے گئے جو مکہ سے تین میل داہنی جانب پہاڑ کی چوٹی پر ہے۔ اس پہاڑ کی چڑھائی ایک میل اونچی ہے۔ سمندر یہاں سے دکھائی دیتا ہے۔ اس غار کے اندر رسول اللہؐ اور حضرت ابوبکرؓ تین دن پوشیدہ رہے۔

غار میں کھانا

لکھا ہے حضرت ابوبکرؓ کے جوان بیٹے عبداللہؓ اور بڑی بیٹی حضرت اسماءؓ گھر سے کھانا پکا کر پوشیدہ طریقہ سے غار کے اندر پہنچا دیتی تھیں اور حضرت ابوبکرؓ کا غلام بکریاں لا کر دودھ پلا جاتا تھا اور حضرت کو غار کے اندر حضرت ابوبکرؓ کی وجہ سے کسی قسم کی تکلیف نہیں تھی۔

غار کے دہانہ پر آگئے

مکہ کے کافر رسول اللہؐ کی تلاش میں جگہ جگہ سرگرداں پھر رہے تھے وہ غارِ ثور پر بھی آئے۔ یہاں تک کہ غار کے دہانہ تک پہنچ گئے مگر معجزہ سے ایسے اندھے ہوئے کہ ان کو غار کے اندر بیٹھے ہوئے آدمی نظر نہ آئے۔ حالانکہ رسول اللہؐ اور حضرت ابوبکرؓ سامنے بیٹھے تھے۔

ڈرو نہیں خدا ہمارے ساتھ ہے

قرآن مجید میں ذکر ہے کہ جب کافر غار کے دہانہ پر آگئے تو حضرت ابوبکرؓ گھبرائے۔ اُس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ڈرو نہیں! خدا ہمارے ساتھ ہے!" غیر قوم کے مؤرخ حیران ہوتے ہیں کہ ایسے خطرہ کی حالت میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس قدر مطمئن تھے۔

اِسلام کی پہلی مسجد

غار ثور سے روانہ ہوئے۔ مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر ایک مقام قباء ہے جہاں انصار کے کچھ خاندان رہتے تھے۔ پہلے یہاں قیام کیا اور ان خاندانوں نے بڑے جوش خروش سے استقبال کیا اور خوب مہمانداری کی۔ رسول اللہ ﷺ نے یہاں ایک مسجد بھی بنائی جو اسلام کی پہلی مسجد تھی۔

چودہ دن کا قیام

رسول اللہ ﷺ قباء میں چودہ روز ٹھہرے رہے اور جب مسجد تیار ہو گئی تو اس کے بعد مدینہ شریف کی طرف روانہ ہوئے۔ چودہ روزہ قیام کی حالت میں مدینہ کے باشندے اور اطراف کی آبادیوں کے رہنے والے جوق جوق رسول اللہ ﷺ کے پاس آتے تھے اور آپ کی تعلیم سے فیض حاصل کرتے تھے۔

مزدور بنکر کام کیا

رسول اللہؐ دونوں جہان کے بادشاہ تھے مگر قباؔ میں جب پہلی مسجد بننی شروع ہوئی تو آپ نے خود مزدور بن کر کام کیا۔ بھاری بھاری پتھر اپنے کندھے پر اُٹھاتے تھے اور دیوار میں جا کر لگاتے تھے۔ اگرچہ انصار بعض کرتے تھے کہ آپ نہ اُٹھایئے مگر آپ برابر کام کرتے رہے۔

مزدُوروں کا گانا

مزدوروں میں عبداللہ بن رواحہ ایک شاعر بھی تھے۔ وہ اپنے اشعار تھکن مٹانے کے لئے گاتے جاتے تھے تو دوسرے صحابہؓ بھی اُنکی آواز میں آواز ملاتے تھے۔ رسول اللہؐ بھی آخری قافیہ میں اپنی آواز ملا دیتے تھے گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انصار کے ہو گئے تھے اور انصار کو اپنا بنا لیا تھا۔

مزدُوروں کا گیت

وہ گیت جو عبداللہ بن رواحہ نے اس موقعہ پر تصنیف کیا تھا۔ یہ ہے :۔

اَفْلَحَ مَنْ یُّعَالِجُ الْمَسَاجِدَا ۔ وَ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ قَآئِمًا وَّ قَاعِدًا ۔ وَلَا یَبِیْتُ الَّیْلَ عَنْهُ رَاقِدًا

"وہ کامیاب ہے جو مسجد بناتا ہے اور اُٹھتے بیٹھتے قرآن پڑھتا ہے اور رات کو جاگتا رہتا ہے" محنت کے وقت گانے سے تکان معلوم نہیں ہوتی۔

ہجری سنہ

قُبا میں داخلہ کے وقت سے ہجری سنہ کا حساب لگایا جاتا ہے جس دن آپ قبا میں داخل ہوئے جُمعرات کا دن، ۸ ربیع الاول ۱۳ نبوی مُطابق ۲۰ ستمبر ۶۲۲ء تھی۔ اور رسول اللہؐ کی عمر پورے ۵۳ سال کی ہوگئی تھی اور نبوت کو تیرہ برس ہوچکے تھے۔

حضرت علیؓ کی آمد

رسول اللہؐ قُبا ہی میں تشریف رکھتے تھے کہ حضرت علیؓ بھی مکہ کی امانتیں ادا کرکے آگئے اور قبا میں رسول اللہ سے مِل گئے۔ حضرت علیؓ چونکہ پیدل آئے تھے اس واسطے بہت تھک گئے تھے اور اُن کے پیروں میں چھالے پڑ گئے تھے۔ تھکن کی وجہ سے قبا کے قریب بیٹھ گئے آگے نہ بڑھا گیا۔

رسُول اللہؐ نے چھالے چُومے

جب رسول اللہؐ کو معلوم ہوا کہ علیؓ آئے ہیں اور بہت تھک گئے ہیں تو آپ خود تیزی کے ساتھ حضرت علیؓ کے پاس تشریف لے گئے اور اُن کو سینہ سے لگایا اور جب دیکھا کہ علیؓ کے پاؤں چھالوں سے بھرے ہوئے ہیں تو آپ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور آپ نے ان چھالوں کو چوما۔

یہ چھالے خدا کے راستہ کے ہیں

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ابوبکر رضؓ نے اور تو نے خدا کے راستہ میں میری رفاقت کا حق ادا کر دیا۔ میں تیرے چھالے اس واسطے چومتا ہوں کہ خدا کے راستہ کی تکلیف تجکو راحت معلوم ہوا اور جو تیرے بعد آنے والے ہیں وہ بھی اس راستہ کی تکلیفوں کو راحت سمجھنے لگیں۔ یہ کہکر رسول اللہ ﷺ آبدیدہ ہو گئے۔

سواری مدینہ چلی

چودہ دن کے بعد رسول اللہ ﷺ کی سواری مدینہ میں داخل ہوئی۔ تمام راستہ اور گلیاں اور مکانوں کی چھتیں آدمیوں سے بھری ہوئی تھیں اور انصار کی لڑکیاں دف بجا بجا کر خیر مقدم کے گیت گا رہی تھیں۔ مدینہ میں آجتک کبھی کسی کا ایسا شاندار استقبال نہیں ہوا تھا۔ ہر چھوٹا بڑا جوش میں دیوانہ بنا ہوا تھا۔

عورتوں کا گانا

جب رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی مدینہ میں داخل ہوئی تو چاروں طرف عورتیں عربی زبان میں یہ گا رہی تھیں:۔
"چاند نکل آیا ہے پہاڑ کی گھاٹیوں سے۔ ہم پر خدا کا شکر واجب ہے۔ ہم نجار کے خاندان کی لڑکیاں ہیں۔ محمدؐ کیسے اچھے ہمسایہ ہیں" دف بجاتی تھیں اور یہ پرجوش گیت گاتی تھیں۔

حضور میرے ہاں ٹھہریئے

رسول اللہ ﷺ اونٹنی پر سوار آبادی کے اندر جا رہے تھے اور جوق جوق لوگ آتے تھے اور دست بستہ عرض کرتے تھے کہ حضور میرے مکان پر ٹھہریئے۔ ہر انصاری کی یہ خواہش تھی کہ رسول اللہ ﷺ میرے مہمان ہوں مگر رسول اللہ ﷺ یہ فرما دیتے تھے کہ میری اونٹنی خدا کے حکم سے جہاں بیٹھ جائیگی میں اُسی کے ہاں ٹھہروں گا۔

حضرت ابُوایوبؓ کی قسمت

آخر اونٹنی حضرت ابوایوبؓ انصاری کے مکان کے سامنے جا کر بیٹھ گئی اور انصار کو حضرت ابُوایوبؓ کی خوش قسمتی پر بڑا رشک ہوا۔ حضرت ابُوایوبؓ رسول اللہ ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلبؓ کے ناموں کے خاندان میں تھے اسواسطے رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی ایک ایسی جگہ ٹھہری جہاں رسول اللہ ﷺ کی قرابت بھی تھی۔

حجروں کی تعمیر

رسول اللہ ﷺ حضرت ابُوایوب انصاریؓ کے مکان پر سات مہینے رہے۔ اس عرصہ میں مسجد نبویؐ اور اس کے آس پاس حجرے تیار ہوگئے تو رسول اللہ ﷺ اُن حجروں میں تشریف لے آئے۔ یہ حجرے بالکل کچے تھے۔ کھجور کے پتے چھتوں پر پٹے تھے اور رسول اللہ ﷺ خود مسجد اور حجروں کی تعمیر میں مزدوروں کی طرح کام کرتے تھے۔

مزدوروں کا رجز

مسجد نبوی کی تعمیر کے وقت جب رسول اللہؐ مزدوروں کے لباس میں کام کرتے تھے تو صحابہؓ ایک رجز خوش الحانی سے پڑھتے تھے اور رسول اللہؐ بھی اُن کے ساتھ آواز ملاتے تھے۔ رجز یہ تھا "اے خدا! کامیابی صرف آخرت کی کامیابی ہے۔ اے خدا! مہاجرین اور انصار کو بخش دے"۔ رسول اللہؐ اکثر اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرتے تھے۔

اہل وعیال کو بلانا

جب حجرے بن گئے تو رسول اللہؐ نے مکہ سے اہل وعیال کو بلا لیا۔ حضرت رقیہؓ اپنے شوہر حضرت عثمانؓ کے ساتھ حبش میں تھیں اور حضرت زینبؓ کے شوہر کافر تھے اُنھوں نے اُن کو نہ آنے دیا۔ فقط حضرت فاطمہ زہراؓ صاحبزادی، اور حضرت سودہؓ اور حضرت عائشہؓ دو بیویاں مکہ سے مدینہ میں تشریف لے آئیں۔

صُفّہ کی تعمیر

مسجد نبویؐ میں ایک چبوترہ بنایا گیا جس کی چھت بھی تھی اور اس کا نام صُفّہ رکھا گیا۔ اس میں وہ غریب درویش رہتے تھے جو رسول اللہؐ کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتے تھے۔ اور رات دن رہتے تھے۔ اور ان کا کوئی گھر بار نہ تھا۔ صوفی کا لفظ درویشوں کے لئے اسی چبوترہ سے نکلا ہے جس کا نام صُفّہ تھا۔

مکانوں کی حالت

رسول اللہ نے مسجد کے پاس اپنے رہنے کے لیے جو حجرے بنوائے تھے وہ سات سات ہاتھ چوڑے اور دس دس ہاتھ لمبے تھے اور چھت اتنی اونچی تھی کہ آدمی کھڑا ہو کر ہاتھ سے اُن کو چھولیتا تھا۔ دروازوں میں کواڑ نہیں تھے کمبل کا پردہ پڑا رہتا تھا۔ راتوں کو حجروں میں چراغ نہیں جلتا تھا۔ اندھیرے میں گزارہ کرلیا جاتا تھا۔

بسر اوقات

رسول اللہ ؐ اور آپ کے اہل وعیال کی بسر اوقات یوں ہوتی تھی کہ حضرت سعد بن عبادہؓ اور سعد بن معاذؓ اور عمارہ بن حزمؓ اور ابوایوبؓ وغیرہ دولتمند انصاری آپ کی خدمت میں کبھی دودھ کبھی کھانا بھیجدیا کرتے تھے اور کبھی کہیں سے کچھ نہ آتا تو حضرتؐ فاقہ کرلیتے تھے۔ اس طرح بسر اوقات ہوتی تھی۔

اذان کا قاعدہ

رسول اللہ ؐ نے نماز کے لئے چاہا کہ لوگ ٹھیک وقت پر آجایا کریں اور ان کو اطلاع ہوجایا کرے۔ کسی نے کہا۔ ناقوس بجایا جائے۔ کسی نے کہا گھنٹہ۔ حضرت عبداللہ بن زیدؓ اور حضرت عمرؓ نے اذان کی تجویز پیش کی اور آخر یہ تجویز منظور ہوگئی اور حضرت بلالؓ اذان دینے کے لئے مقرر ہوئے۔

بھائی چارہ

جن لوگوں نے رسول اللہؐ کی اور اسلام کی محبت میں مکہ سے ہجرت کی تھی انکو مہاجرین کہتے تھے۔ اور وہ ابتک ۵۴ تھے۔ اور جنہوں نے رسول اللہؐ کو مدینہ میں جگہ دی تھی انکو انصار کہتے تھے۔ رسول اللہؐ نے انصار اور مہاجرین کو جمع کر کے بھائی چارہ قائم کیا یعنی ایک ایک مہاجر اور ایک ایک انصاری کو بھائی بنا دیا۔

انصار بھائیوں کا جوش

انصار جب مہاجرین کے بھائی بن گئے تو انھوں نے اپنا سارا مال اور غیر منقولہ جائداد آدھی آدھی بانٹ کر مہاجرین کو دے دی یہاںتک کہ ایک انصاری نے اپنی ایک بیوی بھی طلاق دیکر ایک مہاجر کو دینی چاہی۔ مگر انہوں نے شکریہ کے ساتھ انکار کر دیا۔ یہ لوگ سگے بھائیوں سے بھی زیادہ آپس میں محبت کرتے اور ایک دوسرے کے فدا تھے۔

قبلہ بدل گیا

پہلے رسول اللہؐ بیت المقدس کی سمت نماز پڑھتے تھے مگر ۲ھ میں وحی نازل ہوگئی کہ کعبہ کے رُخ منھ کر کے نماز پڑھا کرو۔ چنانچہ ۲ھ سے کعبہ سب مسلمانوں کا قبلہ بن گیا اور یہودی اس بات سے بہت ناراض ہوئے کیونکہ انکو اس بات کا بڑا فخر تھا کہ رسول اللہؐ ہمارے قبلہ کے رُخ سجدہ کیا کرتے ہیں۔

عبداللہ ابن اُبی

مدینہ میں انصار کا ایک رئیس عبداللہ ابن ابی نامی تھا اور انصار اُسکو اپنا بادشاہ بنانے والے تھے اور اس کے لئے تاج بھی تیار ہو گیا تھا مگر جب رسول اللہ مدینہ میں تشریف لائے تو اُسکی تاج پوشی رہ گئی اور سب انصار رسول اللہ کی طرف متوجہ ہو گئے اسواسطے عبداللہ ابن ابی رسول اللہ کا سخت دُشمن ہو گیا۔

قتل کی سازش

مکہ کے کافروں نے ابن ابی کو خط لکھا اور یہودیوں کو بھی لکھا کہ اگر تم محمدؐ کو قتل کردو تو ہم تمکو اس کا بہت بڑا معاوضہ دینگے مسلمانوں کو یہ خبر ہوئی تو انہوں نے رسول اللہ کی حفاظت کے انتظامات کئے۔ خود رسول اللہ بھی خطرہ کی راتوں میں ساری رات بیدار رہتے تھے اور بڑے بڑے بہادر آپکے دروازہ پر پہرہ دیتے تھے۔

لڑائی کی وحی

آخر اللہ تعالےٰ نے وحی کے ذریعہ رسول اللہ کو اور مسلمانوں کو حکم بھیجا۔ قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ۔ اُن لوگوں سے اللہ کے لئے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں اور لڑنا چاہتے ہیں۔ یہ حکم سُنکر رسول اللہ نے بھی اپنی اور مسلمانوں کی حفاظت کا سامان کرنا شروع کیا۔

پہرہ دار رضاکار

رسول اللہؐ نے خدا کا حکم حاصل ہونے کے بعد رضاکار مسلمانوں کی جماعتیں بنائیں اور انکو ایک ایک سردار کی سرداری میں مدینہ کے چاروں طرف بھیجا کہ وہ دشمنوں کی جنگی تیاریوں کی خبریں لائیں اور مدینہ کی حفاظت بھی کریں۔ ان جماعتوں کو کوئی جاسوس یا دشمن کی فوج ملتی تھی تو اس سے چھوٹی موٹی لڑائی بھی ہو جاتی تھی

مکہ کا سامان جنگ

رسول اللہؐ کو رمضان ۲ھ میں اطلاع ملی کہ ابوسفیان ملک شام سے بہت سامان جنگ تجارتی قافلہ کے ساتھ لا رہا ہے تاکہ مکہ والے اس سامان جنگ کے ساتھ مدینہ پر حملہ کریں۔ اس واسطے رسول اللہؐ نے مناسب سمجھا کہ اس جنگی اسباب کو مکہ جانے سے پہلے راستہ میں روک لیا جائے۔

تین سو تیرہ کی فوج

اس مہم کے لئے مدینہ کے ۳۱۳ مسلمان تیار ہوئے جن میں ساٹھ مہاجرین تھے باقی سب انصار تھے۔ چونکہ محض تجارتی قافلہ سے اسباب جنگ کو لینا تھا اور کسی بڑی فوج سے لڑائی درپیش نہ تھی۔ اس واسطے سب مدینہ والے انصار اس مہم کے لئے تیار نہیں ہوئے بلکہ صرف ۳۱۳ آدمی ۱۲ رمضان ۲ھ کو روانہ ہوئے

مکّہ کی فوج

مکہ میں خبر پہنچی کہ رسول اللہؐ ہمارے سامان جنگ کو روکنا چاہتے ہیں تو انہوں نے ایک ہزار آدمی کی جمعیت لے کر مدینہ کی طرف کوچ کر دیا جس میں مکّے کے سب بڑے بڑے سردار تھے۔ اور رسول اللہؐ کے چچا حضرت عباسؓ اور حضرت زینبؓ کے شوہر یعنی رسول اللہؐ کے داماد بھی تھے اور لڑائی کا پورا سامان انکے ساتھ تھا۔

بدر کا میدانِ جنگ

رسول اللہؐ ایک گاؤں میں پہنچے جس کا نام بدر تھا اور جہاں ہر سال ایک میلہ لگتا تھا۔ اور جو مدینہ سے اسّی میل کے فاصلہ پر تھا۔ وہاں آپکو معلوم ہوا کہ اسباب جنگ کا قافلہ تو ابوسفیان بچا کر لے گیا لیکن مکّہ کی ایک ہزار فوج لڑنے آئی ہے جو بدر کے قریب پہنچ گئی ہے۔

مشورہ اور تیاری

رسول اللہؐ نے سب اصحابؓ کو جمع کر کے فرمایا۔ ہم لڑائی کے لئے نہیں آئے تھے حفاظت کا انتظام کرنے آئے تھے اسواسطے ہمارے ساتھ زیادہ آدمی نہیں آئے مگر اب معلوم ہوا ہے کہ ایک ہزار سوار اور پیدل پورے سامان جنگ کے ساتھ ہمارے قریب آ گئے ہیں۔ ہم لڑیں یا مدینہ واپس چلیں؟

ہم موسٰی کی قوم نہیں ہیں

اصحابِ رسول ؐ نے جواب میں کہا۔ ہم موسٰی ؑ کی قوم نہیں ہیں جس نے خطرہ کے وقت حضرت موسٰی ؑ سے کہدیا تھا کہ جاؤ تم اور تمھارا خدا لڑلو۔ ہم تو یہاں بیٹھے ہیں۔ یا رسول اللہؐ ! ہم سب آپ پر قربان ہوجائیں گے۔ دشمن اگر زیادہ ہیں تو کوئی اندیشہ نہیں ہے۔ ہم واپس نہیں جائیں گے یہیں لڑیں گے۔

دشمن کی بے دلی

دشمن کی فوج اگرچہ بہت زیادہ تھی لیکن اُن کے دل پراگندہ تھے اور اُن میں اختلاف پڑا ہوا تھا۔ کوئی کہتا تھا حملہ کرنا چاہیے کہ ابن حضرمی کا انتقام لینا ہے۔ اور کوئی کہتا تھا کہ جب ہمارا قافلہ بچکر نکل گیا تو اب لڑنا فضول ہے۔ مگر ابوجہل سب کو لڑائی کے لیے اُبھارتا تھا۔ یہاں تک کہ سب کا فر لڑنے کے لیے تیار ہوگئے۔

لڑائی

جب دونوں فوجیں آمنے سامنے صف بندی کرکے کھڑی ہوئیں تو پہلے ابن حضرمی کا بھائی میدان میں آیا اور حضرت عمر رضؓ کے غلام نے اُس کو قتل کردیا۔ اس کے بعد جو عتبہ فوج کا سپہ سالار تھا اپنے بھائی اور بیٹے کو لیکر میدان میں نکلا۔ عتبہ کے سینہ پر شترمرغ کے پر لگے ہوئے تھے اسکے مقابلہ کیلئے تین انصاری میدان میں گئے۔

ہم اپنے خاندان سے لڑینگے

عتبہ نے میدان جنگ میں پکار کر کہا۔ اے محمدؐ! ہم مدینہ والوں سے نہیں لڑیں گے۔ ہمارے مقابلہ کے لئے ہمارے ہی خاندان کے بھائیوں کو بھیجو۔ یہ سنکر رسول اللہ صلعم نے حضرت حمزہؓ اور حضرت علیؑ اور حضرت عبیدہ رضؓ کو بھیجدیا اور انصارؓ کو واپس بلالیا اور فرمایا:۔ وہ جنکو چاہتے ہیں انہی کو بھیجو۔

تینوں سردار مارے گئے

حضرت حمزہ رضؓ کا عتبہ سپہ سالار سے مقابلہ ہوا اور عتبہ کا بیٹا ولید حضرت علیؑ سے لڑا۔ حضرت حمزہؓ نے عتبہ کو مارا اور حضرت علیؓ نے ولید کو مار ڈالا۔ لیکن عتبہ کے بھائی شیبہ نے حضرت عبیدہؓ کو زخمی کردیا تو حضرت علیؓ نے دوسرا ہاتھ شیبہ کے ایسا مارا کہ وہ بھی دو ٹکڑے ہوکر گر پڑا۔

ابو جہل کا قتل

ابو جہل رسول اللہ صلعم کا سب سے بڑا دشمن تھا اور انصار کے دو لڑکے معوذ اور معاذ ابو جہل کی تاک میں تھے۔ چنانچہ وہ دونوں ابو جہل تک پہنچے اور اسکو مار کر گرادیا۔ ابو جہل کے بیٹے عکرمہ رضؓ نے معاذ پر حملہ کیا اور اُن کا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا مگر یہ دونوں خوش تھے کہ انھوں نے ایک بڑے کافر کو قتل کردیا۔

عبداللہ ابن مسعودؓ نے سر کاٹ لیا

معاذ اور معوذ رضہ ابوجہل کو مُردہ سمجھکر چلے آئے۔ بعد میں عبداللہ ابن مسعود رضہ ابوجہل کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ وہ زندہ ہے۔ ابن مسعودؓ نے ابوجہل کی گردن کاٹنی چاہی تو ابوجہل نے کہا۔ او بکری چرانے والے! میرا سر سینہ کے پاس سے کاٹ تاکہ میری گردن شاندار معلوم ہو مگر ابن مسعودؓ نے اس کا سر اوپر سے کاٹا۔

مارے گئے اور پکڑے گئے

تین سو تیرہ مسلمانوں نے ایک ہزار جرار فوج کو پوری شکست دی اُن کے سب سردار مارے گئے یا پکڑے گئے۔ اور اسلام کی اس پہلی لڑائی نے کفار کا ایک حد تک خاتمہ کر دیا۔ کیونکہ اس لڑائی میں مکّہ کے سب ہی بڑے بڑے چوٹی کے سردار سوائے ابولہب کے مارے گئے یا پکڑے گئے تھے جن میں سب سے بڑا ابوجہل تھا۔

رسول اللہؐ نے لڑائی میں پہل نہیں کی

چونکہ خدا نے رسول اللہ صلعم کو قرآن میں یہ حکم دیا تھا کہ تم ان لوگوں سے لڑنا جو تم سے لڑیں خود پہل نہ کرنا۔ گویا رسول اللہ صلعم کو اپنے اور مسلمانوں کے بچاؤ کے لئے لڑنے کی اجازت ملی تھی۔ اس واسطے رسول اللہ صلعم اور مسلمانوں نے کبھی لڑائی میں سبقت اور پہل نہیں کی۔ ہمیشہ بچاؤ کے لئے لڑے۔

مدینہ میں قیدی

جب قیدی مدینہ میں آئے تو اُن کے ہاتھ رسیوں سے بندھے ہوئے تھے۔ قیدیوں میں رسول اللہؐ کے چچا اور داماد بھی تھے۔ حضرت عباسؓ کی رسی بہت سخت تھی جس کی تکلیف سے وہ ہائے ہائے کرتے تھے۔ رسول اللہؐ قیدیوں کی تکلیف سے بے چین ہو گئے اور رات کو اُٹھ کر آپ نے سب قیدیوں کی رسیاں ڈھیلی کرا دیں۔

قیدیوں کو چھوڑ دیا

چند روز قید رکھنے کے بعد رسول اللہؐ نے ہر قیدی سے فدیہ لیکر سب کو چھوڑ دیا اور قید کے زمانہ میں قیدیوں کے کھانے پینے اور آرام کرنے کا بہت اچھا انتظام رکھا۔ اور قیدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانوں کے اس حسن سلوک سے بہت متاثر ہوئے اور اُن کے دل میں اسلام کی حقانیت کا بڑا اثر ہوا۔

رسول اللہ رونے لگے

جب رسول اللہؐ کے داماد نے اپنے فدیہ میں اپنی بیوی حضرت زینبؓ کی ہیکل پیش کی تو رسول اللہؐ اسکو دیکھ کر رونے لگے اور فرمایا یہ زینبؓ کی ماں خدیجہ رضؓ نے اس کو جہیز میں دی تھی۔ صحابہؓ نے عرض کی ہم اس ہیکل کو واپس کر دیتے ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا میں داماد کی رعایت نہیں چاہتا جو سب کا حال وہ اُس کا حال مگر صحابہؓ نے ہیکل واپس دے دی۔

لڑائی کا نتیجہ

بدر کی فتح کا یہ نتیجہ ہوا کہ آس پاس کے سب یہودی اور وہ سب دشمن قبائل جو رسول اللہؐ پر حملہ کی تیاریاں کر رہے تھے مرعوب ہو گئے اور کچھ عرصہ تک مسلمانوں کو رات دن کے خطرہ سے نجات مل گئی لیکن مکہ کے کافروں کا جوش بڑھ گیا اور وہ سال بھر دوسری لڑائی کی تیاریاں کرتے رہے۔

یہودیوں کی جلاوطنی

قینقاع کے یہودیوں سے رسول اللہؐ کا صلح نامہ ہو چکا تھا مگر جنگ بدر کے بعد انہوں نے عہد شکنی کی رسول اللہؐ نے سمجھایا تو گستاخانہ جواب دیا اور ایک انصاری عورت کو بازار میں بے ستر کر کے مذاق اڑایا اور ایک مسلمان کو قتل کر دیا۔ اس پر رسول اللہؐ نے مواخذہ کیا اور یہودیوں کے دوست ابن ابی کے فیصلہ سے انکو جلاوطن کر دیا گیا۔

ابوسفیان کا دوسرا حملہ

مکہ کے کافروں کو بدر کی شکست اور اپنے سرداروں کے مارے جانے کا بڑا غم تھا اور وہ بدلہ لینے کی تیاریاں کر رہے تھے۔ شاعر اور عورتیں لوگوں کو لڑائی پر ابھار رہی تھیں۔ آخر ابوسفیان ایک بڑی فوج لے کر مدینہ پر حملہ کرنے کے لئے روانہ ہوا۔

مدینہ کی تیاری

رسول اللہ (صلعم) کے چچا حضرت عباسؓ مکہ میں تھے مگر مسلمان ہو گئے تھے۔ انہوں نے رسول اللہؐ کو تیز سانڈنی سوار کے ہاتھ اس حملہ کی خبر بھیجی اور رسول اللہؐ نے بچاؤ کے لئے مقابلہ کی تیاریاں شروع کیں۔ ۵ شوال کو خبر ملی کہ کفار قریب آگئے ہیں۔ رسول اللہؐ بھی مہاجرین و انصار کو لیکر مدینہ سے باہر آئے۔

اُحد پہاڑ کے قریب میدان جنگ

مدینہ سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑ اُحد نامی کے قریب کافروں کی فوج نے صف بندی کی تھی۔ رسول اللہؐ نے بھی ان کے مقابلہ میں اپنی صف بندی فرمائی۔ کافروں کے ساتھ کئی ہزار سوار و پیادے تھے مگر رسول اللہؐ کے ساتھ صرف سات سو لڑنے والے تھے۔

کفّار کی عورتیں

میدان جنگ تیار ہو گیا تو ابوسفیان کی بیوی ہندہ چودہ عورتوں کو لے کر میدان جنگ میں آئی اور اس نے اشعار پڑھ کر اپنے باپ عتبہ اور دوسرے مقتولوں کے مرثیے گائے جو بدر میں مارے گئے تھے۔ اس سے کفّار میں بہت جوش پیدا ہو گیا اور لڑائی شروع ہو گئی۔

کفّار کا علم بردار

کفّار کا عَلَم بردار آگے بڑھا اور اس نے پکارا۔ ہے کوئی مسلمان! جو میرے مقابلہ میں آئے اور مجکو جہنّم میں بھیجے یا خود میرے ہاتھ سے جنّت میں جائے۔ حضرت علیؓ نے آگے بڑھ کر فرمایا۔ ہاں! میں ہوں۔ یہ کہکر ایسی تلوار ماری کہ وہ دو ٹکڑے ہوکر گر پڑا۔

عَلَم بَردار کا بیٹا

جب عَلَم بردار حضرت علیؓ کے ہاتھ سے ایک ہی وار میں مارا گیا تو اُس کے بیٹے نے عَلَم اُٹھالیا اور آگے بڑھا۔ اس کو حضرت حمزہؓ نے ایک ہی وار میں دو ٹکڑے کر دیا اور وار کرتے وقت نعرہ لگایا کہ لے! اس وار کو کہ میں حاجیوں کو پانی پلانے والے (عبدالمطلب) کا بیٹا ہوں۔

تین بجلیاں

کفّار کی فوج ایک کالی گھٹا تھی جس میں تین بجلیاں کوندرہی تھیں۔ ایک حمزہؓ کہ دونوں ہاتھوں سے تلوار مارتے تھے، دوسرے علیؓ کہ صفوں میں گھُس گئے تھے، تیسرے ابو دجانہ رضؓ کہ جن کو خود رسول اللہؐ نے تلوار دی تھی۔ ان تینوں نے تھوڑی دیر میں کافروں کو مار مار کر بھگا دیا۔

عورت کو نہ مارا

ابو دجانہ رضہ رسول اللہ صلعم کی دی ہوئی تلوار مارتے ہوئے دشمن کی فوج میں گھس گئے تو سامنے ابوسفیان کی بیوی ہندہ آگئی انہوں نے اس کے سر پر تلوار رکھکر اُٹھالی اور کہا یہ رسول اللہ م کی تلوار ہے کمزور عورت پر نہیں چلائی جاسکتی ورنہ تو زندہ رہنے کے قابل نہ تھی۔

حضرت حمزہؓ کی شہادت

کفار کو شکست ہوگئی تھی کہ یکایک وحشی نام کے ایک غلام کے حربہ سے حضرت حمزہ رضہ شہید ہوگئے اور اُن کے شہید ہوتے ہی مسلمان بھاگنے لگے اور کفار بھاگتے بھاگتے پلٹ پڑے اور انہوں نے ایک سخت حملہ مسلمانوں پر کیا اور غل مچا دیا کہ رسول اللہ م بھی شہید ہوگئے تاکہ مسلمانوں کے دل ٹوٹ جائیں۔

ہندہ نے کلیجہ چبالیا

حضرت حمزہ رضہ شہید ہوگئے تو ابوسفیان کی بیوی ہندہ لاش کے پاس آئی اور اس نے حضرت حمزہ رضہ کا کلیجہ نکال کر چبالیا اور ناک کان بھی کاٹ ڈالے کیونکہ حضرت حمزہ رضہ نے جنگ بدر میں اسکے باپ عتبہ کو مارا تھا اسلئے ہندہ نے ان کا کلیجہ چبانے کی قسم کھائی تھی اور اس نے کٹے ہوئے ناک کان کا ہار پہن لیا۔

رسول اللہ پر یورش

حضرت خالد بن ولید رضؓ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ اُنہوں نے رسول اللہؐ پر سخت حملہ کیا۔ اور پُشت کے پہرہ داروں کو مار ڈالا۔ سامنے سے ابن قمیہ کافر آیا۔ اور اُس نے رسول اللہؐ کے چہرہ پر وار کیا جس کے صدمہ سے مغفر (چہرہ کی سپر) کی کڑیاں رُخسار میں چُبھ گئیں۔

دندان مبارک ٹوٹ گیا

ایک کافر کے پتھر سے رسول اللہؐ کے دو دانت بھی شہید ہو گئے اور دھوم مچ گئی کہ رسول اللہؐ شہید ہو گئے۔ لیکن حضرت مصعب بن عمیرؓ علم بردار رسولؐ شہید ہوئے تھے جو رسول اللہؐ سے صورت میں بہت مشابہ تھے۔ اس لئے لوگوں کو یہ شبہ ہوا۔

حیدری ذوالفقار

شکست ہو گئی تو صرف گیارہ مسلمان رسول اللہؐ کے قریب رہ گئے جن میں حضرت ابو بکرؓ حضرت سعد وقاصؓ، حضرت زبیرؓ بن عوام، حضرت ابو دجانہ رضؓ اور حضرت طلحہ رضؓ اور حضرت علیؓ بھی تھے۔ حضرت علیؓ اس وقت اپنی ذوالفقار تلوار کو اس طرح چلاتے تھے کہ دشمن قریب نہ آسکتے تھے۔

جان نثار

کفار چاروں طرف سے رسول اللہ صلعم پر تیر برسا رہے تھے حضرت ابو دجانہ رض سپر بن کر ہر تیر کو اپنے اوپر لیتے تھے۔ حضرت طلحہ رض نے تلوار کے ایک وار کو رسول اللہ ؐ سے روکا تو انکا ہاتھ کٹ کر گر پڑا۔ اسی طرح ابو طلحہ رض اور سعد وقاص رض بھی جاں نثاری دکھا رہے تھے۔

ایک بہادر عورت

جس وقت مسلمانوں کو شکست ہوگئی اور چند مسلمان رسول اللہ ؐ کے پاس رہ گئے تو حضرت ام عمارہ رض ایک عورت تلوار لیکر آئیں اور رسول اللہ ؐ کی سپر بن کر دشمنوں سے لڑنے لگیں۔ انہوں نے ابن قمیہ کے سر پر بھی تلوار ماری اور اُسکے ہاتھ سے خود بھی زخمی ہوئیں۔

حضرت فاطمہؓ نے زخم دھویا

شکست کی خبر سنکر حضرت فاطمہ رض بھی گھر سے میدان جنگ میں آگئیں اور انہوں نے اپنے باپ رسول اللہ ؐ کے زخم صاف کئے اور بوریہ جلاکر زخموں میں بھرا۔ حضرت عائشہ رض وغیرہ خواتین بھی زخمیوں کو پانی پلاتی اور مرہم پٹی کرتی پھر رہی تھیں۔

باپ، بھائی، شوہر کو مرنے دو رسول اللہ کیسے ہیں؟

ایک انصاری عورت کے باپ، بھائی اور شوہر جنگ اُحد میں شہید ہوگئے اور جب وہ میدان جنگ میں آئیں تو لوگ اُن سے ماتم پرسی کرتے تھے مگر وہ یہی کہتی تھیں کہ باپ بھائی شوہر دین پر قربان ہوگئے اچھا ہوا مگر بتاؤ کہ رسول اللہ تو زندہ ہیں مجھے تو انکا سب سے زیادہ فکر ہے۔

شکست کا اثر

بدر کی فتح سے تمام قبائل مرعوب ہوگئے تھے مگر اُحد کی شکست سے ان میں پھر جان پڑگئی اور چاروں طرف سے مختلف قبائل مدینہ پر حملہ کرنے کی تیاریاں کرنے لگے۔ مگر رسول اللہ ﷺ نے ہر ایک فتنہ کو وقت سے پہلے قابو میں کرکے دبادیا اور جہاں سرکشی کا اندیشہ پیدا ہوا۔ فوراً فوج بھیج کر اسکو دبادیا۔

جنگ خندق

اس سال کے آخر میں وہ عظیم الشان لڑائی ہوئی جسکا اندیشہ کئی مہینہ سے ہو رہا تھا اور سب تعلقات اسی بڑی لڑائی کا پیش خیمہ تھیں جسکے لئے کفار مکہ اور یہودی تمام قبائل عرب کو ابھار رہے تھے۔ اس لڑائی کو احزاب کی لڑائی بھی کہتے ہیں کیونکہ اس میں عرب کے بہت سے قبیلے جمع ہو کر آئے تھے۔ اور جنگ خندق بھی کہتے ہیں۔

چوبیس ۲۴ ہزار کا لشکر

اس حملہ میں کفار مکہ اور عرب قبائل اور یہودی سب ہی شامل تھے اور چوبیس ہزار جنگجو سپاہی تھے اور یزید کا دادا ابوسفیان اس فوج کا سپہ سالار تھا۔ اس حملہ کی دھوم تمام ملک عرب میں تھی اور سب کا فر کہتے تھے کہ اب مدینہ کا نام ونشان باقی نہیں رہیگا اور زمین پر محمد صلعم سمیت ایک مسلمان کو بھی زندہ نہیں رہنے دیا جائے گا۔

خندق کی تیاری

رسول اللہ کو اس عظیم الشان حملہ کی خبر پہنچیں تو آپ نے صحابہ کے مشورہ سے طے کیا کہ باہر نکل کر مقابلہ کرنا مناسب نہیں ہے۔ حضرت سلمان فارسی نے جو ایک ایرانی مسلمان تھے رائے دی کہ مدینہ کے سامنے خندق کھودلی جائے اور خندق کے اندر محفوظ ہو کر دشمن کا مقابلہ کیا جائے چنانچہ یہ تجویز منظور ہو گئی اور خندق کی تیاری ہونے لگی۔

دس آدمیوں نے دس گز زمین کھودی

رسول اللہ نے خندق کی داغ بیل ڈالکر دس دس گز زمین دس دس آدمیوں کے حصہ میں تقسیم کردی۔ خندق کی گہرائی پانچ گز تجویز ہوئی اور تین ہزار مسلمانوں نے بیس دن میں یہ خندق تیار کردی۔ خود رسول اللہ بھی اپنے ہاتھ سے خندق کھودتے تھے اور رات دن کام کرتے تھے۔

تین دن کا فاقہ

سخت سردی کا موسم تھا اور خندق کا کام رات کے وقت ہوتا تھا۔ ایک دن کچھ مہاجرین اور انصار نے کہا۔ ہمیں فاقہ ہے اور پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے ہیں۔ رسول اللہ ؐ نے بھی اپنا پیٹ دکھایا جس پر دو پتھر بندھے ہوئے تھے اور فرمایا۔ میں نے تین دن سے کچھ نہیں کھایا صبر کرو۔ اللہ ہر مشکل کو آسان کرے گا۔

محنت کے رجز

خندق کھودتے وقت مہاجرین اور انصار یہ رجز گاتے تھے "ہم نے محمدؐ کے ہاتھ پر جہاد کے لئے بیعت کی ہے اور ہم اس عہد پر ہمیشہ قائم رہیں گے"۔ رسول اللہ ؐ بھی یہ دعائیہ رجز پڑھتے تھے "اللہ نے ہم کو ہدایت دی ہم نماز پڑھتے ہیں اور خیرات کرتے ہیں۔ ہمارے خلاف بغاوت ہوئی ہے خدا ہم کو فتح دے گا"۔

آسمانی تجلی

خندق کھودنے میں پتھر کی ایک بڑی چٹان آگئی جو کسی سے نہ ٹوٹی۔ رسول اللہ ؐ تین دن کے فاقہ سے تھے مگر ہتوڑا لیکر آئے اور ایک ہتوڑا اس چٹان پر مارا۔ وہ چٹان پاش پاش ہوگئی اور اس میں سے ایک روشنی نکلی اور اس روشنی میں صحابہ رضؓ نے دیکھا کہ ہم روم اور ایران کی حکومتوں پر قابض ہو گئے ہیں۔

یہودی بھی مل گئے

جب دشمن مدینہ کے قریب آگیا تو بنو قریظہ یہودی بھی اُن سے مل گئے۔ حالانکہ انھوں نے رسول اللہؐ سے صلح کا عہد نامہ کر رکھا تھا۔ رسول اللہؐ نے اپنے سفیر یہودیوں کے پاس بھیجے تو انہوں نے کہا۔ "ہم نہیں جانتے محمدؐ کون ہیں اور عہد نامہ کیا چیز ہے۔ اب انتقام کا وقت آگیا ہے اور محمدؐ کا خاتمہ ہے۔

قرآنی تصویر

اس لڑائی کی اللہ تعالیٰ نے قرآن میں جو کیفیت بیان کی ہے وہ ہوبہو ایک تصویر ہے:۔
"فرمایا۔ دشمن اوپر کی طرف سے اور نیچے سے تم پر چڑھ دوڑے۔ آنکھیں ڈگمگانے لگیں اور کلیجے منھ کو آگئے اور تم خدا کی نسبت بدگمانیاں کرنے لگے۔ مسلمانوں کے امتحان کا وقت آگیا اور وہ لرزنے لگے۔"

عورتوں کی حفاظت

رسول اللہؐ نے اپنی اور مہاجرین اور انصار کی سب عورتوں کو ایک قلعہ میں بھیج دیا تھا جو قریب ہی تھا مگر وہاں بھی یہودیوں نے حملہ کیا اور مسلمان عورتوں نے پتھروں اور تلواروں سے مقابلہ کیا اور حملہ کرنے والے یہودیوں کو مار کر بھگا دیا۔ یہودی سپاہی مسلمان عورتوں کی اس بہادری سے پریشان ہو کر بھاگ گئے۔

ایک مہینہ کا محاصرہ

کفار نے ایک مہینہ تک محاصرہ رکھا وہ خندق کے سبب اندر نہیں آ سکتے تھے۔ دور سے تیر اور پتھر برساتے تھے اور رسول اللہ ؐ نے بھی مسلمانوں کو تمام خندق کے مورچوں پر تقسیم کر دیا تھا۔ جو تیروں اور پتھروں سے دشمن کا جواب دیتے تھے مگر مسلمانوں کے پاس خوراک بہت کم تھی اور وہ سب فاقے کر رہے تھے۔

کفّار کے سپہ سالار

کافروں کی فوج کا سب سے بڑا کمانڈر ابوسُفیان تھا اور اس کے ماتحت خالد بن ولید رضؓ اور عمرو بن عاصؓ اور ضرار بن خطاب اور جبیرہ وغیرہ جنرل کام کر رہے تھے۔ جو باری باری روزانہ حملہ کرتے تھے لیکن کوئی جنرل خندق کو عبور نہیں کر سکتا تھا کیونکہ رسول اللہ ؐ نے خندق کے سب مورچوں کا نہایت عمدہ انتظام کر رکھا تھا۔

خندق عبور کر لی

آخر ایک دن ایک مشہور سردار عَمرو ابن عَبدِ وُدّ نے گھوڑے کے ذریعہ خندق عبور کر لی اور خندق کے اندر آ کر نعرہ لگایا میں عرب کے ایک ہزار سوار کے برابر مانا جاتا ہوں میں نے جنگ بدر میں زخمی ہو کر قسم کھائی تھی کہ جب تک بدلہ نہ لوں گا بالوں میں تیل نہ ڈالوں گا۔ آج میری عمر نوّے برس کی ہے مگر کوئی میرے مقابلہ میں نہیں آ سکتا اگر کوئی ہے تو سامنے آئے۔

حضرت علیؓ آگے بڑھے

کافر سردار کا یہ نعرہ سُنکر حضرت علیؓ آگے بڑھے مگر رسول اللہؐ نے روکا کہ تم ابھی بچے ہو اور دائیں بائیں اپنی صفوں کو دیکھا مگر کوئی آگے نہ بڑھا۔ کافر نے پھر نعرہ لگایا اور پھر حضرت علیؓ آگے بڑھے مگر رسول اللہؐ نے روک دیا اور اس دفعہ بھی دائیں بائیں سے کوئی آگے نہ بڑھا۔ آخر تیسری دفعہ رسول اللہؐ نے حضرت علیؓ کو اجازت دیدی۔

رسُولُ اللہؐ کا عمامہ اور تلوار

رسول اللہؐ نے اپنا عمامہ حضرت علیؓ کے سر پر باندھا اور اپنے ہاتھ کی تلوار ان کو دی اور فرمایا "جاؤ! میں نے تم کو خدا کے سپرد کیا اور ابن عبدود کو تمہارے سپرد کیا۔ تم عرب کے بہت بڑے تجربہ کار سردار سے لڑنے جاتے ہو مگر آسمان پر تمہارا ایک مددگار ہے جو سب سے بڑا ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے۔

لڑائی سے پہلے باتیں

جب حضرت علیؓ دشمن کے سامنے گئے تو اس نے کہا۔ میں وہ ہوں جو اپنے دشمن کی تین درخواستیں قبول کر لیتا ہوں مانگ تو مجھ سے کیا مانگتا ہے؟ حضرت علیؓ نے فرمایا "مسلمان ہو جاؤ" اُس نے کہا ناممکن ہے۔ حضرت علیؓ نے کہا "واپس چلے جاؤ" اس نے کہا یہ بھی نہیں ہو سکتا۔ حضرت علیؓ نے کہا تو مجھ سے مقابلہ کرو۔ وہ ہنسا اور لڑنے کے لئے آگے بڑھا۔

تو کون ہے؟

ابن عبدود نے کہا اے لڑکے! تو کون ہے؟ حضرت علیؓ نے جواب دیا۔ ابو طالب کا بیٹا علیؓ ہوں۔ اُس نے کہا تیرا باپ میرا دوست تھا جا تو واپس جا۔ میں تجھ سے نہیں لڑوں گا حضرت علیؓ نے فرمایا مگر میں تو تجھ سے لڑوں گا۔ کافر نے کہا اچھا وار کر۔ علیؓ نے کہا مسلمان ایسا نہیں کرتے۔ پہلے تو وار کر۔

ذوالقرنین پر حملہ

حضرت علیؓ کو ذوالقرنین بھی کہتے تھے کیونکہ آپ کی پیشانی پر دو گہرے زخم تھے جن میں سے ایک آج کے دن کا تھا۔ کافر نے حضرت علیؓ پر وار کیا اور اُسکی تلوار نے سپر کو کاٹ ڈالا اور حضرت علیؓ کی پیشانی پر گہرا زخم آیا۔ مگر اُسی وقت حضرت علیؓ نے آواز دی "ہشیار ہو! کہ اب محمدؐ کا بھائی وار کرتا ہے۔"

ایک ہاتھ میں دو ٹکڑے

حضرت علیؓ کا قد چھوٹا تھا اور وہ کافر بہت لمبا تڑنگا تھا حضرت علیؓ نے زخم کھانے کے بعد پینترہ بدلا اور اُچھلے اور رسول اللہؐ کی دی ہوئی تلوار کافر کے کندھے پر ماری جو گردن اور سینہ اور پیٹ کو کاٹتی ہوئی نیچے آگئی اور ابن عبدوَد دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا۔ مسلمانوں نے تکبیر کا نعرہ بلند کیا۔

دو کافر جھپٹ پڑے

اتنے بڑے سردار کا مرنا دیکھ کر حضرت عمرؓ کے بھائی ضرار اور جبیرہ تلواریں لیکر حضرت علیؓ پر جھپٹے لیکن حضرت علیؓ نے ایسی تلوار چلائی کہ دونوں بھاگے۔ حضرت عمرؓ نے بھی اپنے بھائی ضرار پر حملہ کیا۔ ایک کافر بھاگتے میں خندق کے اندر گرا۔ اُس نے پکار کر کہا شریفوں کی موت چاہتا ہوں حضرت علیؓ خندق میں کود پڑے اور اس کا سر کاٹ لیا اور فرمایا یہ شریفوں کی موت ہے۔

رسول اللہؐ نے سینہ سے لگالیا

حضرت علیؓ ابن عبدوُد وغیرہ کو قتل کر کے رسول اللہؐ کے پاس آئے تو پیشانی سے خون بہہ رہا تھا کپڑے تر ہو گئے تھے۔ رسول اللہؐ نے ان کو سینہ سے لگالیا اور فرمایا "تیرا خون میرا خون، تیرا گوشت میرا گوشت، تیرا آج کا کام قیامت تک ہر مسلمان کے کام سے بڑھ گیا کہ تو نے مایوسی کے وقت اسلام کی لاج رکھی"

چار نمازیں قضا ہو گئیں

آج ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ ایک منٹ بھی رسول اللہؐ کو اور مسلمانوں کو فرصت نہیں ملی اور چار نمازیں قضا ہو گئیں۔ رسول اللہؐ باوجود کئی دن کے فاقہ کے ہتھیار پہنے ہوئے سب رخنوں میں گشت لگاتے تھے اور مسلمانوں کو جہاد اور ہمت کی ترغیب دیتے تھے اور لڑائی بہت سخت ہو رہی تھی۔

خاک کی مٹھی

آخر رسول اللہ ؐ نے آخر وقت خاک کی ایک مٹھی بھری اور کافروں کی طرف پھینکی۔ خاک پھینکتے ہی ہوا کا طوفان آگیا۔ دشمنوں کے خیمے اکھڑ گئے۔ گھوڑے بھاگنے لگے اور کفار کی فوج سراسیمہ ہوگئی۔ ابوسفیان اور سب جنرل پکار پکار کر کہتے تھے ٹھہرو! ٹھہرو! محمدؐ نے جادو کیا ہے۔ ابھی ہم اس کا اُتار کرتے ہیں۔

کافر بھاگ گئے

آندھی ایسی آئی کہ ایک کافر بھی نہ ٹھہرا۔ ہرچند سرداروں نے روکا مگر سب بھاگ گئے۔ اللہ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ اے محمدؐ! تو نے جو خاک کی مٹھی پھینکی تھی وہ تو نے نہیں پھینکی تھی بلکہ درحقیقت اللہ نے پھینکی تھی یعنی اللہ نے اس میں اثر دیا تھا کہ خاک کی مٹھی پھینکتے ہی آندھی آگئی۔

عقل والوں کا بیان

کفار کی اس شکست کی نسبت عقل والے کہتے ہیں کہ کفار ۲۴ ہزار فوج کی رسد کا انتظام نہ کر سکتے تھے اور ایک مسلمان نے یہودیوں اور کفار میں پھوٹ بھی ڈال دی تھی اور کفار خود ہی جانے والے تھے کہ آندھی آگئی اور وہ آندھی واپس چلے جانے کا ایک بہانہ بن گئی مگر عقل والوں کو یہ بھی اقرار ہے کہ اتنی بڑی فوج کی شکست تعجب خیز ضرور ہے۔

بنی قریظہ پر حملہ

کفار کے فرار ہوتے ہی رسول اللہؐ نے حکم دیا کہ نہ کھولو چلو بنو قریظہ یہودیوں سے انکی عہد شکنی اور نازک وقت پر غدّاری اور عورتوں پر حملہ کرنے کا بدلہ لینا ہے انہوں نے مسلمانوں سے عہدنامہ کیا تھا مگر وقت پر کہدیا کہ "ہم نہیں جانتے محمدؐ کون ہیں اور عہدنامہ کیا چیز ہے" اس لئے انکو سزا دینی ضروری ہے۔

پہلے صلح کا پیغام دو

رسول اللہؐ نے حضرت علیؓ کو بنی قریظہ کے پاس بھیجا کہ پہلے ان سے انکی عہد شکنی اور غدّاری کا جواب لو اور صلح کا پیغام دو۔ وہ ہمارے پڑوسی ہیں ہم نہیں چاہتے کہ ان سے لڑائی ہو۔ اگر وہ کوئی معقول وجہ غدّاری اور عہد شکنی اور عورتوں پر حملہ کرنے کی بیان کریں تو صلح کر لو اور نیا عہدنامہ لکھوا لو۔

یہودیوں نے گالیاں دیں

مگر بنی قریظہ یہودیوں نے قلعہ کے دروازے بند کر لئے اور فصیل پر چڑھکر رسول اللہؐ کو گالیاں دیں اور کہا ہم مکہ والے نہیں ہیں جو تم سے مغلوب ہو کر بھاگ گئے۔ ہمارے پاس ہتھیار بھی ہیں اور ہم لڑائی کا ہنر بھی جانتے ہیں۔ ہمت ہے تو سامنے آؤ اور ہماری تلوار کا مزہ چکھو۔

مُحَاصَرہ

آخر رسول اللہ ﷺ نے ان کے قلعہ کا محاصرہ کر لیا اور ایک مہینہ تک یہ محاصرہ رہا تو مجبور ہو کر انہوں نے اطاعت کا پیغام بھیجا اور یہ کہا کہ مدینہ کے سردار سعد بن معاذ رضؓ ہمارے قدیمی اتحادی ہیں وہ جو کچھ فیصلہ کر دیں ہم کو منظور ہے کیونکہ ان سے اور اُن کی قوم انصار سے ہماری پُرانی دوستی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس پیغام کو منظور کر لیا۔

غدّار قتل کر دیئے جائیں

حضرت سعد بن معاذ رضؓ نے کہا یہودیوں کی آسمانی کتاب توریت (تثنیہ اصحاح ۲۰ آیت) میں جو حکم لکھا ہے اُس کے موافق میرا فیصلہ ہے کہ سب لڑنے کے قابل مرد قتل کر دیئے جائیں اور باقی سب لونڈی غلام بنا لئے جائیں۔ یہ فیصلہ سُنکر یہودیوں کے سردار نے کہا بیشک! یہ فیصلہ توریت کے موافق ہے۔

حضرت سعدؓ بن معاذ کی شہادت

حضرت سعدؓ بن معاذ جنگ خندق میں زخمی ہو گئے تھے اور رسول اللہ ﷺ نے مسجد نبویؐ کے صحن میں خیمہ لگا کر ان کو رکھا تھا اور اپنے ہاتھ سے ان کے زخموں کا علاج کرتے تھے۔ بنی قریظہ کے فیصلہ کے بعد حضرت سعدؓ کو پھر خیمہ میں لائے اور چند روز اُن کا علاج ہوتا رہا۔ لیکن زخم کُھل گیا اور اللہ تعالےٰ نے اُنکو شہادت عطا فرمائی۔

رسول اللہؐ کا خواب

رسول اللہؐ نے خواب میں دیکھا کہ میں مسلمانوں کے ساتھ کعبہ کا حج کر رہا ہوں۔ آپ کو یہ خواب دیکھکر زیارت کعبہ کا شوق ہوا اور مسلمانوں کی ایک جمعیت لیکر آپ زیارت کعبہ کے لئے روانہ ہوئے لیکن جب مکہ کے قریب پہنچے تو معلوم ہوا کفار نے لڑائی کی تیاریاں کی ہیں۔ رسول اللہؐ نے پیغام بھیجا کہ میں لڑنے نہیں آیا زیارت کرنے آیا ہوں۔

حضرت عثمانؓ کی سفارت

کفار مکہ میں ضد اور جہالت زیادہ تھی اس لئے رسول اللہ صلعم نے مکہ والوں کے پاس حضرت عثمانؓ کو سفیر بنا کر بھیجا۔ خبر آئی حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا گیا۔ آپؐ کو بہت صدمہ ہوا اور آپ ایک کیکر کے درخت کے نیچے بیٹھ گئے اور ہاتھ بڑھا کر کہا آج تم میں سے کون کون مرنے کی بیعت کرتا ہے؟۔

بیعتِ رضوان

سب مسلمانوں نے رسول اللہؐ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ ہم سب مرنے کا عہد کرتے ہیں ہم سب کو موت پیاری ہے اس پر وحی آئی کہ خدا ان مسلمانوں سے بہت خوش ہوا جنہوں نے محمدؐ سے درخت کے نیچے مرنے کی بیعت کی اسی واسطے اس بیعت کو بیعت رضوان کہتے ہیں کہ اللہ کی رضا اس بیعت سے حاصل ہوئی تھی۔

صلح کا پیغام

تھوڑی دیر کے بعد عروہ بن مسعود ثقفی کفار مکہ کی طرف سے صلح کا پیغام لایا اور معلوم ہوا کہ حضرت عثمان رضؓ شہید نہیں ہوئے۔ رسول اللہ ؐ نے صلح منظور کر لی اور صلح کی شرطیں دریافت کیں۔ شرطیں بہت سخت تھیں۔ مسلمان انکو سنکر بگڑ گئے مگر رسول اللہ ؐ نے ان شرطوں کو قبول کر لیا۔

شرائط صلح یہ ہیں

مسلمان اس سال واپس چلے جائیں۔ پھر اگلے سال آئیں تو ہتھیار لگا کر نہ آئیں۔ مکہ سے جو آدمی مسلمان ہوکر مدینہ میں جائے اس کو واپس کر دیا جائے اور مدینہ سے جو آدمی بھاگ کر مکہ میں آئے اسکو ہم نہیں دینگے مسلمانوں نے بگڑ کر کہا کیا ہم تمہارے ذلیل ہیں جو یہ شرطیں مان لیں؟ مگر رسول اللہ ؐ نے فرمایا مجھے یہ سب شرطیں منظور ہیں۔

عہد نامہ لکھا گیا

جس وقت رسول اللہ ؐ کے حکم سے حضرت علیؓ نے عہد نامہ لکھا تو اس میں یہ بھی لکھا کہ یہ عہد نامہ محمدؐ رسول اللہ کی طرف سے ہے۔ کفار نے کہا ہم تم کو رسول اللہ نہیں مانتے یہ لفظ نہ لکھو۔ رسول اللہ ؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا رسول کا لفظ کاٹ دو۔ حضرت علیؓ نے کہا میں اسکی تعمیل نہیں کر سکتا۔ آخر خود حضرت نے رسول اللہ ؐ کا لفظ مٹا دیا۔

مسلمانوں کی خفگی

اس صلح سے مسلمان اتنے ناراض تھے کہ کعبہ کی قربانیاں جو ساتھ لائے تھے انکی نسبت جب رسول اللہؐ نے حکم دیا کہ اسی جگہ قربانیاں کر دو تو سب خاموش بیٹھے رہے کسی نے تعمیل نہ کی۔ آخر رسول اللہؐ نے خود اپنی قربانیو کی تعمیل کردی اور مجبوراً مسلمانوں نے بھی اپنی اپنی قربانیاں کر دیں مگر سب کی باتوں اور چہروں سے ناراضی ظاہر ہو رہی تھی۔

خدا کی وحی

رسول اللہ صلعم پر وحی نازل ہوئی کہ یہ صلح تمہارے لئے ایک فتح ہے۔ اور مسلمان اس وحی کو سن کر بہت حیران ہوئے اور ایسا ہی ہوا کہ اس صلح کے باعث آئندہ فتوحات کے دروازے کھل گئے اور مسلمانوں کو جو روزانہ بغاوتوں کا مقابلہ کرنا پڑتا تھا وہ بھی سب بند ہو گئیں اور یہ سال بہت امن سے گزرا۔

دعوتِ اسلام کے خط

اس صلح سے امن قائم ہو گیا تو رسول اللہ صلعم نے مدینہ میں جا کر دنیا کے بڑے بڑے بادشاہوں اور رئیسوں کو دعوت اسلام کے خط بھیجے۔ قیصر روم اور شہنشاہ ایران اور عزیز مصر اور نجاشی شاہ حبش اور غیر مسلم عرب رئیسوں کے نام الگ الگ خطوط ایلچیوں کے ہاتھ بھیجے گئے اور ان خطوط کا بہت اچھا اثر ہوا۔

ان خطوں کی عبارت

ان سب خطوں میں بہت مختصر عبارت تھی اور یہ لکھا تھا کہ اسلام قبول کر لو ورنہ تمہاری ساری رعیت کا گناہ بھی تم پر ہوگا اگر تم نے اسلام قبول نہ کیا - ان خطوط کے شروع میں پہلے اللہ کا نام تھا پھر یہ تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور رسولؐ کی طرف سے فلاں بادشاہ کے نام -

ان خطوط کے جواب

رُوم کے عیسائی قیصر نے خط کی بہت تعظیم کی اور بہت اچھا جواب دیا - مگر ایران کے شہنشاہ نے خط کو چاک کر دیا کہ میرے نام سے پہلے محمدؐ نے اپنا نام کیوں لکھا - اور یمن کے صوبہ دار کو لکھا کہ محمدؐ کو گرفتار کر کے میرے پاس بھیجدو - نجاشی نے اسلام قبول کر لیا اور تحائف بھیجے - عزیز مصر نے بھی تحائف بھیجے اور اچھا جواب دیا -

ابُو سُفیان کی بیٹی

ابُو سفیان رسول اللہؐ کا بہت بڑا دشمن تھا لیکن اُسکی بیٹی اُمّ حبیبہ رضؓ مسلمان ہو گئی تھیں اور ہجرت کر کے اپنے شوہر کے ساتھ ملک حبش چلی گئی تھیں خبر آئی کہ اُن کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے - رسول اللہؐ نے نجاشی کو لکھا کہ میں خود اُمّ حبیبہؓ سے اپنا نکاح کرنا چاہتا ہوں - اسکو میری طرف سے نکاح کا پیغام پہنچا دو -

اُمّ حبیبہؓ نے قبول کر لیا

نجاشی بادشاہ نے رسول اللہ ﷺ کا پیغام اُمّ حبیبہؓ تک پہنچایا اور انھوں نے اس رشتہ کو قبول کر لیا۔ نجاشی نے خالد بن سعید کو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ایجاب قبول کے لئے مقرر کیا اور اپنی طرف سے چار سو اشرفیاں مہر کی بھیجیں اور نکاح کے بعد اُمّ حبیبہؓ کو مدینہ بھیجدیا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آرام کے ساتھ پہنچ گئیں۔

سیاسی مصلحت

رسول اللہ ﷺ نے جتنے نکاح مختلف قبائل میں کئے تھے وہ سوائے ایک دو کے باقی سب بیوہ اور بڑھیا عورتوں سے کئے تھے مقصد یہ تھا کہ سب قبائل متحد ہو جائیں اور ابو سفیان کی بیٹی سے نکاح کرنے کا بھی یہی مقصد تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کا سب سے بڑا دشمن تھا اور آپ اس رشتہ سے اسکی دشمنی کو ختم کرنا چاہتے تھے

دو جنرل مسلمان ہوئے

اس صلح کے زمانہ میں مکہ والوں کے دو مشہور جنرل خود ہی مسلمان ہونے کے لئے مدینہ میں آئے۔ ایک خالد ابن ولیدؓ تھے جو ہمیشہ رسول اللہ ﷺ سے لڑے تھے اور دوسرے عمرو بن عاصؓ تھے جنہوں نے بعد میں مصر فتح کیا تھا۔ یہ دونوں بغیر کسی خاص تبلیغ کے خود بخود رسول اللہ ﷺ کی امن پسندی دیکھ کر مسلمان ہوئے تھے۔

یہودیوں کی شورش

صلح حدیبیہ کے بعد رسول اللہؐ اور مسلمان بہت عرصہ تک امن سے رہے لیکن خیبر کے یہودی برابر سازشیں کرتے رہے۔ انکو بنی قریظہ وغیرہ کی وجہ سے بہت جوش تھا اور اس سال انہوں نے باقاعدہ شورش شروع کی خیبر مدینہ سے دو سو میل دور ہے اور وہاں بہت سے جنگی قلعے تھے۔

غطفان بھی شریک ہوگئے

جب یہودیوں کے سردار ابورافع سلام نے مدینہ پر حملہ کی تیاریاں کیں تو قبیلہ غطفان بھی اُن کے ساتھ شریک ہوگیا اور ایک بہت بڑی فوج مدینہ کو نیست نابود کرنے کے لئے تیاریاں کرنے لگی۔ یہودی کہتے تھے جبتک محمدؐ اور اس کی قیام گاہ کو صفحہ ہستی سے میٹ نہ دیا جائے گا۔ ہم چین سے نہ بیٹھیں گے۔

خیبر کا حملہ

خبر آئی کہ خیبر کے یہودی مدینہ پر حملہ کی تیاریاں کر رہے ہیں تو رسول اللہؐ نے مسلمانوں کے بچاؤ کے لئے یہودیوں کے مدینہ پر آنے سے پہلے خود خیبر پر حملہ کیا اور سولہ سو (۱۶۰۰) مسلمانوں کو ساتھ لیکر خیبر پر چڑھ گئے۔ مسلمانوں میں سوار صرف دو سو (۲۰۰) تھے باقی سب پیدل تھے۔ رسول اللہؐ نے اس فوج کے لئے تین علم بھی تیار کرائے۔ پہلے لڑائیوں میں صرف چھوٹی چھوٹی جھنڈیاں ہوتی تھیں۔

خیبر کا مقابلہ

رسول اللہؐ نے خیبر پہنچکر ایسی جگہ چھاؤنی ڈالی کہ یہودیوں کے چھ قلعے بھی محاصرہ میں آگئے اور قبیلہ غطفان کی امداد کا راستہ بھی کٹ گیا۔ اور لڑائی شروع ہو گئی۔ پانچ قلعے آسانی سے فتح ہو گئے مگر ایک قلعہ قموص فتح نہ ہوا۔ اور اُس کا حاکم مرحب عرصہ تک لڑتا رہا۔

اللہ رسولؐ کا پیارا

ایک دن رسول اللہؐ نے فرمایا۔ میں کل ایسے شخص کو علَم دوں گا جس سے اللہ رسولؐ محبت کرتے ہیں اور وہ بھی اللہ رسولؐ سے محبت رکھتا ہے اور فتح اُسی کے ہاتھ پر ہوگی۔ یہ بشارت سُنکر ہر مسلمان تمام رات اس شوق میں رہا کہ شاید یہ نعمت میرے حصہ میں لکھی ہو۔ بڑے بڑے صحابہؓ بھی اسی شوق میں رات بھر نہیں سوئے۔

وُہ پیارا علیؓ تھا

صبح ہوئی تو رسول اللہؐ نے فرمایا۔ علیؓ کہاں ہیں؟ لوگ اُنکو بُلا لائے اُنکی آنکھیں دُکھ رہی تھیں۔ رسول اللہؐ نے اپنا لعاب دہن اُنکی آنکھوں میں لگایا اور ایک عَلَمْ اُنکو دیا جس میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کی چادر کا پھریرا تھا اور فرمایا۔ جاؤ! یہ قلعہ فتح کرو۔ حضرت علیؓ نے فوراً حکم کی تعمیل کی۔

مرحب کی لڑائی

قلعہ کا یہودی حاکم مرحب میدان میں آیا اور اس نے نعرہ لگایا۔ میں مرحب ہوں، دلیر، تجربہ کار اور ہتھیار بند حضرت علیؓ نے نعرہ لگایا۔ میں وہ ہوں جس کی ماں نے اس کا نام شیر رکھا تھا اور میں شیر کی ہیبت رکھتا ہوں۔ اسکے بعد حضرت علیؓ نے ایک ہی ہاتھ میں مرحب کو مار ڈالا اور تلوار سر اور چہرہ کو چیرتی ہوئی دانتوں تک اُتر آئی۔

رسول اللہ ؐ کو زہر دیا گیا

آخر خیبر کے سب قلعے مغلوب ہو گئے تو ایک یہودی سردار کی بیوی نے رسول اللہ ؐ کی دعوت کی اور کھانے میں زہر ملا دیا۔ رسول اللہ ؐ نے صرف ایک نوالہ کھایا تھا۔ اس کے بعد کھانے سے ہاتھ اُٹھا لیا۔ مگر اس زہر کا اثر آپ کی وفات کے وقت ظاہر ہوا تھا۔ ایک صحابیؓ اس زہر کے اثر سے تین دن کے بعد رحلت کر گئے جنہوں نے وہ کھانا زیادہ کھایا تھا۔

فدک کی لڑائی

خیبر کی فتح کے بعد وادی القریٰ اور فدک کے راستہ سے گزرے تو یہودیوں نے تیر مارنے شروع کئے اور رسول اللہ ؐ کی ذات پر بھی حملہ کیا۔ رسول اللہ ؐ کے غلام مدعم حضرت کا محمل اُتار رہے تھے کہ تیر سے شہید ہو گئے۔ حضرتؐ نے حملہ کا حکم دیا اور یہودی مغلوب ہو گئے اور یہ مقامات بھی مسلمانوں کے قبضہ میں آ گئے۔

اکڑ کر چلو

رسول اللہ اکڑ کر غرور کی چال چلنے سے منع کرتے تھے مگر فتح خیبر کے بعد گزشتہ عہد نامہ صلح کے بموجب کعبہ کی زیارت کے لئے آئے تو مکہ والوں نے کہا مسلمان بہت کمزور معلوم ہوتے ہیں اور ان کا مار لینا کچھ مشکل نہیں ہے اس لئے رسول اللہ نے حکم دیا کہ مسلمان اکڑ کر کعبہ کا طواف کریں تاکہ مضبوط معلوم ہوں۔

موتہ کی لڑائی

جس زمانہ میں رسول اللہ نے سب بادشاہوں کو دعوت اسلام کے خط بھیجے تھے تو ایک خط بصرہ کے بادشاہ شرحبیل بن عمر کے نام بھی بھیجا تھا جو عیسائی تھا اور قیصر روم کا گورنر تھا۔ اور شرحبیل نے رسول اللہ کے قاصد کو شہید کر دیا تھا۔ اب اس قاصد کے قصاص کے لئے رسول اللہ نے تین ہزار مسلمانوں کی فوج بھیجی۔

غلام کی سپہ سالاری

اس فوج کی سپہ سالاری رسول اللہ کے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ کو ملی حضرت علی کے بھائی جعفر اور دوسرے اور بہت سے نامور سردار بھی اس فوج میں تھے اور ان سب کو یہ بات بہت ناگوار تھی کہ ایک غلام کو ہمارا افسر بنایا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "میرا حکم مانو اور زید کی اطاعت کرو۔

مسلمانوں کی شکست

جب یہ تین ہزار مسلمان شرجیل کے ملک میں پہنچے تو اس نے ایک لاکھ فوج سے مقابلہ کیا جس میں حضرت زیدرضؓ اور حضرت جعفررضؓ وغیرہ بڑے بڑے سردار شہید ہوگئے۔ اور حضرت خالد ابن ولیدرضؓ شکست خوردہ فوج کو مدینہ میں واپس لائے۔ رسول اللہؐ کو اس شکست کا بہت صدمہ ہوا اور رسول اللہؐ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے اس کا بدلہ لیا۔

مدد کا وعدہ

ابھی حدیبیہ صلح کا زمانہ ختم نہیں ہوا تھا کہ خود مکّہ والوں نے پیغام بھیجا کہ اب صلح منسوخ ہوگئی اور ہم صلح کی شرائط کے پابند نہیں ہیں اور رسول اللہؐ کے دوست قبائل پر حملہ بھی کیا اور کعبہ کے حرم کے اندر قبیلۂ خزاعہ کا خون بہایا گیا۔ قبیلۂ خزاعہ نے رسول اللہؐ سے فریاد کی اور آپ نے اُن کی مدد کا وعدہ کرلیا۔

ابوسفیان مدینہ میں آیا

رسول اللہؐ کی نسبت یہ سُنکر کہ انہوں نے خزاعہ کی امداد کا وعدہ کرلیا ہے۔ ابوسفیان خبریں معلوم کرنے کے لئے مدینہ میں آیا اور سیدھا اپنی بیٹی اُمِّ حبیبہؓ کے پاس گیا انہوں نے وہ بستر سمیٹ لیا جس پر رسول اللہؐ بیٹھا کرتے تھے۔ ابوسفیان نے کہا۔ کیا یہ بستر تیرے باپ کی عزت سے ادنٰی ہے؟ بیٹی نے کہا اس کی عزت تجھ سے اعلٰی ہے۔

میری بیٹی پر جادو کردیا

ابوسفیان نے بیٹی سے کہا۔ یہ فرش مجھ سے کیوں اعلےٰ ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ اس لئے کہ اس پر رسول اللہؐ بیٹھتے ہیں اور تو مشرک کافر ہے۔ ابوسفیان نے کہا۔ ہائے افسوس! محمدؐ نے میری بیٹی پر بھی جادو کر کے مجھ سے برگشتہ کردیا۔ اری! تیرے باپ کی عزت سارے عرب میں اور قیصر و کسرٰے کے درباروں میں ہے۔ محمدؐ سے وہ اعلےٰ ہے۔

رسول اللہؐ کے دربار میں حاضر ہوا

آخر ابوسفیان رسول اللہؐ کے دربار میں آیا اور گستاخانہ لہجہ سے کہا۔ کیا تم اپنے خاندان کی عورتوں کو مکّے لے کر مدینہ کے ذلیل اور کمین لوگوں کے حوالہ کردو گے؟ میں اسلئے آیا ہوں کہ حدیبیہ کی صلح جو ہماری طرف سے ٹوٹ گئی ہے پھر قائم کردوں۔ رسول اللہؐ نے منہ پھیر لیا اور کچھ جواب نہ دیا۔ اور ابوسفیان واپس چلا گیا۔

مکہ کی فتح

روز روز کے حملوں سے عاجز ہو کر آخر رسول اللہؐ مسلمانوں کی ایک بڑی فوج کے ساتھ مکّہ کی طرف روانہ ہوئے تاکہ کعبہ کو بُت پرستی کی ناپاکی سے پاک کیا جائے۔ جب یہ فوجیں مکّہ کے قریب پہنچیں تو ابوسفیان جاسوسی کے لئے آیا لیکن گرفتار ہوگیا اور رسول اللہؐ کے سامنے پیش کیا گیا۔ رسول اللہؐ دیر تک چُپ چاپ اس کی صورت دیکھتے رہے۔

ابوسفیان مسلمان ہو گیا

رسول اللہ ؐ نے پوچھا - کیوں ابوسفیان ! اب بھی یقین آیا کہ خدا ایک ہے ؟ ابوسفیان نے کہا " کوئی دوسرا خدا ہوتا تو آج ہمارے کام نہ آتا " رسول اللہؐ نے فرمایا " اور کیا اس میں کچھ شک ہے کہ میں خدا کا پیغمبر ہوں " ؟ ابوسفیان نے کہا ہاں ! اس میں تو ذرا شبہ ہے - اسکے بعد حضرت عباسؓ کے کہنے سے اُس نے کلمہ پڑھ لیا اور مسلمان ہو گیا -

ابوسفیان مکہ میں گیا

مسلمان ہونے کے بعد ابوسفیان مکہ میں گیا اور اس نے سب کافروں کو جمع کر کے کہا - میں نے قیصر روم کو دیکھا اور ایران کے کسریٰ کو دیکھا مگر کسی کی ایسی عزت نہیں کی جاتی جیسی عزت محمد کی کی جاتی ہے - وہ کھڑا ہوتا ہے تو سب کھڑے ہو جاتے ہیں ، اور جب وہ جھکتا ہے تو سب جُھک جاتے ہیں - میں بھی مسلمان ہو گیا ہوں -

ہندہ نے طمانچہ مارا

ابوسفیان کی بیوی ہندہ نے ابوسفیان کی ڈاڑھی پکڑ کر ایک طمانچہ مارا اور کہا تجھ کو قوم نے خبریں لینے کے لئے بھیجا تھا یا اس لئے کہ اسلام قبول کرے اور یہاں آ کر محمد کی طاقت سے قوم کو ڈرائے - ابوسفیان نے کہا تو نہیں جانتی اور تو نے نہیں دیکھا جو میں دیکھ کر آیا ہوں - اب اسی اعلان کا وقت ہے - محمدؐ نے کہہ دیا ہے جو ابوسفیان کے گھر میں پناہ لے گا اس کو امن دیا جائے گا -

مکّہ میں داخلہ

آخر رسول اللہؐ مسلمان فوجوں کے ساتھ اُس مکّہ میں داخل ہوئے جہاں سے اُن کی قوم نے اُنکو جلاوطن ہونے پر مجبور کیا تھا اور بے کسی کی حالت میں چھپکر وطن سے نکلے تھے۔ آج اس دشمن وطن کے چھوٹے بڑے دم بخود کھڑے تھے۔ کہیں کہیں مقابلہ بھی کرتے تھے مگر زیادہ خونریزی نہیں ہوئی۔

فتح کی تقریر

نماز کے بعد رسول اللہؐ نے تمام کفار مکہ کو مخاطب کرکے ایک ایسی مؤثر تقریر کی جو آج تک یادگار ہے۔ تقریر کے بعد آپؐ نے دیکھا کہ وہ سب دشمن جنہوں نے تیرہ برس رسول اللہؐ کو ستایا تھا سامنے موجود ہیں۔ رسول اللہؐ نے اُنکو دیر تک دیکھا اور اس کے بعد اُن سے مخاطب ہو کر فرمایا تم جانتے ہو کہ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کرنے والا ہوں؟

تو ہمارا اچھا بھائی ہے

کفار اپنے انجام کے خیال سے لرز گئے اور انہوں نے نہایت عاجزی کے ساتھ کہا اَنْتَ اَخٌ کَرِیْمٌ وَّ اِبْنُ اَخٍ کَرِیْمٍ تو ہمارا شریف بھائی ہے اور شریف بھائی کا بیٹا ہے بیشک ہم نے تجھ پر بہت ظلم کئے ہیں لیکن تیری شرافت سے امید ہے کہ تو ہم کو معاف کردے گا اور اگر سزا دے تو ہم اسی لائق ہیں۔ اس جواب کے بعد کچھ دیر سناٹا رہا۔

میں نے سب کو معاف کر دیا

اس کے بعد رسول اللہؐ نے بلند آواز سے فرمایا "تم سب آزاد ہو۔ آج کے دن تم پر کوئی الزام نہیں ہے۔ میں نے سب کو معاف کر دیا" یہ فقرہ سن کر کافروں کی گردنیں شرم اور ندامت سے جھک گئیں اور رسول اللہؐ نے آسمان کو دیکھنا شروع کیا۔ گویا وہ خدا سے عرض کرتے تھے کہ میں نے تیرے منشاء کے موافق یہ فیصلہ کیا ہے۔

جنگِ حُنین

فتح مکہ کے بعد رسول اللہؐ پندرہ دن مکہ میں رہے اور یہاں کے تمام انتظامات کئے۔ اسی اثناء میں خبر آئی کہ قبیلہ ہوازن اور ثقیف نے جہاں رسول اللہؐ نے بچپن میں دودھ پیا تھا۔ لڑائی کی تیاریاں کی ہیں اور بہت بڑی جمعیت اکٹھی ہو گئی ہے۔ رسول اللہؐ نے اپنے آدمی بھیج کر اس خبر کی تصدیق کی تو معلوم ہوا سچ ہے۔

ہوازن پر حملہ

خبر کی تصدیق ہونے کے بعد رسول اللہؐ بارہ ہزار فوج کے ساتھ مکہ سے حنین کی طرف روانہ ہوئے۔ اس فوج میں بہت سے کافر بھی شریک ہو گئے جو فتح مکہ کے بعد مطیع ہوئے تھے لیکن جب لڑائی شروع ہوئی تو یہ کافر بھاگے اور ان کو دیکھ کر مسلمانوں کے پاؤں بھی اکھڑ گئے یہاں تک کہ رسول اللہؐ اکیلے کھڑے رہ گئے۔

حضرت عباسؓ نے آواز دی

رسول اللہؐ کے چچا گھوڑے کی رکاب پکڑے کھڑے تھے انہوں نے بلند آواز سے مسلمانوں کو پکارا اور خود رسول اللہؐ نے بھی نعرہ لگایا "میں پیغمبر ہوں، میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں" یہ سُنکر مسلمان پھر جمع ہو گئے اور انہوں نے مل کر ہوازن پر حملہ کیا اور فتیاب ہوئے اور بے شمار قیدی پکڑے اور مال غنیمت لیا۔

رسول اللہؐ کی دودھ بہن

جب ہزاروں قیدی رسول اللہؐ کے سامنے پیش کئے گئے تو ان میں ایک عورت نے کہا میرا نام شیما ہے اور میں آپ کی دودھ بہن ہوں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اس کا کیا ثبوت ہے؟ انہوں نے اپنی پیٹھ کھولکر دکھادی کہ بچپن میں ایک دفعہ آپنے یہاں کاٹا تھا۔ اب تک دانتوں کے نشان ہیں۔ رسول اللہؐ یہ نشان دیکھکر رونے لگے اور فرمایا تو سچی ہے۔

اپنی چادر بچھادی

رسول اللہؐ نے اپنی چادر بچھادی اور بہن کو اس پر بٹھایا اور بہت محبت سے باتیں کیں اور بہت سے اونٹ اور بکریاں انعام میں دیں۔ پھر فرمایا بہن! چاہو میرے ساتھ چلکر رہو ورنہ تمہارے گھر پہنچا دوں۔ انہوں نے اپنے گھر جانا چاہا۔ رسول اللہؐ نے بھجوادیا اور اس خاندان کے بہت سے قیدیوں کو بھی رہا کر دیا۔

طائف پر حملہ

حنین میں خبر آئی کہ طائف میں بھی بغاوت کی تیاری ہو رہی ہے۔ رسول اللہؐ خود مقابلہ کے لئے تشریف لے گئے اور بیس دن طائف کا محاصرہ رہا لیکن قلعہ فتح نہ ہوا۔ آخر عام مشورہ سے رسول اللہؐ نے محاصرہ چھوڑ دیا اور مدینہ میں واپس چلے آئے اور اب خدا کے فضل سے اسلام کا کوئی حریف ملک عرب میں باقی نہیں رہا۔

انصارؓ سے گفتگو

ہوازن کی فتح کے بعد رسول اللہؐ نے غنیمت کا بہت سا مال مکہ کے کفار کو بھی دیا تو بعض انصارؓ کو شکایت پیدا ہوئی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا "تم مال چاہتے ہو یا محمدؐ کو چاہتے ہو؟ وہ رونے لگے اور انہوں نے کہا ہم تو آپ کو چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تو بس میں تم میں رہوں گا اور تمہارا رہوں گا۔ مال دوسروں کے لئے چھوڑ دو۔ اس کے بعد آپ مدینہ چلے گئے۔

تبوک کی مہم

تبوک مدینہ سے دمشق کی طرف چودہ منزل دور ہے۔ موتہ کی لڑائی میں جو شکست مسلمانوں کو ہوئی تھی اس کا رسول اللہؐ کو بہت صدمہ تھا۔ رسول اللہؐ کو اطلاع ملی کہ رومی عیسائیوں نے شام میں فوجیں جمع کی ہیں اور وہ مدینہ پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ آپ رسول اللہؐ تیس ہزار فوج ساتھ لے کر ان کے مقابلہ کے لئے تشریف لے گئے اور تبوک پہنچے۔

خبر غلط تھی

تبوک میں پہنچ کر معلوم ہوا کہ رومیوں کے جمع ہونے اور مدینہ پر حملہ کرنے کی خبر غلط تھی۔ رسول اللہ صلعم بیس دن تک تبوک میں ٹھہرے رہے اور آس پاس کے عیسائی سرداروں سے دوستانہ تعلقات قائم کئے اور ان سب نے جزیہ (حفاظت کا ٹیکس) دینا قبول کرلیا اور آپؐ مدینہ شریف میں واپس چلے آئے۔

اصلاحات

اس سال رسول اللہؐ نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت علیؓ اور حضرت سعد بن وقاصؓ کو تین سو مسلمانوں کے ساتھ حج کے لئے مکہ میں بھیجا اور فرمایا جتنی بُری رسمیں کفر کے زمانہ کی مکہ میں جاری ہیں اُن سب کو دور کردینا چنانچہ اُن سب نے وہاں جاکر اس حکم کی تعمیل کی اور زکوٰۃ کا حکم بھی اسی سال نازل ہوا۔

نجاشی کی نماز جنازہ

اسی سال ملک حبش سے خبر آئی کہ نجاشی بادشاہ حبش نے جو مُسلمان ہوگیا تھا انتقال کیا۔ رسول اللہؐ نے سب مسلمانوں کو جمع کرکے غائبانہ جنازہ کی نماز پڑھی اور نجاشی کے لئے دعائیں کیں اور مسلمانوں سے فرمایا۔ وہ تمہارا بھائی تھا اور تمہارا محسن تھا جو مصیبت کے وقت کام آیا۔

قبائل کی فوجیں

کفار مکہ کے مغلوب ہوتے ہی تمام عرب قبائل فوج در فوج مدینہ میں رسول اللہؐ کے پاس حاضر ہونے لگے اور اسلام قبول کرنے لگے۔ کیونکہ وہ سب کفار مکہ کے اثر میں تھے ان کے مغلوب ہوتے ہی سب نے اسلام قبول کر لیا۔ قرآن مجید میں بھی ان قبائل کے فوج در فوج اسلام قبول کرنے کا ذکر نازل ہوا۔

انتظامات

تبوک سے واپس آ کر رسول اللہؐ رات دن مسلمانوں کے دینی اور دنیاوی انتظامات اور اصلاحات میں مصروف رہتے تھے۔ بڑی سے بڑی اور چھوٹی سے چھوٹی کوئی چیز بھی ایسی نہ تھی جس کا آپ نے انتظام نہ کیا ہو اور اس کا کوئی قاعدہ اور قانون نہ بنا دیا ہو۔ ہر وقت اسی کام میں مصروف رہتے تھے۔

دین مکمل ہو گیا

آخر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی ایک آیت نازل کی کہ "اے مسلمانو! آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی سب نعمتیں تم کو دے دیں"۔ اور ایک آیت میں رسول اللہؐ کو بھی ایسا ہی اشارہ کیا گیا۔ جس کو حضرت ابوبکرؓ نے وفات کا اشارہ سمجھا اور وہ رونے لگے کہ جدائی کا وقت آ گیا۔

حج وداع

اسی سال کے آخر میں رسول اللہ ؐ نے اہل وعیال سمیت حج کا سفر کیا۔ تمام صحابہؓ بھی ہمراہ تھے اور قبائل عرب بھی دور دور سے اس حج کی شرکت کے لئے آئے تھے کیونکہ ان میں سے اکثر اسی سال مسلمان ہوئے تھے۔ ایسا حج پھر کبھی نہیں ہوا نہ آیندہ ہوا اور نہ ہوگا۔

وفات کے اشارے

اس حج میں رسول اللہ ؐ کی زبان سے ہر موقع پر اس قسم کے الفاظ نکلتے تھے جن میں رسول اللہ ؐ کی وفات کا اشارہ ہوتا تھا۔ مگر عوام اس کو نہیں سمجھتے تھے البتہ خواص جب یہ الفاظ سنتے تھے تو بے تاب ہو کر رونے لگتے تھے۔ خاصکر حضرت ابوبکرؓ اور حضرت علیؓ ان الفاظ سے بہت متاثر ہوتے تھے۔

آخری تقریر

مراسم حج کے بعد رسول اللہ ؐ نے اونٹ پر بیٹھ کر ایک لاکھ مسلمانوں کے مجمع میں ایک تقریر کی جو اس قدر مؤثر تھی کہ مسلمانوں نے کبھی رسول اللہ ؐ کی زبان سے اتنی بڑی اور ایسی باا ثر اور ایسی مکمل تقریر نہیں سنی تھی۔ اس تقریر میں بھی رسول اللہ ؐ نے یہ فرمایا کہ میں آیندہ یہاں نہیں آؤنگا یہ میرا آخری حج ہے۔

تقریر کا خلاصہ

حج وداع کی تقریر میں رسول اللہ نے بہت سی نصیحتیں مسلمانوں کو کی تھیں مگر ان میں بڑی بڑی باتیں یہ تھیں کہ:

آپس میں نہ لڑنا، عورتوں کے حقوق کا خیال رکھنا، لونڈی غلاموں کی آزادی اور آسایش کو یاد رکھنا، جتنے خون پہلے ہوئے تھے ان کے انتقام کا خیال ترک کر دینا۔

قرآن اور اہل بیت

یہ بھی فرمایا کہ میرے بعد تم گمراہ نہیں ہو گے اگر تم اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن اور میرے اہل بیت کی پیروی کرتے رہے۔ آپ نہایت بلند آواز سے تقریر فرما رہے تھے اور چونکہ اونٹ پر سوار تھے اور مجمع نہایت سکوت اور توجہ سے سن رہا تھا اس لیے ہر شخص نے آپ کی تقریر کو سنا اور یاد رکھا۔

گویا کہیں جانے والے ہیں

حج کر کے مدینہ میں تشریف لائے تو محرم کا سارا مہینہ ایسا گزرا گویا رسول اللہ کہیں سفر میں جانے والے ہیں۔ یعنی ہر ہر چیز کو اس طرح درست کرنا چاہتے تھے کہ ابھی اس کو اپنے سفر میں ساتھ لے جائیں گے۔ اور اپنے دوستوں اور گھر والوں سے بھی اسی قسم کی باتیں کرتے تھے۔

علالت

سلہ ہجری کے ماہ صفر کے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر میں درد شروع ہوا اور بخار بھی آنے لگا۔ مگر اس حالت میں بھی سر کو پٹی باندھ کر آپ پانچوں وقت نماز پڑھانے آتے تھے۔ اور دن بھر ملک عرب اور مسلمانوں کے انتظامی کام کرتے رہتے تھے۔کبھی کبھی گھر میں جا کر لیٹ بھی جاتے تھے۔

اپنے حق مجھ سے مانگو

ایک روز بیماری کی حالت میں رسول اللہ ؐ نے منبر پر چڑھکر تقریر کی کہ اگر کسی کا کوئی حق مجھ پر ہو تو آج مجھ سے مانگ لے یا کسی شخص کو میرے ہاتھ سے یا میری زبان سے کوئی تکلیف پہنچی ہو تو وہ مجھ سے اس کا بدلہ لے لے۔ سب مسلمانوں نے رو کر کہا کہ یا رسول اللہ ؐ آپ نے کبھی زبان اور ہاتھ سے ہم کو تکلیف نہیں دی۔

عکاشہ ؓ کھڑے ہوئے

مگر ایک مسلمان آگے بڑھکر بولے جن کا نام عکاشہ تھا کہ ایک دفعہ آپ نے میرے قمچی ماری تھی اور میرا بدن اس وقت ننگا تھا اسواسطے آپ اپنا کرتہ اُتار دیجئے تاکہ میں آپ کے ننگے بدن پر قمچی ماروں اور اپنا بدلہ لوں رسول اللہ ؐ نے یہ بات سنکر فرمایا " میں حاضر ہوں ۔ لاؤ قمچی منگاؤ ۔

مسجد میں کہرام مچ گیا

عکاشہ کی یہ بات سُنکر مسجد میں کہرام مچ گیا اور مسلمان رونے لگے۔ حضرت علیؓ نے بے قرار ہوکر عکاشہ سے کہا۔ رسول اللہؐ بیمار ہیں اور اُن کا بڑھاپا ہے۔ تجکو رحم نہیں آتا۔ اس حالت میں تو اُنکے قمچی مارنی چاہتا ہے۔ آ۔ میرے بدن پر تو ایک نہیں دس قمچیاں مارلے۔ ورنہ مسلمان تجکو یہاں جان سے مار ڈالیں گے۔

ایک کا بوجھ دوسرا نہیں اُٹھا سکتا

رسول اللہؐ نے حضرت علیؓ کو روکا اور فرمایا۔ اے علیؓ! خدا فرماتا ہے ایک کا بوجھ دوسرا نہیں اُٹھا سکتا۔ اگر میں نے عکاشہ کے قمچی ماری تھی تو یہ بدلہ مجھ ہی کو ملنا چاہیے اس بوجھ کو کوئی دوسرا نہیں اُٹھا سکتا۔ یہ سُنکر تمام صحابہؓ اور حضرت علیؓ چیخیں مار کر رونے لگے اور بعض اُن میں روتے روتے بے ہوش ہوگئے۔

رسول اللہؐ مُسکراتے ہوئے بڑھے

رسول اللہؐ منبر سے اُترے اور عکاشہ کے قریب مُسکراتے ہوئے آئے اور فرمایا میں نے کبھی کسی کے سامنے اپنا جسم برہنہ نہیں کیا اس واسطے تو میرے حجرہ میں آ۔ تاکہ وہاں میں اپنا کرتہ اتاروں اور تو قمچی مارے۔ یہاں تو لوگ ایسا نہ ہو کہ تجھ پر سختی کریں۔ عکاشہ نے اس تجویز کو قبول کرلیا اور وہ رسول اللہؐ کے ساتھ اُنکے حجرہ میں گیا۔

رسول اللہؐ نے کرتہ اُتارا

حجرہ میں جاکر رسول اللہؐ نے اپنا کرتہ اُتارا عکاشہ نے قمچی پھینک دی اور بڑھ کر مہر نبوت کو بوسہ دیا۔ پھر قدموں میں گر پڑا اور قدم بھی چومے۔ پھر عرض کی کہ میں نے محض مہر نبوّت کو دیکھنے اور بوسہ دینے کے لئے یہ ایک حیلہ کیا تھا ورنہ کبھی آپ نے میرے قمچی نہیں ماری۔ فرمایا جا! تجھ پر دوزخ حرام ہوئی۔

حضرت ابوبکرؓ کی امامت

جب بخار کی تکلیف زیادہ بڑھی تو رسول اللہؐ نے اپنی محبوب بیوی حضرت عائشہؓ کو حکم دیا کہ اپنے باپ ابوبکرؓ سے کہو کہ وہ میری جگہ مسجد میں نماز پڑھائیں حضرت عائشہ رضؓ نے اس حکم کی تعمیل کی اور حضرت ابوبکرؓ نے سترہ نمازیں مسلمانوں کو پڑھائیں اور ایک نماز میں رسول اللہؐ نے خود بھی حضرت ابوبکرؓ کے پیچھے نماز پڑھی۔

آخری وقت

اس نماز کے بعد رسول اللہؐ حجرہ میں گئے تو پھر باہر نہ آسکے اور حالت دگرگوں ہوگئی حضرت عائشہؓ سہارا دیئے بیٹھی تھیں اور رسول اللہؐ مسواک کر رہے تھے کیونکہ رسول اللہؐ کو مسواک سے بہت محبّت تھی اور آخر وقت میں بھی آپ نے مسواک کو جدا نہیں کیا۔ آپ کے دانت بہت ہی صاف اور چمکدار رہتے تھے اور آخر وقت تک سب موجود تھے۔

حضرت فاطمہؓ

بیماری کے زمانہ میں حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ بھی خدمت میں حاضر رہتے تھے اور تیمارداری کرتے تھے۔ رسول اللہؐ آنکھ کھولتے تو حضرت فاطمہؓ کی طرف دیکھکر مسکراتے تھے گویا محبت اور شفقت کا اظہار فرماتے تھے اور حضرت فاطمہؓ اس شفقت سے پھولی نہیں سماتی تھیں اور ان کو بڑا فخر ہوتا تھا۔

ہائے میرے ابّا کی تکلیف

مرض کی تکلیف بہت بڑھی تو حضرت فاطمہؓ نے عربی زبان میں فرمایا۔ ہائے میرے ابا کی تکلیف"۔ رسول اللہؐ نے آنکھ کھولی اور ہاتھ کے اشارہ سے حضرت فاطمہؓ کو قریب بلایا اور کان میں کچھ کہا۔ حضرت فاطمہؓ رونے لگیں۔ پھر دوسری دفعہ کان میں کچھ کہا تو وہ ہنسنے لگیں۔ سب حاضرین حیران تھے کہ حضرت فاطمہؓ سے کیا باتیں ہوئیں۔

میں جانیوالا ہوں تم بھی آنیوالی ہو

وفات کے بعد حضرت فاطمہؓ نے فرمایا۔ پہلے میرے باپ نے کان میں کہا۔ میں دنیا سے جانے والا ہوں تو میں رونے لگی پھر انہوں نے کہا کہ سب سے پہلے تم میرے پاس آؤگی۔ تو میں ہنسنے لگی۔

اور ایسا ہی ہوا کہ حضرت فاطمہؓ رسول اللہؐ کے چھ مہینے بعد انتقال کر گئیں۔

آخری الفاظ

رسول اللہؐ کا آخری وقت آیا تو آپ کی زبان پر اُمَّتِی اُمَّتِی (میری قوم میری قوم) کے الفاظ آئے اور پھر یہ فرمایا۔ اللہ میرا بڑا رفیق ہے اور رَفِیقِ اَعْلٰے کا لفظ اس دنیا میں رسول اللہؐ کا آخری لفظ تھا۔ جس کے بعد حضرت کی روح جسم سے جُدا ہو کر اللہ کے پاس چلی گئی۔

عُمر اَور تاریخ وَفات

وفات کے وقت رسول اللہؐ کی عمر ۶۳ سال کی تھی۔ ہجری سلہ ربیع الاوّل کی دوسری تاریخ تھی پیر کا دن تھا۔ پیدائش بھی پیر کے دن ۹ ربیع الاوّل کو ہوئی اور وفات بھی پیر کے دن ۲ ربیع الاوّل کو ہوئی۔ اگرچہ تاریخ وفات میں اختلاف ہے لیکن صحیح تحقیق یہی ہے کہ ولادت ۹۔ اور وفات ۲ ربیع الاول کو ہوئی۔

رنج والم کی بجلیاں

جوں ہی وفات کی خبر مشہور ہوئی۔ اہل بیت رضہ پر اور تمام صحابہ پر رنج والم کی بجلیاں گر پڑیں حضرت عمر رضہ تو نیم مجنوں سے ہوگئے اور انہوں نے تلوار کھینچ کر کہا جو شخص یہ کہے گا کہ رسول اللہؐ مر گئے ہیں اس کو میں قتل کر دوں گا آخر حضرت ابوبکر رضہ نے قرآن مجید کی آیت پڑھی کہ سب کو مرنا ہے تب حضرت عمر رضہ کو صبر آیا۔

خلافت کا انتظام

چونکہ تعلیم عام نہیں تھی اور اندیشہ تھا کہ خانہ جنگی نہ ہو جائے اس واسطے صحابہؓ نے پہلے رسول اللہؐ کی خلافت اور جانشینی کا انتظام کیا اور سب نے مل کر حضرت ابو بکرؓ کو رسول اللہؐ کا جانشین اور خلیفہ بنا دیا اور اُن کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ شروع شروع میں انصارؓ نے کوشش کی کہ حضرت سعد بن عبادہؓ یا حضرت علیؓ کو خلیفہ بنایا جائے۔ لیکن آخر حضرت ابو بکرؓ پر سب کا اتفاق ہو گیا۔

دفن

خلافت سے فارغ ہو کر دوسرے دن منگل کی شام کو حضرت علیؓ اور تمام اہل بیت نے جنازہ تیار کیا۔ اور نماز پڑھی گئی۔ ہزاروں آدمی جوق جوق آتے تھے اور الگ الگ جنازہ کی نماز پڑھتے تھے۔ رات کو حضرت عائشہؓ کے حجرہ میں جہاں وفات ہوئی تھی حضرتؐ کے جسم کو دفن کر دیا گیا اور حضرت علیؓ نے قبر میں اتر کر یہ سعادت حاصل کی۔

رسول اللہؐ کا حلیہ

گورا رنگ تھا اوسط درجہ کا قد کشادہ پیشانی تھی کلّے نہ پھولے ہوئے تھے نہ ہڈیوں میں دھسے ہوئے تھے۔ آنکھوں کی پتلیاں خوب سیاہ تھیں اور آنکھوں میں لال ڈورے بھی رہتے تھے۔ ڈاڑھی خوب گنجان اور بھر وان تھی۔ سر کے بال لمبے تھے اکثر کندھوں تک رہتے تھے اور کبھی کم بھی کرا دیتے تھے۔ دانت آخر تک قائم رہے۔ جو خوب سفید اور چمکدار تھے۔ ہونٹ سرخ اور چہرہ رعب دار تھا۔

جسمِ مبارک

قد نہ بہت ٹھنگنا تھا نہ بہت لمبا۔ بدن نہ بہت موٹا تھا نہ بہت دُبلا۔ سینہ خوب چوڑا اور بھرا ہوا تھا۔ پُشت پر مُہرِ نبوت تھی جو کبوتر کے انڈے کی برابر ایک اُبھرا ہوا غدود سا تھا۔ ہاتھ پاؤں بہت موزوں اور بڑے بڑے اور کلائیاں خوب چوڑی تھیں۔ گردن لمبی اور صراحی دار تھی۔ پاؤں کے تلووں میں گوشت کم تھا۔

رفتار

رسول اللہؐ جب راستہ چلتے تھے تو اس طرح پاؤں جما کر رکھتے تھے گویا کسی اونچی جگہ سے کوئی شخص نیچے اُتر رہا ہے یعنی سارے قد کا بوجھ پاؤں پر دے کر اور خوب جما کر پاؤں اُٹھاتے تھے اور بہت تیز چلتے تھے اور چلنے میں پیچھے مڑ کر نہیں دیکھتے تھے اور نظریں نیچی رکھکر چلتے تھے۔ آپ کی رفتار میں بہت دلکشی تھی۔

گفتار

رسول اللہؐ کی آواز بہت بلند اور گرجدار تھی۔ جب تقریر کرتے تھے تو سُننے والے مرعوب ہوجاتے تھے اور معمولی بات چیت کے وقت بھی وہ بہت سنبھال سنبھال کر ایک ایک لفظ الگ الگ زبان سے ادا کرتے تھے کہ سننے والے وہ الفاظ یاد کر لیتے تھے۔ بعض اوقات ایک ایک لفظ کو کئی بار دُہراتے تھے کہ سُننے والا اچھی طرح سمجھ لے۔

لباس

رسول اللہ ؐ نہ بہت تنگ کپڑا پہنتے تھے نہ بہت ڈھیلا - آپؐ کا لباس عام طور سے قمیص اور تہمد اور عمامہ ہوتا تھا - قمیص کے اوپر کبھی چادر اوڑھ لیتے تھے اور کبھی جبّہ بھی پہن لیتے تھے - پاجامہ آپؐ نے نہیں پہنا لیکن جب اس کو دیکھا تو پسند کیا اور فرمایا "اس میں بہت پردہ ہے" جوتیاں عموماً چپّل ہوتی تھیں - بوٹ بھی پہنا ہے -

غذا

آپ کی غذا بہت سادہ تھی - جو کا آٹا بے چھنا کھاتے تھے - اونٹ اور بھیڑ بکری اور دُنبے کا گوشت بھی پسند تھا - کھجوریں اور دودھ اور شہد اور سرکہ بھی نوش فرماتے تھے - اکثر روزہ رکھتے تھے اور فاقے کرتے تھے - پھل اور سبزیاں بھی مرغوب تھیں لیکن سب سے زیادہ مرغوب شہد اور دودھ تھا اور شوربہ میں چوری ہوئی روٹی بھی پسند تھی -

عادت

مسلمانوں کے ساتھ چلتے تو سرداروں کی طرح اُن کے آگے نہ رہتے تھے کبھی اُن کے اندر مل کر چلتے اور کبھی مسلمانوں کو آگے رکھتے اور خود پیچھے رہتے - لڑائی میں اور راستہ میں پیچھے مُڑ کر نہ دیکھتے تھے اگر آپؐ کی چادر چلتے وقت کانٹوں میں اُلجھ جاتی تو چادر ہی کو چھوڑ دیتے اور اُسکو بھی مُڑ کر نہ نکالتے - صحابہؓ بعد میں اُس کو نکال لاتے تھے -

پسینہ

جب وحی نازل ہوتی تھی تو آپ کی پیشانی پر پسینہ آجاتا تھا اور یوں بھی ہمیشہ آپ کی پیشانی پر پسینہ کے قطرے لگتے رہتے تھے یہاں تک کہ سردی کے موسم میں بھی پیشانی عرق آلود رہتی تھی۔ آپؐ کے پسینہ میں ایک خوشبو ہوتی تھی اور صحابہؓ اور اُن کی عورتیں حضرتؐ کے پسینہ کو اپنے کپڑوں سے پونچھ پونچھ کر تبرک کے طور پر رکھتی تھیں۔

کُشتی کا شوق

پیغمبری ملنے کے بعد بھی حضرتؐ کو کُشتی لڑنے کا شوق تھا۔ ایک دفعہ ایک بہت مشہور کافر پہلوان آیا اور اُس نے کہا کہ اگر محمدؐ مجھ کو کشتی میں پچھاڑ لیں تو میں مسلمان ہو جاؤں۔ آپؐ نے اس پیغام کو قبول کر لیا اور تین دفعہ کُشتی لڑے اور ہر دفعہ اُس کو پچھاڑا اور آخر وہ پہلوان مُسلمان ہو گیا۔

کم قیمت کپڑے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اکثر کم قیمت کے سوتی کپڑے پہنتے تھے مگر کبھی کبھی تحفہ میں آئے ہوئے قیمتی کپڑے بھی پہن لیتے تھے۔ ایک دفعہ عید کے دن حضرت عمرؓ نے عرض کی آپ بھی کوئی عمدہ حُلّہ خرید لیجئے۔ فرمایا جس کو آخرت کی طلب ہو وہ اچھے کپڑوں کی خواہش نہیں کرتا۔ میری عید غریبوں کے ساتھ ہے جن کو عمدہ کپڑے میسر نہیں ہیں۔

چھجّہ دار ٹوپی

رسول اللہ ہمیشہ ایک سفید لمبی ٹوپی پہنا کرتے تھے اور اُس کے اوپر کالا عمامہ باندھ لیتے تھے لیکن لڑائی میں ایسی ٹوپی اوڑھتے تھے جس کے آگے کان یعنی چھجّہ سا بنا ہوا ہوتا تھا اور یہ آنکھوں کو دھوپ سے بچانے کے لئے اوڑھتے تھے آپ کا عمامہ بہت بڑا اور بھاری نہ ہوتا تھا۔ اس کا شملہ بھی چھوٹا ہوتا تھا۔

تولیہ اور بستر

رسول اللہ وضو کے بعد ایک رومال سے مُنھ پونچھتے تھے مگر پاؤں پونچھنے کا رومال الگ تھا۔ آپ کا بستر ٹاٹ کا تھا جب اس پر لیٹتے تو بدن پر نشان پڑ جاتے تھے۔ ایک انصاری عورت نے یہ تکلیف دیکھ کر نرم گدیلہ بھجوا دیا۔ آپ نے واپس کر کے فرمایا "بندہ اسی ٹاٹ میں خوش ہے"۔ بوریہ پر بھی آرام فرماتے تھے۔

شہنشاہِ دین کا ترکہ

وفات کے بعد حضرت عائشہؓ نے صحابہؓ کو پیوند لگی ہوئی ایک چادر اور پیوند لگا ہوا ایک تہمد دکھایا کہ تمہارے رسول اللہؐ نے یہ ترکہ چھوڑا ہے اور اسی کو ہمیشہ استعمال کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں ایک بندہ ہوں اور بندہ کو اچھے کپڑوں سے زیادہ خدا کی رضامندی حاصل کرنے کی آرزو کرنی چاہئے۔ ختم شد۔

حسن نظامی

ناظرین کا امتحان

سیرت نبوی کا خلاصہ پڑھنے کے بعد طالب علم اور عام ناظرین حضرات کا امتحان لینا ضروری ہے تاکہ وہ اس کتاب کے مضامین کو اچھی طرح ذہن نشین کر سکیں اور جو خاص خاص یاد رکھنے کے قابل مضامین اس کتاب میں ہیں وہ ان کے حافظہ میں رہ سکیں۔ تاکہ اس کتاب کا مقصد تحریر پورا ہو جائے۔ حسن نظامی

جغرافیہ کا سوال

ملک عرب کی حدود اور اقوام اور پیداوار کو بتاؤ کہ مختصر سے مختصر الفاظ میں کیونکر عرب کا جغرافیہ بیان کیا جا سکتا ہے جس میں یاد رہنے اور یاد رکھنے کے قابل سب باتیں ادا ہو جائیں اور یہ بھی بتاؤ کہ ایسے گرم اور خشک اور وحشی ملک میں ایسی اعلےٰ، مہذب اور شائستہ قوم کا ظہور کیونکر ہو گیا جو دنیا کے بڑے حصہ پر غالب آ گئی۔

قومی و ملکی تاریخ

کعبہ ملک عرب میں کب بنا، کس نے بنایا اور یہاں کی قومیں کس کی اولاد میں ہیں، اور کب سے ہیں اور ان پر کیا کیا انقلابات واقع ہوئے، اور رسول اللہؐ کے باپ دادا کون تھے۔ اور ان میں نامور کون کون ہوئے۔ اور رسول اللہؐ کے قبیلہ کا کیا نام تھا اور ان کے ماں باپ کا کیا نام تھا؟

پیدائش اور بچپن

بتاؤ! رسول اللہؐ کی پیدائش کس زمانہ میں ہوئی اور کیا واقعات پیش آئے۔ اور کس عمر میں والدہ سے جدا ہو کر بیوی حلیمہؓ دائی کو دیئے گئے اور کس عمر میں واپس آئے۔ اور والدہ کا انتقال ہوا تو آپؐ کی کیا عمر تھی اور دادا نے کتنے دن پالا اور کس عمر میں چچا کے پاس آئے اور چچا کا سلوک کیسا رہا۔

جوانی

بتاؤ! رسول اللہؐ کی جوانی کیسی گزری اور وہ کیا کام کرتے رہے اور اُن کی پہلی شادی کس عمر میں ہوئی۔ اور کس سے ہوئی اور شادی کے بعد سے چالیس برس کی عمر تک رسول اللہؐ کیا کرتے رہے اور اس زمانہ کے بڑے بڑے کارنامے کیا کیا ہوئے اور وہ کونسی خوبیاں تھیں جو سوائے رسول اللہؐ کے عرب کے کسی اور آدمی میں اس وقت نہ تھیں۔

نبوّت

بتاؤ! رسول اللہؐ پر پہلی وحی کب آئی اور کہاں آئی۔ اور اس میں کیا تعلیم دی گئی اور کس عمر میں رسول اللہؐ نبی بنائے گئے اور ہجرت کے زمانہ تک کیا کیا واقعات پیش آئے اور منکر کافروں نے کیسی کیسی تکلیفیں رسول اللہؐ کو دیں اور کتنی مدت رسول اللہؐ کو قید میں رکھا اور کن لوگوں نے اس قید اور مصیبت میں رسول اللہؐ کا ساتھ دیا۔

ہجرت

بتاؤ! نبوت کے کو تھے سال ہجرت ہوئی اور کیا اسباب ہجرت کے ہوئے۔ صحابہؓ نے حبشہ کی طرف کب ہجرت کی اور رسول اللہؐ کی ہجرت میں کن لوگوں نے رسول اللہؐ کا ساتھ دیا۔ اور ہجرت کے وقت اور ہجرت کے بعد مدینہ پہنچنے تک کون کون سے بیان کے قابل بڑے بڑے واقعات پیش آئے۔

مدینہ کی زندگی

بتاؤ! مدینہ میں رسول اللہؐ کتنی مدت رہے اور کتنی لڑائیاں پیش آئیں۔ اور رسول اللہؐ نے کفار کے مقابلہ میں تلوار کیوں اُٹھائی؟ اور کتنی لڑائیوں میں رسول اللہؐ کو فتح ہوئی اور کتنی لڑائیوں میں شکست ہوئی اور ان لڑائیوں میں رسول اللہؐ کی حمایت میں سب سے بڑا کام کس نے کیا اور ان لڑائیوں میں سب سے بڑا دشمن کون تھا؟

آخری زندگی

بتاؤ! فتح مکہ کے بعد اور کون سی لڑائیاں پیش آئیں اور تمام عرب قبائل کے مسلمان ہونے کے بعد رسول اللہؐ نے کیا کام کیا اور آخری حج میں کیا تقریر کی۔ اور وفات کے وقت تک آپؐ کن کاموں میں مصروف رہے اور آپ نے کئی شادیاں کیوں کیں اور آپ کی بیویوں کی آپ سے شادی کے وقت کیا کیا عمریں تھیں؟

وفات

بتاؤ! وفات کے قریب کیا کیا واقعات پیش آئے اور وفات کے وقت کیا کیا حالات گزرے اور وفات کے بعد کی کیفیت کیا ہوئی۔ اور وفات کے وقت آخری الفاظ آپ کی زبان پر کیا تھے اور کس مرض میں آپ کی وفات ہوئی۔ اور کس تاریخ، کس دن، کس وقت وفات ہوئی؟۔

حُلیہ

بتاؤ! آپ کی صورت اور ہاتھ پاؤں اور قد و قامت کیسا تھا، آپ کس طرح بولتے تھے، کس طرح چلتے تھے اور کس طرح سوتے تھے اور کیا پہنتے تھے اور کیا کھاتے تھے۔ ورزش کرتے تھے یا نہیں، اور آپ کی عادت و خصلت میں کون کون سی ایسی باتیں تھیں جو عام انسانوں میں یا عربوں میں نہیں ہوتیں؟۔

تعلیم کا نتیجہ

بتاؤ: رسول اللہ کی تعلیم اور عملی زندگی جو اس سیرت سے معلوم ہوئی اس کا نتیجہ کیا ہوا۔ کیا جاہل قومیں تعلیم یافتہ ہو گئیں۔ کیا اُن کی بداخلاقیاں جاتی رہیں۔ کیا اُن کی خانہ جنگی دور ہو گئی۔ اور کیا ان کی مفلسی جاتی رہی اور کیا ان کے اندر فاتحانہ قوت پیدا ہو گئی اور کیا باہر کے ملکوں میں اُن کی حکومتیں قائم ہو گئیں؟ اس کتاب کے مضامین پر غور کر کے جواب دو۔

حسن نظامی

سیرت کی دوسری کتابیں

دفتر حلقہ مشایخ بک ڈپو۔ اور دفتر چمن اُردو بک ڈپو دہلی میں علاوہ اس سیرت نبویؐ کے سیرت مبارک کی اور کتابیں بھی موجود ہیں جن کا حال ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

میلاد نامہ یہ کتاب بہت عرصہ ہوا جب حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب مدظلہ نے لکھی تھی۔ اس میں مضامین سیرت کو ایسے طریقہ سے قلمبند کیا گیا ہے کہ میلاد شریف کی مجلسوں میں پڑھی جاتی ہے۔ نثر بھی واقعات کے لحاظ سے ہے اور نظمیں بھی ہیں اور آخر میں مکمل سیرت پاک بھی ہے۔ اب تک دس دفعہ چھپ چکی ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

محمدؐ درشن اس کتاب میں نامور ہندو شاعروں کی عمدہ نعتیں جمع کی گئی ہیں اور حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب مدظلہ کے لکھے ہوئے نثر کے مضامین بھی ہیں۔ مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر صدر اعظم سلطنت حیدرآباد کی لکھی ہوئی نعتیں بھی اس کتاب میں ہیں۔ قیمت بہت کم یعنی آٹھ آنے (۸ر) ہے۔

محمدؐ کی سرکار یہ کتاب ایک سکھ بیرسٹر کی لکھی ہوئی ہے جس کے ہر لفظ میں ذوق و شوق اور محبت کے خزانے بھرے ہوئے ہیں۔ پہلے یہ کتاب ایک روپیہ کو بکتی تھی۔ مگر اب تبلیغ سیرت کی نیت سے قیمت آٹھ آنے کر دی گئی ہے۔

اسلامی رسولؐ یہ رسالہ غیر مسلم اور نومسلم قوموں کی معلومات کے لئے تیار ہوا ہے۔ اس واسطے صرف تین آنے قیمت رکھی گئی ہے۔

دفتر حلقۂ مشایخ بکڈپو اور دفتر چمن اُردو بکڈپو میں اور بھی دوسرے نامور مصنفین کی کتب سیرت دستیاب ہو سکتی ہیں۔ نیز حسن نظامی ایسٹرن لٹریچر کمپنی لمیٹڈ میں بھی کتب سیرت کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ درخواستیں مذکورہ دفاتر میں سے کسی ایک دفتر کے نام بھیجی جائیں۔